دکن لار پورٹ

فہرست سالانہ بلحاظ حروف تہجی حصہ مالگزاری جلد ۱۶ بابتہ ۱۳۳۵ ف

اسماء فریقین		صفحہ
(الف)		
اڑدیا	بنام گردا	۳۵
ایشونتا	" رامچندر وغیرہ	۶۸
انا	" نانڈر بائی	۹۵
(ب)		
باپو	بنام گنپتی	۵۴
بسپا	" بلیا	۹۶ و ۹۷
بھاگونلہ انتم	" دہاگم وینکٹ راجم	۴۵
(پ)		
پاپاگوڑ	بنام سرکار عالی	۵۲
پنڈہری ناتھ	" لچھمی بائی	۱۰۹ و ۱۱۰
(ت)		
تکارام راؤ	بنام سرکار عالی	۷۱

اسماء فریقین		صفحہ
تکارام دیو	بنام مانک دیو	۹۱
(ج)		
جیوترتنم	بنام درسا بھائی ہرمزجی مستاجر	۸۷
(چ)		
چکاریڈی	بنام سرکار عالی	۱۳
(د)		
درویدا بائی	بنام مارتی	۵۰
دیوراؤ	" سرکار عالی	۱۰۱
(ر)		
راجریڈی	بنام سرکار عالی	۶۲
رامراؤ	" وینکٹ راؤ	۱۱۰
رامراؤ	" منوہر راؤ	۹۸ و ۹۹
رنگپا	" دور زوجہ گنشیا	۲۰

(س)		
ساٹیگا وغیرہ	بنام شیخ بندگی	۹۴
سکھارام پٹواری	" بھاگوجی	۱۲
(کنالہ) سنبھیا	" لچھمی کانت راؤ	۷
سنبیا	" گوکندا	۸
سنتوبا	" ایشوتنا وغیرہ	۱۱۴
سنگم دھرمیا وغیرہ	" عابد علی	۱۰۳
سید محمد خاں	" سرکار عالی	۱
(ش)		
شرنیا	بنام گوپال راؤ	۲۹
شنکر راؤ	" سرکار عالی	۲۵
شنکر لال	" بھاؤ وغیرہ	۹۳
(ع)		
علی محمد خاں	بنام رانی شنکرما	۷۶
(غ)		
غلام احمد حسین خاں	بنام خان بہادر مرزجی مانک جی	۱۰۸
غلام دستگیر	" گنگپا نائک	۳۳
غلام علی	" سرکار عالی	۲۷
(ک)		
کرشنتا بائی	بنام سکو بائی	۴
کنجراج شبیا	" سرکار عالی	۳۰
کوٹیا وغیرہ	" کوٹائی ورام لنگم وغیرہ	۲

کھنڈوبا	بنام سرکار عالی	۷۴
(گ)		
گردھر راؤ	بنام سید محمد خاں	۵
گوکند سکھارام	" کشن سکھارام	۳۷
(ل)		
لالیا وغیرہ	بنام بلی رام	۶۷
(م)		
مادھوراؤ	بنام ناگوراؤ	۳۹
محمد اسمعیل وغیرہ	" سرکار عالی	۶۰
مدار شاہ	" "	۴۸
ملیا	" "	۳۲
موگلیا	" رامچندر	۶۵
(ن)		
نارائن	بنام سومیا	۱۷
نارائن راؤ	" نیکوبا	۶۳
ناما وغیرہ	" ایرو وغیرہ	۲۲
نانا	" پنڈ ہری ناتھ	۸۳
نرہر راؤ	" سرکار عالی	۱۸
(محمد) نظام الدین	" کشن پربت	۵۸
(ھ)		
ہیبتی	بنام سرکار عالی	۱۰
ہرنو بائی	" دھونڈیبا	۱۱۱
(و)		

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
اثبات حقوق یا عمل دیرینہ	۱۰۸	اراضی قول پر دینے سے حقیقت کا زائل ہونا	۹۱
اثر اخراج مقدمہ از عدالت ۔	۷۶	اراضی نزاعی پر قبضہ سرکار کا جواز ۔	۹۳
اثر عدم ترتیب منتخب	۷۶	اراضیات کا پٹہ ۔	۴
اثر عدم رجوع اندرون میعاد ۔	۷۴	ازدواج کا طریقہ ۔	۵۴
اثر فراری اصل پٹہ دار	۴۸	استری دہن ۔	۵۴
اثر قبضہ دیرینہ ۔	۶۸	استری دہن سے پدری رشتہ دار کب مستفید ہوسکتے ہیں ۔	۵۴
اثر نفاذ تجویز جمعبندی	۱۷	استری دہن کی تعریف	۵۴
اجازت زمین محاصل مساوی ۔	۱۰۳	استری دہن کی وراثت کا طریقہ ۔	۵۴
اجرائی اشتہار کا لزوم ۔	۶۲	استری دہن کے ورثاء شوہری مستحق ہونا	۵۴
احکام سررشتہ مال کا نفاذ ۔	۱۹	استغاثہ فوجداری ۔	۱۱۴
اختیارات بیوہ جائداد میں محدود ہونا	۵۰	اسکیل کے حصہ کا دعوے منجانب گماشتہ ۔	۲۷
اختیارات مال نسبت قیام شکمی	۶۸	اشتہار کے اجرائی کا لزوم ۔	۶۲
اختیار راضی نامہ دہندہ نسبت رجوع	۱۷	اصلاح کا جواز ۔	۹۴
اختیار صیغہ مال	۴۸	اصل پٹہ دار کے فرار ہونے کا اثر ۔	۴۸
اختیار ناظم جمعبندی	۱۷	اصلدار کی درخواست پر گماشتہ کی علحدگی ۔	۲۹
اخراج مقدمہ منجانب عدالت اور اوسکا اثر	۷۶	اضافہ دہارہ کا حق ۔	۲۷
اخفاء کاشت اراضی ۔	۷۱	اضافہ دہارہ کی شکایت ۔	۵۲
اراضی انعامی	۹۱	افتتاح دوکان سیندہی ۔	۱۰۸
اراضی خارج از کھاتہ ۔ ۶۰،	۲۲	اقرارنامہ کی تکمیل ۔	۸
اراضی کا پٹہ خارج از کھاتہ	۶۰	الزام تغلب رقم سرکاری ۔	۷۱
اراضی کاشت کا اخفاء	۷۱	امتحان پٹیل پٹواری	۴۷

انتظامی کارروائی میں دست اندازی کا عدم جواز ۔	۶۲
انتقال جائداد کا عدم جواز ۔	۵۰
انتقال وطن کا عدم جواز منجانب ورثائے متوفی ۔	۴۲
اندرون میعاد رجوع نہ ہونے کا اثر ۔	۷۴
اندراج نام شکمیداری ۔	۶۸
انعام خالصہ ہوجانے کے بعد قابض قدیم کے نام پٹہ کیا جانا ۔	۳۳
انعامدار ۔	۹۱
انعامی اراضی ۔	۹۱
انعامی تحقیقات ۔	۷۶
ایک شخص کے نام دو علیحدہ علیحدہ دو لائسنس دئے جانیکا جواز ۔	۴۸
(ب)	
باغراض زراعتی چرم مویشی دہی پروں سے دلانے کا جواز ۔	۲۲
باغراض سرکاری حصول زمین رعایا اور اوس کا معاوضہ ۔	۱۰۳
بحالی برخدمت کا جواز بصورت عدم اثبات شکایت ۔	۵۸
بحالی خدمت پٹواری گری ۔	۳۰
بحالی کا حکم دیا جانا بسوخت اسکیل ایام معطلی	۳۰

بددیانتی نہ ہونا ۔	۳۰
برادرزادہ ۔ ۹۵	۹۷
برادرزادہ صحیح وارث ۔	۹۵
بروقت رپورٹ نہ دینا ۔	۳۲
برسم طریقہ رائج ہونا ۔	۵۴
بسوخت اسکیل ایام معطلی بحالی کا حکم دیا جانا ۔	۳۰
بقایاء سرکاری اور اوس کے وصولی کا جواز ۔	۸۳
بلا اجازت کاشت ۔	۱
بلوتہ ۔ ۹۳	۲۳
بلوتہ کے ادائی کی رعایا پابند ہونا ۔	۲۲
بیدخلی قابض قدیم کا عدم جواز ۔	۸۳
بیوہ خاندان مشترکہ	۵۰
بیوہ کے نام پٹہ ہونا دلیل انقسام کی ہے	۳۵
بیوہ کے اختیارات جائداد میں محدود ہونا ۔	۵۰
(پ)	
پانی کنٹہ کا ہوگئی پڑکر خالی ہونا ۔	۳۲
پانی لینے کا قدیم حق ۔	۱۱۷
پابندی شرائط قولنامہ	۲۷
پٹواری کو سپرد فوجداری کرنے کا لزوم ۔	۱۲
پٹہ ۔	۶۳
پٹہ اراضی خارج انکھاتہ ۔	۲۰
پٹہ اراضیات ۔	۴

پٹہ بیوہ کے نام ہونا دلیل انقسام کی ہے -	۳۵
پٹہ پٹیلی -	۴۲
پٹہ دار اصل کے فرار ہونے کا اثر -	۴۸
پٹہ دار قابض اراضی ہونے کا اثر مدعی کا -	۴۵
پٹہ داری -	۳۳
پٹہ دار کے رضامندی کے بغیر قیام نکمی کا عدم جواز	۶۸
پٹہ داری کی درخواست -	۱۰
پٹہ کی درخواست -	۲۲
پٹہ کے مستحق نہ ہونا دیگر افراد خاندان کا بموجودگی فرزند صلبی -	۲۳
پٹہ کی منظوری کا جواز بنام رکن کلاں -	۴۲
پٹہ کی منظوری کا جواز بنام فرزند صلبی -	۲۳
پٹہ کے ہراج کا جواز -	۴۸
پٹہ کے ہراج کی کارروائی -	۴۸
پٹہ قابل تنسیخ -	۶۰
پٹہ نمبر نکمی تالاب -	۱۰۱
پٹیلگی کے وراثت کی دریافت - ۹۵ و	۹۷
پٹیل و پٹواری کے ظلم و زیادتی کی نسبت شکایت رعایا -	۵۸
پٹیل و پٹواری کی غفلت -	۳۲
پدری رشتہ دار استری دھن سے کب مستفید ہوسکتے ہیں -	۵۴
پرورشی کا حق -	۵۰

(ت)

تحقیقات انعامی -	۷۶
تحقیقات کی ضرورت -	۱۵
تحقیقات مکرر نسبت دہارہ -	۵۲
تری دہارہ کب لیا جائیگا -	۲۷
تعریف استری دھن -	۵۸
تعمیل سمن -	۷
تعمیل سمن ذات پر ہونے کا لزوم -	۷
تعمیل فرمان خداوندی -	۷۶
تغلب رقم سرکاری -	۱۲
تغلب رقم سرکاری کا الزام -	۷۱
تصفیہ حقیت -	۸
تصفیہ حقیت سررشتہ مال سے ہونیکا عدم جواز	۸
تکمیل اقرارنامہ -	۸
تکمیل تحقیقات کا حکم -	۷
تلف مال کی درخواست -	۱۴
تلف مال کی درخواست اندرون میعاد پیش ہونے کا لزوم -	۱۴
تنسیخ حکم ہراج کا عدم جواز بعد قطعیت ہراج	۱۹
تنسیخ ہراج کی کارروائی -	۴۸
توریث کا حق -	۲۵
تہ بندی -	۱

(ج)

جاگیردار -	۵

جاگیر دار سے رسوم دلانے کا جواز ۔	۷۶	حصہ دار کی وراثت ۔	۹۹
جاگیر دار کا اپنے عمال دیہی کی بحالی و برطرفی کا مجاز ہونا ۔	۵	حصہ داری مساوی ۔	۲۱
جاگیر دار و مستاجر آبکاری کے مابین نزاع ۔	۱۰۸	حصول زمین رعایا باغراض سرکاری اور اوس کا معاوضہ ۔	۱۰۳
جاگیر دار کے حقوق ۔	۱۰۸	حق آبپاشی سرکاری ۔	۱۱۷
جاگیر کی رعایا کا خالصہ کے تالاب سے پانی لینا	۱۱۷	حق اضافہ دہارہ ۔	۲۷
جاگیر کے انتظامی معاملہ میں سرکار دخل دینے کی مجاز نہ ہونا ۔	۵	حق پرورشی ۔	۵۰
		حق توریث ۔	۶۵
جاگیر کے حقوق میں دست اندازی کا عدم جواز ۔	۵	حق جاگیردار کو سرکاری تالاب سے پانی لینے کا	۱
جائداد کے انتقال کا عدم جواز ۔	۵۰	حق عین حیاتی ۔	۶۵
جائداد میں بیوہ کے اختیارات محدود ہونا ۔	۵۰	حق قدیم پانی لینے کا ۔	۱۱۷
جرمانہ کا عدم جواز ۔	۲۲	حق کلائیت ۔	۳۹
جنگلات کے سررشتہ کے مشورہ کی ضرورت	۶۰	حق مقابضت کا ہراج ۔	۲۲
جواز بحالی خدمت بصورت عدم اثبات شکایت	۵۸	حق مع نقد متوفیہ ۔	۱۱۱
جواز ہراج بمقابلہ خواہشمندان ۔	۶۲	حق نہ ہونا وطن میں گماشتہ کو ۔	۶۷
جواز ہراج پٹہ ۔	۴۸	حقوق جاگیردار ۔	۱۰۸
جوڑ پٹہ ۔	۹۹	حقوق جاگیر میں دست اندازی کا عدم جواز	۵
(چ)		حقوق پامال دیرینہ کا اثبات ۔	۱۰۸
چارہ کار عدالت کی ہدایت ۔	۶۸	حقیت بلوتہ کا دعوے ۔	۳
چرم مویشی باغراض زراعتی دہیڑوں سے دلانے کا جواز ۔	۲۲	حقیت زائل نہ ہونا اراضی قول پر دینے سے	۹۱
(ح)		حقیت کا تصفیہ ۔	۸
حصہ اسکیل کا دعوے منجانب گماشتہ ۔	۶۷	حقیت کا تصفیہ سررشتہ مال سے ہونیکا عدم جواز ۔	۸

اندراج	صفحہ
حقیقی بہن -	۹۵
حکم امتناعی عدالت دیوانی سے حاصل کرنیکا لزوم	۴۸
حکم تکمیل تحقیقات -	۷
حکم تنسیخ ہراج کا عدم جواز بعد قطعیت ہراج -	۱۹
حیثیت دونوں شاخ کی مساوی ہونیکا اثر	۳۹
حین حیاتی حق -	۶۵
(خ)	
خارج از کھاتہ اراضی -	۲۰ و ۶۲
خارج از کھاتہ پٹہ اراضی -	۲۰
خاندان مشترکہ -	۲۱
خاندان مشترکہ کی بیوہ -	۵۰
خاندان منقسمہ -	۳۵ و ۱۱۰
خانہ داماد -	۱۱۱
خدمت پٹواری گری کی بحالی	۳۰
خدمت پٹیلی کے متعلق صلح اور اس کا عدم جواز	۴۲
خدمت پر کارگزار رہنے کا دعوے -	۶۵
خشکی دہارہ -	۲۷
خواہشمندوں کے مقابلہ میں ہراج کا جواز	۶۲
(د)	
درخواست پٹہ -	۶۲
درخواست پٹہ داری -	۱۰
درخواست تلف مال -	۱۴
درخواست تلف مال اندرون میعاد پیش ہونے کا لزوم -	۱۴
درخواست سرسری -	۲۰
درخواست منقضی المیعاد -	۱۰
دریافت وراثت	۹۹ و ۱۱۰ و ۱۱۱
دریافت وراثت پٹیلگی -	۹۵ و ۹۷
دست اندازی کا عدم جواز بکارروائی انتظامی -	۶۲
دعوائے بلوتہ کی سماعت کا مجاز نہ ہونا سررشتہ مال -	۱۳
دعوائے حقیت بلوتہ	۳
دعوائے حقیت بلوتہ داری کی سماعت دیوانی میں کئے جانیکا جواز -	۳
دعوائے خدمت پر کارگزار رہنے کا -	۶۵
دعوائے رسوم -	۷۶
دفعہ (۷) قواعد بندوبست -	۸۳
دوکان سیندھی کا افتتاح -	۱۰۸
دو لائسنس ایک شخص کے نام علیحدہ علیحدہ دئے جانیکا جواز -	۵۸
دونوں شاخ کی حیثیت مساوی ہونیکا اثر	۳۹
دہارہ تری کب لیا جائیگا -	۲۷
دہارہ خشکی -	۲۷
دہارہ کے اضافہ کا حق -	۲۷
دہارہ کے اضافہ کی شکایت -	۵۲
دہارہ کی نسبت مکرر تحقیقات -	۵۲

دہرم شاستر ۔ ۴۶	۲۱
دہرم شاستر دفعات ۶-۴۴-۷۴-۴۸	۵۴
دیہیڑوں کی شکایت نسبت عدم میری تحمو	۲۲
دیگر افراد خاندان مستحق پٹہ نہ ہونا بصورت	
موجودگی فرزند صلبی کے ۔	۶۳
دیوانی میں دعوائے حقیت بلوتہ داری کی	
سماعت کئے جانیکا جواز ۔	۳
(ڈ)	
ڈگری عدالتی ۔	۳۷
ڈگری عدالتی کی تعمیل بصیغہ ال ۔	۳۷
(ذ)	
ذاتی جرنہ سے ترمیم باڈلی کا اثر ۔	۲۷
(ر)	
راضینامہ ۔	۱۷
راضینامہ دہندہ کا اختیار نسبت رجوع ۔	۱۷
راضی نامہ قبولیت ۔	۱۷
رجوع از راضینامہ	۱۷
رسوم جاگیردار سے دلانے کا جواز ۔	۷۶
رسوم کا دعوائے ۔	۷۶
رشتہ دار بیدری استری دھن سے کب مستفید	
ہو سکتے ہیں ۔	۵۴
رضامندی بہو	۹۷
رضامندی پٹہ دار کے بغیر تقسیم شکمی کا عدم جواز	۶۸

رعایا کا پابند ادائی بلوتہ ہونا ۔	۲۲
رعایا جاگیر کا خالصہ کے تالاب سے	
پانی لینا ۔	۱۱۷
رعایا سے ضمانت ۔	۵۸
رعایا کی شکایت نسبت ظلم و زیادتی پٹیل	
و پٹواری ۔	۵۸
رفع مزاحمت ۔	۹۳
رفع مزاحمت کی نالش ۔	۴۵
رقم سرکاری کا تغلب	۱۲
رقم سرکاری کے تغلب کا الزام ۔	۷۱
رکن کلاں کے نام منظوری پٹہ کا جواز ۔	۴۲
روٹی کی ذمہ داری رعایا پر ڈالنے کا عدم جواز	۳۲
(س)	
سررشتہ جنگلات کے مشورہ کی ضرورت ۔	۶۰
سررشتہ مال دعوائے بلوتہ کی سماعت کا	
مجاز نہ ہونا ۔	۳
سرکار جاگیر کے انتظامی معاملہ میں دخل دینے	
کی مجاز نہ ہونا ۔	۵
سرکار سے وطن کا تعلق ہونا ۔	۴۲
سرکاری بقایا کے وصولی کا جواز ۔	۸۳
سرکاری تالاب کا پانی لینے کا حق جاگیردار کو	۱
سرکاری رقم کا تغلب ۔	۱۲
سمن کی تعمیل ۔	۷

سمن کی تعمیل ذات پر ہونے کا لزوم - ۷

(ش)

شرائط قولنامہ کی پابندی - ۲۷
شکایت اضافہ دہارہ - ۵۲
شکایت دیہیان نسبت عدم سپردی بجوت ۳۲
شکایت رعایا نسبت ظلم و زیادتی پٹیل و پٹواری -
شکایت کے عدم اثبات کی صورت میں بحالی بخدمت کا جواز - ۵۸
شکمیداری میں نام کا اندراج - ۶۸
شوہری ورثاء استری دہن کے مستحق ہونا ۵۴

(ص)

صلح متعلق خدمت پٹیلی اور اس کا عدم جواز ۴۲
صیغہ مال کا اختیار - ۴۸

(ض)

ضرورت مشورہ سررشتہ جنگلات - ۲۰
ضمانت رعایا - ۵۸

(ط)

طریقہ ازدواج - ۵۴
طریقہ بریم رائج ہونا - ۵۴
طریقہ وراثت استری دہن - ۵۴

(ظ)

ظلم و زیادتی پٹیل و پٹواری کی نسبت شکایت رعایا ۵۸

(ع)

عدالت دیوانی سے حکم امتناعی حاصل کرنیکا لزوم ۴۸
عدالت سے اخراج مقدمہ کا اثر - ۷۶
عدالتی ڈگری - ۳۷
عدالتی ڈگری کی تعمیل بصیغہ مال - ۳۷
عدم اثبات شکایت کی صورت میں بحالی خدمت کا جواز - ۵۸
عدم ترتیب منتخب کا اثر - ۷۶
عدم جواز انتقال جائداد - ۵۰
عدم جواز برخواست قبضہ دیرینہ - ۱۹
عدم جواز دست اندازی بہ کارروائی انتظامی - ۶۲
عدم جواز صلح متعلق خدمت پٹیلی - ۴۲
عذرداری - ۱۱۱
عمال دیہی کی بحالی و برطرفی کا مجاز ہونا جاگیردار ۵

(غ)

غاصبانہ قبضہ - ۱۰۳
غفلت پٹیل و پٹواری - ۳۲

(ف)

فرائض دیہیان - ۲۲
فرمان خداوندی کی تعمیل ۷۶
فروخت شراب کا لائسنس ۸۸
فریق ثانی کا قبضہ مسلمہ - ۱۱۰

(ق)

قابض اراضی کا کاشتکار - ۶۸
قابل تنسیخ پٹہ - ۶۰
قابض قدیم کے بیدخلی کا عدم جواز - ۸۳
قابض قدیم کے نام پٹہ دیا جانا انعام خالصہ ہوجانے کے بعد - ۳۳
قبضہ دیرینہ کا اثر - ۶۸
قبضہ دیرینہ کی برخاست کا عدم جواز - ۱۹
قبضہ سرکار - ۹۳
قبضہ سرکار کا جواز اراضی متنازعہ پر - ۹۳
قبضہ غاصبانہ - ۱۰۳
قبضہ فریق ثانی مسلمہ - ۱۱۰
قطعیت ہراج کے بعد تنسیخ حکم ہراج کا عدم جواز - ۱۹
قواعد بندوبست دفعہ (۷) - ۸۳
قول پر اراضی دینے سے حقیت کا زائل ہونا - ۹۱
قیام شکمی کا عدم جواز بغیر رضامندی پٹہ دار - ۶۸
قیام شکمی کی نسبت مال کے اختیارات - ۶۸
قیام نمبر کی نزاع - ۹۴

(ک)

کارروائی انتظامی میں دست اندازی کا عدم جواز - ۶۲
کارروائی بصیغہ مال - ۱۱۴
کارروائی تنسیخ ہراج - ۴۸
کارروائی ہراج پٹہ - ۴۸
کاشت - ۱
کاشت بلا اجازت - ۱
کاشت کار قابض اراضی - ۶۸
کنٹہ کا پانی مونگی پڑ کر خالی ہونا - ۳۲
کروڑگیری کا محصول ادا کرنے کا اثر - ۲۵

(گ)

گشتی نشان ۱ سنہ ۱۳۲۲ ف معتمدی مال - ۱۰
گشتی نشان ۲۲ بابتہ ۱۳۳۱ ف - ۱۰۱
گماشتہ - ۲۹ و ۶۷
....
گماشتہ پٹواری - ۷۱
گماشتہ پٹواری کب ممنوع الملازمت قرار دیا جائیگا - ۷۱
گماشتہ کو وطن میں کوئی حق نہ ہونا - ۶۷
گماشتہ کی جانب سے حصہ اسکیل کا دعوے - ۶۷
گماشتہ کی علیحدگی اصلدار کی درخواست پر - ۲۹

(ل)

لائسنس فروخت شراب - ۸۸
لزوم اجرائی اشتہار - ۶۲
لزوم حصول حکم امتناعی از عدالت دیوانی - ۴۸
لزوم مہتمم صاحب بندوبست کے پاس رجوع ہونیکا - ۵۲
لکڑی (علامت کارگذار وطندار) کا چھین لینا - ۱۱۴

(م)

مال کے اختیارات نسبت قیام شکمی - ۶۸

ماں اور دادی کے منجملہ ماں مستحق پٹہ اراضیات ہونا	۴	موروثی وطن سے محروم کیئے جانیکا عدم جواز بصورت نااہلیت	۳۷
متوفیہ کی ننند کا حق	۱۱۱	منتخب کے عدم ترتیب کا اثر	۷۲
محال مساوی کی زمین کی اجازت	۱۰۳	منظوری پٹہ کا جواز بنام رکن کلاں	۴۳
محروم کرنے کا عدم جواز	۳۹	منظوری پٹہ کا جواز بنام فرزند صلبی	۶۳
محصول کروڑگیری	۲۵	منظوری نظرثانی کا عدم جواز بغیر طلبی فریق ثانی	۲۰
محصول کروڑگیری ادانکرنے کا اثر	۲۵	منظوری ورگ مبادلہ	۱۷
مدعی کا پٹہ دار قابض اسامی ہونیکا اثر	۲۵	منفصلہ امر کو مکرر تازہ کیئے جانیکا عدم جواز	۸۳
مراسلہ محکمہ معتمدی مالگزاری نشان (۹۲۸۶) مورخہ ۹ فروردی ۱۳۱۵ف	۶۰	منقسمہ خاندان ۳۳۲ د	۱۱۰
مساوی حصہ داری	۲۱	مہتمم صاحب بندوبست کے پاس رجوع ہونیکا لزوم	۵۲
مساوی محال کی زمین کی اجازت	۱۰۳	میعاد کے اندر رجوع نہ ہونے کا اثر	۴۷
مستاجر آبکاری و جاگیردار کے مابین نزاع	۱۰۸	میعاد کی معافی	۵۴
مستحق پٹہ اراضیات ہونا ماں کا منجملہ ماں اور دادی کے	۴	میعاد کی معافی بوجہ نابالغی	۱۰
مستحق پٹہ نہ ہونا دیگر افراد خاندان کا بموجودگی فرزند صلبی	۶۳	میعاد منقضی ہونے کے بعد درخواست	۱۱
		(ن)	
مشترکہ خاندان کی بیوہ	۵۰	ناظم جمعبندی	۱۸
مشورہ کا سررشتہ جنگلات کی ضرورت	۲۰۱	ناظم جمعبندی کا اختیار	۱۸
معافی میعاد	۴۷	ناظم جمعبندی کی تجویز کے نفاذ کا اثر	۱۷
معافی میعاد بوجہ نابالغی	۱۰	نالش رفع مزاحمت	۴۵
معاوضہ حصول زمین رعایا باغراض سرکاری	۱۰۴	نان و نفقہ	۵۰
مکرر تحقیقات نسبت دیہہ	۵۲	نزاع قیام نہر	۹۳
....		نزاع مابین جاگیردار و مستاجر آبکاری	۱۰۸

نظر ثانی -	۲۰
نظر ثانی کی منظوری کا عدم جواز بغیر طلبی فریق ثانی -	۲۰
نفاذ احکام سررشتہ مال -	۱۹
نگرانی -	۶۲
نمبر شکم تالاب -	۱۰۱
نمبر شکم تالاب کا پٹہ -	۱۰۱
نواسہ -	۹۷
نیک نیتی -	۳۵
(و)	
وارث -	۹۷
وجہ موجہ -	۷۴
وراثت -	۴ و ۲۱ و ۲۲ و ۶۳
وراثت استری دھن کا طریقہ -	۵۴
وراثت پٹیلگی کی دریافت	۹۵ و ۹۷
وراثت حصہ دار -	۹۹
وراثت کی دریافت -	۹۹ و ۱۰۰ و ۱۱۱
ورثاء شوہری استری دھن کے مستحق ہونا -	۵۴
ورثاء متوفی کی جانب سے انتقال وطن کا عدم جواز -	۴۲
ورگ مبادلہ کی منظوری -	۱۷
وصولی بقایاء سرکاری کا جواز -	۸۳
وطن وہیٹرگی -	۱۱۳
وطن کا تعلق سرکار سے ہونا -	۴۲
وطن کے انتقال کا عدم جواز منجانب ورثاء متوفی -	۴۲
وطن موروثی سے محروم کئے جانیکا عدم جواز بصورت نااہلیت -	۳۷
وطن میں گماشتہ کو کوئی حق نہ ہونا -	۶۷
(ھ)	
ہدایت چارہ کار عدالت -	۶۸
ہراج -	۱۹
ہراج پٹہ کا جواز -	۴۸
ہراج پٹہ کی کارروائی -	۴۸
ہراج حق مقابضت -	۶۲
ہراج کا جواز بمقابلہ خواہشمندان -	۶۲
ہراج کے تنسیخ کی کارروائی -	۴۸

(ے)

دکن لاارپورٹ

جلد شانزدھم

مالگزاری

مرافعہ صیغہ مال

نشان مثل ۵۶ سنہ ۳۳ ف
مورخہ ۱۸ اسفندار سنہ ۱۳۳۲ ف

سید محمد خاں — مرافع بوکالت مولوی محمد فیض الدین صاحب وکیل

بنام

سرکار عالی — مرافعہ علیہ ....

تہ بندی ۔ کاشت ۔ کاشت بلااجازت ۔ سرکاری تالاب کا پانی لینے کا حق جاگیردار کو ۔

(۱) اصولاً بلاادائی معاوضہ سرکاری تالاب سے پانی لینے کا کسی کو حق نہیں ہے ۔

(۲) اگر کوئی خاص معاہدہ جاگیردار سے ہوا ہے تو وہ وثیقہ جاگیردار کو پیش کرنا چاہئے ۔ ورنہ جاگیردار بلاادائی معاوضہ سرکاری سرکاری تالاب سے پانی لینے کا مجاز نہیں ہے ۔

واقعات یہ ہیں کہ رعایاء موضع اناج پور تعلقہ سدی پیٹھ نے بتاریخ ۷ بہمن سنہ ۱۳۳۳ ف ضلع مین ین

بنا ر افئی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع میدک مندرجہ مراسلہ نشان (۲۲۷) مورخہ ۲۶ بہمن سنہ ۱۳۳۳ ف

سید محمد خان
بنام
سرکار عالی

مضمون درخواست پیش کی کہ تالاب موضع اناج پور کے تحت ۱۳۳۳ف کے لئے تابی میں پانی کے لحاظ سے گرداور تحصیل نے (۱۳۳۳ءھ) ایکر کی تہ بندی کی بموجب تہ بندی کاشت کی گئی ہے۔ مگر تہ بندی کے بعد رعایا قصبۂ رائیول جاگیر تالاب کے محاذی گوڑہ وٹی کول لگاکر تخمیناً ۲۵ ایکر سے زائد کاشت کر رہے ہیں۔ اگر اسی طرح بذریعہ گوڑہ وٹی کول آخر تک پانی لیا جائیگا تو تحت تالاب مذکور کی کاشت شدہ فصل تلف ہوجائیگی اور ہمارا کثیر نقصان ہوگا لہذا اوس کا انسداد فرمایا جائے۔ بربناء درخواست مزبور تعلقدار صاحب ضلع میدک نے بذریعہ مراسلہ نشان (۲۶۷) واقع ۲۶ بہمن ۱۳۳۳ف بترسیل نقل درخواست رعایا تحصیل کو لکھا کہ موضع مذکور کی رعایا نے بدین مضمون درخواست پیش کی ہے کہ رعایا جاگیر رائیول نے اناج پور خالصہ کے متکم تالاب میں سے بذریعہ وٹی کول پانی لیتی ہے جس سے کاشت شدہ فصل تابی خالصہ کو آئندہ نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے۔ لہذا روک دیا جائے۔ پس براہ کرم اسبارہ میں بصیغہ ضروری بتوجہ خاص حسب ضابطہ انتظام فرمایا جائے کہ یہ معاملہ نفع و نقصان سرکار رعایا خالصہ سے وابستہ ہے۔ تجویز مندرجہ بالا کی ناراضی سے سید محمد خاں صاحب جاگیردار نے محکمۂ ہذا میں درخواست اپیل پیش کی ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ اصولاً بلا ادائی معاوضہ سرکاری تالاب سے پانی لینے کا کسی کو حق نہیں ہے۔ اگر کوئی خاص معاہدہ جاگیردار صاحب سے ہوا ہے تو وہ پیش ہونا چاہئے جب تک ایسا کوئی وثیقہ پیش نہ ہو تجویز تحت لائق دست اندازی نہیں ہے۔ لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور۔

مرافعہ صیغہ مال

نشان مثل ۹۸ ۱۳۳۲ف
م ۲۹ ذیحجہ ۱۳۴۳ہ

کوٹیا وغیرہ .... مرافعان

بنام

کوٹائی ورام لنگم وغیرہ مرافعہ علیہم بوکالت مولوی سید حیدر حسینی صاحب وکیل

بناراضی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع نلگنڈہ مورخہ ۱۳ آبان ۱۳۳۳ف منجر اینکہ مرافعہ منظور۔

گوٹیا وغیرہ
بنام
کوٹائی درام لنگم وغیرہ

بلوتہ - دعوے حقیت بلوتہ - سررشتہ مال دعوے بلوتہ کی سماعت کا مجاز نہ ہونا - دیوانی مین دعوے حقیت بلوتہ داری کی سماعت کئے جانیکا جواز -

اگر دعوے حقیت بلوتہ داری کی نسبت ہو تو ایسے ادعا رکا تصفیہ عدالت دیوانی سے ہونا چاہئے - سررشتہ مال ایسے دعوے کی سماعت کا مجاز نہیں ہے -

واقعات یہ ہیں کہ مسمی ونکیٹشم بلوتہ دار موضع ٹبکل تعلقہ مریال گوڑہ فوت ہونے سے مقدم پٹواری موضع نے ذریعہ نشان ۱۶ مورخہ ۲۲ سرآبان ۱۳۲۹ف تختہ جات وراثت مرتب کرکے بغرض منظوری تحصیل میں روانہ کیا جسمیں کوٹائی درام لنگم مرافعہ علیہ کو وارث ہونا تبلا کر شکمی میں مرافعان کے نام درج کئے گئے - ہنوز تحصیل سے منظوری نہ ہونے پائی تھی کہ مرافع نے عذرداری بدیں عذر ڈویژن میں پیش کی کہ "متوفی کو کوئی اولاد نہیں اور نہ زوجہ ہے - پٹواری موضع چالاکی سے داشتہ کے لڑکوں کے نام تختہ مرتب کرکے روانہ کیا ہے اور بجز ہمارے کوئی وارث نہیں ہے" ڈویژن افسر صاحب نے مثل تحصیل طلب کرکے مشاستہاً داشتہ کے لڑکے مستحق وراثت نہ ہونا قرار دے کر برادرزادہ کلاں کوٹیا کے نام وراثت منظور کرکے بقیہ تین بھائیون کی بحصہ مساوی شکمیداری منظور کی -

تجویز صدر کی ناراضی سے کوٹائی درام لنگم پسران متوفی مرافعہ علیہم نے محکمہ ضلع میں مرافعہ کیا اور صاحب ضلع نے بدیں تجویز مرافعہ منظور فرمایا کہ بڑہائی وغیرہ شودر میں داخل ہیں اور داشتہ کے لڑکے مستحق وراثت قرار دئے گئے ہیں جبکہ منکوحہ عورت سے کوئی اولاد نہیں ہے تو دوسرے ورثاء کے مقابلہ میں داشتہ کی اولاد کو ترجیح ہے دوسری یہ کہ متوفی کے بھتیجے اپنے باپ کا حصہ از قسم بلوتہ پا چکے ہیں اور اوسپر قابض ہیں تو اپنے چچا کی جائداد میں اوس کے صلبی فرزندوں کے مقابلہ میں گو داشتہ سے ہوں دعوے کرنیکے مستحق نہیں - لہذا مرافعہ منظور تجویز تحت منسوخ بناراضی تجویز ضلع محکمہ ہذا میں مرافعہ منجانب برادرزادگاں متوفی پیش ہے -

حکم جناب نواب صدر المہام بہادر مال -

کوشیا وغیرہ
بنام
کوشائی ورامنگم وغیرہ

تمہید مثل پیش ہوئی وکیل صاحب مرافعہ علیہ حاضر ہیں۔ مرافعین کی جانب سے کوئی حاضر نہیں ہے دعوائے حقیت بلوتہ داری کی نسبت ہے کسی اراضی کا دعوے نہیں ہے ایسے ادعاؤں کا تصفیہ عدالت دیوانی سے ہونا چاہئے صیغہ مال سے ایسے مقدمات کی نسبت جب کہ فریقین میں اختلاف رہا اور بحث وصیت نامہ و مسئلہ شاستری کی لاحق ہوئی ہو نہیں کیا جانا چاہئے۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور کیا جائے۔ فیصلہ ضلع سے ناراض ہے تو مرافع عدالت دیوانی میں رجوع ہوکر استقرار حق کی ڈگری پیش کرے تو حسب سررشتہ مال عمل کریگا۔

مرافعہ صیغہ مال

نشان مثل ۲۴/۸۷ ۱۳۳۳ف
مورخہ ۲۷ ذیحجہ ۱۳۴۳ھ

کرشنا بائی　　مرافعہ ....

بنام

سکو بائی　　مرافعہ علیہا بوکالت مولوی سید بشارت حسین صاحب وکیل

پٹہ اراضیات۔ وراثت۔ ماں اور دادی کے منجملہ ماں مستحق پٹہ اراضیات ہونا۔ دھرم شاستر

جبکہ متوفی کی حقیقی والدہ اور حقیقی دادی زندہ ہوں تو پٹہ اراضی بنام مادر حقیقی منظور کیا جانا چاہئے البتہ بنظر پرورشی جدہ مادر حقیقی ذمہ دار گردانی جا سکتی ہے۔

واقعات اس مقدمہ کے یہ ہیں کہ اہل دیہ موضع حیدری تعلقہ نلنگہ نے ذریعہ نشان ۷ واقع یکم اسفندار ۱۳۳۲ف تحصیل میں رپورٹ کی کہ مسمی ہنمنتا کھاتہ دار سروے نمبر ۱۲/۲۰ اور ۲۱ موازی ۱۸ ایکر ۶ گنٹہ محاصلی ۵۸ روپیہ فوت ہوا ہے متوفی پٹہ دار کے ورثاء مسماتان سکو بائی دادی متوفی اور کرشنا بائی مادر متوفی موجود ہیں۔ بعد دریافت پٹہ فرمایا جائے۔ رپورٹ مندرجہ بالا کی نسبت تحصیل میں کوئی کارروائی عمل میں نہیں آئی تھی کہ بتاریخ ۲۲ اسفندار ۱۳۳۳ف مسماۃ کرشنا بائی مرافعہ نے تعلقداری ضلع میں درخواست پیش کی کہ مسمی ہنمنتا مرض طاعون سے فوت ہوا ہے متوفی پٹہ دار کی

بنا راضی فیصلہ منصرم اول تعلقدار صاحب ضلع بیدر مورخہ ۲۸ اسفندار ۱۳۳۳ف مشعر اس کے کہ پٹہ سکو بائی کے نام کیا جائے۔

کرشنا بائی
بنام
سکو بائی

سائلہ مادر حقیقی ہے اور سائلہ ہی وارث اقرب ہے۔ سائلہ کے نام پٹہ ہونا چاہئے چونکہ زمانہ جمعبندی کا ہے۔ پٹیل و پٹواری بغرض جمعبندی حاضر اجلاس ہیں لہذا بمنظوری درخواست سائلہ کے نام پٹہ فرمایا جائے صاحب ضلع نے بعد معائنہ مثل تحصیل تجویز کی کہ تحصیل سے اوس کا تصفیہ مناسب تہا۔ لیکن جمعبندی ہو رہی ہے اسلئے مزید انتظار نامناسب ہے۔ مسماۃ سکو بائی کے نام پٹہ کیا جائے اور مسماۃ کرشنا بائی کی نگہداشت رکھی جائے تاکہ جائداد غیر خاندان میں منتقل نہ ہونے پائے بتاریخ ۲۸ر اسفندار ۱۳۲۳ف کاغذات جمعبندی میں حسب تجویز صاحب ضلع عمل کر دیا گیا۔ تجویز صاحب ضلع کی ناراضی سے مسماۃ کرشنا بائی زوجہ انا راؤ مادر پٹہ دار متوفی نے محکمہ ہذا میں درخواست مرافعہ پیش کی ہے

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ مثل پیش ہوئی پٹہ دار کی ایک حقیقی مادر اور دوسری حقیقی جدہ موجود ہیں صاحب ضلع نے بہ قطع نظر حقوق مادر جو شاستراً بھی اوسکو حاصل ہیں جدہ کے نام پٹہ کا حکم دیا ہے جو درست نہیں ہے۔ البتہ پرورش جدہ پٹہ دار کے مد نظر مرافعہ کو ذمہ دار قرار دینا چاہئے۔

لہذا تجویز ہوئی کہ

مرافعہ منظور۔ پٹہ کرشنا بائی کے نام کیا جاوے۔ کرشنا بائی تا حیات پرورش سکو بائی کی ذمہ دار گردانی جاوے۔ اگر پرورش میں تساہل ہو تو آمدنی کا نصف حصہ حکام مقامی مقرر کر دیں۔

مرافعہ صیغہ مال

نشان مثل ۱۴۰ سنہ ۱۳۳۲ف
م ۱۹ر ذیحجہ ۱۳۴۳ھ

گردہر راؤ مرافع بوکالت پنڈت گنگا دہر راؤ صاحب وکیل

بنام

سید محمد صاحب خاں مرافعہ علیہ ....

جاگیردار۔ جاگیردار کا اپنے عمال دیہی کی بحالی و برطرفی کا مجاز ہونا۔ حقوق جاگیر میں دست اندازی کا عدم جواز۔ سرکار کا جاگیر کے انتظامی معاملہ میں دخل دینے کی مجاز نہ ہونا۔

جاگیردار اپنے عمال دیہی کو برطرف و معطل کرنے کے مجاز ہیں اور اونکو

ناراضی اول تعلقدار صاحب ضلع اورنگ آباد مورخہ ۲۴ر آبان ۱۳۲۹ف مشعر اس کے کہ مرافعہ خارج ہو۔

گردھر راؤ بنام سرکار عالی

ادن کی بحالی کے بھی اختیارات حاصل ہیں - اندرون جاگیر ایسے
معاملات میں سرکار کو دخل دینے کی ضرورت نہیں ہے -

واقعات یہ ہیں کہ سید محمد خاں صاحب خلف نواب قوت جنگ مرحوم جاگیردار ساونگی تعلقہ اورنگ آباد نے مسمی گردھر راؤ رام کشن گماشتہ پٹواری موضع ساونگی (مرافع) کو چند کارروائیوں میں عدم ادائی جوابات اور نااہل خدمت ہونیکی وجہ سے ذریعہ مراسلہ نشان ۱۹۱ واقع ۹ خورداد ۱۳۲۷ف تا حکم ثانی معطل رہنے کا حکم دیا تجویز جاگیردار صاحب کی ناراضی سے گردھر راؤ نے محکمہ تعلقداری ضلع اورنگ آباد میں اپیل کیا تو صاحب ضلع نے بتاریخ ۱۲ خورداد ۱۳۲۸ف یہ تجویز کی کہ اس مقدمہ میں جاگیر کی مثل طلب کیگئی تھی - مگر ہنوز وصول نہیں ہوئی ہے لہذا جاگیردار صاحب کو لکھا جائے کہ آئندہ تاریخ پیشی پر مثل وصول نہ ہوگی تو کارروائی ضابطہ اختیار کی جائیگی مندرجہ بالا درمیانی تجویز کا مرافعہ جاگیردار صاحب نے محکمہ صوبہ داری میں کیا تو صاحب صوبہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ مرافع کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ جاگیر کے فیصلہ کو ہوکر عرصہ ہوا اور باوصف تمادی عارض ہونے کے ضلع میں مرافعہ علیہ کی درخواست پر توجہ ہوئی مرافعہ علیہ کی طرف سے بیان کیا جاتا ہے کہ کسی خاص وجہ سے تحصیلدار جاگیر نے اوس کو معطل کیا ہے اور نقل تجویز طلب کرنے پر نہیں ملی اور ذریعہ رجسٹری نقل طلب کی گئی تو کوئی لحاظ نہیں ہوا - جبکہ جاگیر سے مطلق دادرسی نہیں ہوئی تو بحالت مجبوری محکمہ ضلع میں درخواست پیش کی گئی اور جب اہالی جاگیر ایک فریق ہے تو خالصہ میں درخواست پیش ہوسکتی ہے - ضلع سے طلبی مثل کا حکم ہوا ہے کوئی اور تجویز نہیں ہوئی ہے - درمیانی تجویز کا مرافعہ نہیں ہوسکتا - تعلقدار صاحب نے جو تجویز کی ہے اوس کو ناجائز نہیں کہا جاسکتا - انہوں نے لکھا ہے کہ آئندہ مثل نہ آئیگی تو تاریخ پر کارروائی ضابطہ عمل میں آئیگی - اسمیں جاگیردار پر کوئی مضر اثر نہیں ڈالا گیا - ہاں آئندہ اگر جاگیردار کے خلاف تجویز ہو تو اوس وقت مرافعہ کا موقع ہوگا لہذا مرافعہ نامنظور ہر بنائے فیصلہ محکمہ صوبہ داری تعلقدار صاحب نے بعد تحقیقات یہ فیصلہ کیا کہ جاگیردار صاحب کو ترسیل مثل میں اس وجہ سے تامل ہے کہ ضلع کو احکام جاگیر کی سماعت مرافعہ کا اختیار نہیں جاگیردار کو عزل و نصب عمال دیہی کا اختیار ہے اسکے علاوہ گردھر راؤ نے جاگیر میں مرافعہ کیا ہی جو زیر تصفیہ ہے جاگیردار صاحب کا عذر صحیح نہیں ہے - اس واسطے کہ سررشتہ مال سے جاگیردار صاحبان کو پابندی احکام و ضوابط کیلئے متوجہ کیا جاسکتا ہے

گردھر راؤ
بنام
سرکار عالی

دفتر سرکار کے متعدد فیصلہ جات میں یہ طے پاچکا ہے کہ اس خاص مقدمہ میں درخواست اپیل بیرون میعاد ہونیکی وجہ سے لائق اخراج ہے اور معافی تمادی کے لیے بھی کوئی قوی وجہ نہیں ہے اور درخواست پیسری نقل جو ذریعہ رجسٹری بھیجی گئی وہ خود بعد انقضائے میعاد ہے۔ پس ایسی صورت میں اس مقدمہ میں مزید کارروائی کی ضرورت نہیں پائی جاتی لہذا درخواست مرافعہ خارج کردیجائے۔

فیصلہ ضلع کی ناراضی سے گردھر راؤ نے محکمہ صوبہ داری میں درخواست مرافعہ پیش کی مگر بوجہ تخفیف صوبہ داری یہ مثل محکمہ ہذا میں منتقل کی گئی ہے۔

حکم جناب نواب صدر المہام بہادر مال

تمہید۔ مثل پیش ہوئی۔ فریقین باوجود اطلاعیابی کے غیر حاضر ہیں معاملہ صاف ہے۔ انتظار کی ضرورت نہیں ہے۔ جاگیردار مجاز اپنے عمال کی بحالی و برطرفی کا ہے۔ اندرون جاگیر ایسے معاملات معطلی میں سرکار کو دخل دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور۔ مگر جاگیردار صاحب کو توجہ دلائی جائے کہ مقدمہ معطلی کا بعد اخذ جواب جلد تصفیہ کردیں۔

مرافعہ صیغہ مال

کنالہ سمبا
مرافع بوکالت رائے رام چندر صاحب وکیل

بنام

لچھمی کانت راؤ
مرافعہ علیہ بوکالت پنڈت انبا داس راؤ صاحب و پنڈت گنیش راؤ صاحب وکلا

نشان مثل ۱۳۳۲ف ۸۸۷ بابتہ ۱۳۳۲ف
م ۱۱ امرداد ۱۳۳۴ف

تعمیل سمن۔ سمن کی تعمیل ذات پر ہونیکا لزوم۔ تکمیل تحقیقات کا حکم۔

(۱) سمن کی تعمیل ذات پر ہونی چاہیے۔ اگر سمن ذات پر تعمیل نہوا ہو تو مثل بغرض تکمیل تحقیقات بھیجی جاسکتی ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ موضع اتما کور تعلقہ ورنگل میں چند رعایا دنے سروے نمبرات ۹۶ $\frac{98}{201}$ ۹۹ و ۱۰۱ واقع موضع کنٹہ گھٹ کے بابتہ رفع مزاحمت کی نالش بمقابلہ پٹواری مسمی دیوراج

کنار سنبیا
بنام
لچھمی کانت راؤ

لچھمی کانت راؤ مرافعہ علیہ وائر کی تحصیل نے بعد از اجرائی سمن سمن کی تعمیل مکان مرافعہ علیہ پر کرا کے اسکی غیر حاضری میں ثبوت قبضہ رعایا دکے بعد مرافعہ علیہ کے خلاف فیصلہ کیا مرافعہ علیہ نے بعذر عدم اطلاعیابی ضلع مین مرافعہ کیا تو صاحب ضلع نے یہ لکھکر کہ اطلاعنامہ کی تعمیل ذات مرافع پر نہیں ہوئی گو مرافعہ علیہ پٹواری موضع ہے۔ مگر ضابطہ کی تکمیل کے مدنظر اس کی ذات پر تعمیل کا ہونا ضروری ہے وغیرہ۔ مزید تحقیقات کا حکم دیا جسکا یہ مرافعہ پیش ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ بحث وکلاء فریقین سماعت کی گئی۔ پٹہ برادر پٹواری کے نام ہے ۱۳۲۸ف و ۱۳۲۹ف کی مالگزاری داخل سرکار کرنے کے رسائد مرافع کے پاس نہیں ہیں۔ حسب تجویز ضلع تکمیل دریافت کی ضرورت پائی جاتی ہے۔

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور۔

مرافعہ صیغہ مال

نشان ۱۳۳۱ف سنہ ۱۳۳۱ف
م ۲۹ اسفندار ۱۳۳۱ف

سنبیا مرافع بوکالت پنڈت ابنا داس راؤ صاحب وکیل

بنام

گوبندا مرافعہ علیہ

تصفیہ حقیت۔ حقیت کا تصفیہ سررشتہ مال سے ہونیکا عدم جواز۔ اقرارنامہ کی تکمیل جبکہ نزاع حقیت کی ہو تو اس کا تصفیہ عدالت دیوانی سے ہونا چاہیئے سررشتہ مال حقیت کا تصفیہ کرنے کی مجاز نہیں ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ مسمی گوبندا مرافعہ علیہ نے تعلقداری ضلع عثمان آباد میں درخواست پیش کی کہ موضع جگوڑہ تعلقہ لاتور کا وطن دھیڑگی قدیم سے مسمیان یکنا تھ سنبیا ولد گنگو اور سائل کے نام ہے منجملہ سہ اشخاص مندرجہ بالا کے وطن دھیڑگی سے مسمی ایکناتھ اور سائل کا ۱/۲ کا حصہ ہے اور سنبیا کا ۱/۲ کا حصہ ہے بربنا داس حصہ کے ہم قدیم سے اپنے وطن پر قابض ہیں اور سرکاری کام بجالا رہے ہین۔ مگر عمال دیہی نے سائل کو اپنے وطن سے محروم اور

بنارافعی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع عثمان آباد مورخہ ۴ اسفندار ۱۳۳۲ف

سنبیا بنام گوبندا

بیدخل کرکے مسمی سنبیا کے حوالہ کردیا ہے۔ لہٰذا اس کی دریافت فرمائی جائے صاحب ضلع نے بترسیل نقل درخواست ذریعہ مراسلہ نشان (۱۳۸۵) مورخہ ۲۳ آبان ۱۳۳۱ف تحصیل کو حکم دیا کہ بعد تحقیقات رپورٹ کیجائے۔ تحصیلدار صاحب نے بعد تحقیقات یہ رپورٹ کیا کہ شہادت اور دستاویزات اور اقرارنامجات پر غور ہوا مسمی گوبندا مدعی کے پیش کردہ اقرارنامہ میں سنبیا مدعی علیہ کا ۲ ر کا حصہ ہونا ظاہر ہوتا ہے اور مدعی علیہ کے پیش کردہ اقرارنامہ سے مدعی علیہ کا ۴ ر کا حصہ قرار پایا جاتا ہے۔ ہر دو اقرارنامہ جات تکمیل یا نا گواہ ثابت کرتے ہیں۔ مدعی کا دعوے کامل وطن سے ہٹ جانے کی نسبت ہے۔ جس کو اس نے شہادت سے ثابت نہیں کیا بلکہ مدعی کی تکمیل کردہ دستاویز سے جو شہادت سے بھی ثابت ہوئی ہے مدعی علیہ کا ۴ ر کا حصہ دار قرار دیا جانا ثابت ہے۔ فریقین کے باہمی تصفیہ کے بعد سنبیا کو قابض کرنا بیان گواہ سے ظاہر ہوتا ہے مدعی کا دعوے مانع تقریر مخالف ہے جو لائق التفات نہیں ہے۔ دعوے مدعی بلحاظ روئداد مثل لائق سرسبزی نہیں ہے حالت موجودہ قائم رکھنے کے لائق ہے۔

تحصیل کی رپورٹ وصول ہونے کے بعد صاحب ضلع نے بتقرر تاریخ پیشی وکلاء فریقین کی بحث سماعت کرکے یہ فیصلہ کیا کہ یہ سب باہمی نزاعین حصہ داری کی ہیں اور چونکہ یہ نزاعات باہمی اقرارناموں پر مبنی ہیں اس لئے اس کے تصفیہ کے لئے سررشتہ عدالت زیادہ موزوں ہے اقرارنامہ کی تکمیل کرانا سررشتہ مال سے غیر متعلق ہے سررشتہ مال کو اس مقدمہ میں سرکاری ضرورت سے تعلق رکھنا کافی ہے لہٰذا حکم ہوا کہ درخواست گذار گوبندا وغیرہ سے حسب سابق کام لیا جائے جس کسی کو حصہ داری کا خواہ وہ بربناء حقیت ہو یا بربناء اقرارنامہ ہو دعوے ہو تو رجوع محکمہ مجاز یعنے سررشتہ عدالت میں چارہ کار قانونی اختیار کرنا چاہیئے۔ سررشتہ مال سے ان نزاعوں کا تعلق نہیں ہے۔ فیصلہ ضلع کی ناراضی سے مسمی سنبیا نے محکمہ ہذا میں درخواست مرافعہ پیش کیا ہے۔

حکم جناب صدرالمہام بہادر مال۔

تمہید مثل پیش ہوئی مرافعہ علیہ نے ضلع میں باظہار حقوق درخواست دی تحصیل نے بعد از دریافت تفصیلی حالات کا اظہار کرتے ہوئے مرافع کو قابض اور ۴ ر کا حصہ دار بتلایا ہے صاحب ضلع نے فیصلہ میں شاکی کو عدالت مجاز کی ہدایت جو دی ہے وہ بالکل درست ہے۔ مگر

سنیا
نبام
گوبندا

تمہید میں یہ لکھا ہے کہ مرافعہ علیہ سے حسب سابق کام لیا جاوے اسی لفظ "حسب سابق" پر وکیل صاحب مرافع بحث کر رہے ہیں اور بیان یہ کر رہے ہیں کہ قدیم سے باری کا عمل جاری ہے اب اسکی باری میں بحوالہ فیصلہ ضلع یہ بیدخل کیا جا رہا ہے جو درست نہیں ہے۔ ہم جہانتک غور کرتے ہیں صاحب ضلع کا فیصلہ ہمکو صاف معلوم ہو رہا ہے۔ حسب سابق سے مراد یہ ہے کہ قدیم سے جو عملدرآمد ہے اوس طرح عمل قائم رکھا جائے۔ اگر مرافع کی باری باقی ہے تا مرور تذکرہ باری وہ ہرگز اپنی خدمت سے علیحدہ نہ کیا جائیگا۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ منظور۔

مرافعہ صیغہ مال

نشان مثل ۱۳ ف ۱۳۳۴ — م ۲۹ ردے ماہ ۱۳۳۴ ف

ہمیبتی .... **مرافع**

بنام

سرکار عالی .... **مرافعہ علیہ**

پٹہ داری کی درخواست۔ میعاد منقضی ہونیکے بعد درخواست۔ معافی میعاد بوجہ نابالغی۔ گشتی نشان ا ۱۳۲۲ ف معتمدی مال۔

ایک شخص وطن مالی وکوتوالی ٹپیلی سے برطرف کیا گیا برطرفی کے بعد وہ فرار ہوگیا اور ۲۵ سال تک اس خدمت کا انتظام منجانب سرکار ہوتا رہا۔ ایک عرصہ کے بعد اوس کا بھائی خواہان پٹہ ہوا۔

تجویز ہوئی کہ جبکہ برادر پٹہ دار سن بلوغ سے مقدمہ کی پیروی کر رہا ہے تو میعاد لائق معافی ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ تحصیلدار صاحب تعلقہ گنگاپور نے ذریعہ نشان ۵۷۶ واقع ۲۴ مہر ۱۳۲۶ ف ڈویژن میں تحریک کی کہ موضع گرسیترا کا مالی وکوتوالی پٹیل بھیاجی پچیس سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ فرار اور فوت ہوگیا اور اجرائی کار کا انتظام منجانب سرکار ہے۔ اب اوس کا وارث (ہمیبتی مرافع) حاضر ہوکر بذریعہ درخواست مورخہ یکم آبان ۱۳۱۷ ف خواستگار پٹہ ہے۔

بنا راضی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع اورنگ آباد مورخہ ۱۵ مہر ۱۳۳۰ ف

باہیتی بنام سرکار عالی

جس کے پاس نہ وثیقہ تقرر ہے اور نہ تختہ آنہ داری ہے ۔ ایسی حالت میں بعد گذرنے مدت ۲۵ سال کے وارث پٹہ دار کو کوئی حق حسب قانون باقی رہا ہے نہ عدالت سے اسبارہ میں حکم مناسب صادر فرمایا جا سکتا ہے ۔

بربنا و تحریک تحصیل ڈویژن افسر صاحب بانے ذریعہ مراسلہ نشان ۴۴۴ واقع ۸ ۔ دی سنہ ۱۳۲۴ف ضلع کو لکھا کہ موضع گیرترا کا کوتوالی و مالی پٹیل سنہ ۱۲۹۴ف سے بوجہ غیر حاضری علیحدہ ہوا سنہ ۱۳۲۰ف تک تو تحصیل میں کارروائی ہوتی رہی ۔ بالآخر بغرض حاضری ورثاء اشتہار جاری کیا گیا اور وارث مسمی ہیتی حاضر ہو کر اپنا بیان قلمبند کرایا اور تختہ جات وراثت بھی ترتیب پائے مگر تحصیلدار صاحب وقت نے بوجہ عدم پیروی زائد از (۲۵) سال وارث کو اس پٹیلگی سے بے تعلق خیال کیا ۔ مگر یہ تجویز کی کہ سنہ ۱۳۲۰ف میں اشتہار کی تعمیل ہوئی اور اوس تعمیل سے مدت غیر حاضری شمار کیجائے تو کچھ بھی نہیں ہے ۔ غیر حاضری کا عذر دعویدار کو نابالغی کا ہے بمعافی غیر حاضری وراثت کی کارروائی ہونی چاہئے ۔

ضلع سے ڈویژن افسر صاحب کو جواباً لکھا گیا کہ پٹیل سنہ ۱۲۹۴ف میں بعلت غیر حاضری علیحدہ ہوا تو اب اوسکی وراثت کی کارروائی کس بناء پر کیجا رہی ہے اور معافی غیر حاضری کی تحریک کس بناء پر ہو رہی ہے ۔ سنہ ۱۳۲۷ف تک ڈویژن اور ضلع کے مابین مراسلت ہوتی رہی ۔ اور آخر میں ضلع سے محکمہ صوبہ داری میں معافی غیر حاضری کی تحریک کی گئی ۔ مگر محکمہ صوبہ داری سے تحریک ضلع بدین وجہ نامنظور کردیگئی کہ اصل مورث بوجہ فراری وطن سے علیحدہ کر دیا گیا تو پھر اب وراثت کی کارروائی کس احکام کی بناء پر کیجا رہی ہے اس وقت وراثت کی کارروائی نہیں ہو سکتی ۔ من بعد تحصیلدار صاحب نے لکھا کہ دعویدار وارث کا تقرر منصرمانہ منجانب سرکار عمل میں آیا ہے جو ایک عرصہ سے بلاشکایت خدمت کو انجام دے رہا ہے ۔ لہذا بموجب گشتی نشان ۱ بابتہ سنہ ۱۳۲۴ف دعویدار کا تقرر منجانب سرکار فرمایا جا کر اوس کی منظوری صادر فرمائی جائے ۔

تحریک تحصیل کا جواب ضلع سے یہ دیا گیا کہ بھیاجی اصل پٹہ دار سنہ ۱۲۹۴ف میں بلحاظ غیر حاضری برطرف ہوا اور اوس کا بھائی ہیتی بروقت حاضر نہ ہوا بلکہ پچیس سال کے بعد خواہان وراثت ہوا اور ارباب صدر نے بلحاظ غیر حاضری عمل برطرفی ہونے سے استحقاق وراثت زائل کر دیا

ہیبتی
بنام
سرکار عالی

مگر حسب تحریک تحصیل مسمی ہیبتی منجانب سرکار بطور گماشتہ کارگذار ہے تو مزید کارروائی غیر ضروری ہے
دسر وطن موضع گیر ترا مالی وکوتوالی بعنوان لاوارث داخل سرکار رہیگا اگر یہ گماشتہ خواندہ ہی
تو مناسب ہے رکھا جائے ورنہ دوسرے شخص خواندہ کا تقرر کیا جاسکتا ہے تجویز مندرجہ بالا
کی ناراضی سے مسمی ہیبتی نے محکمہ صوبہ داری میں اپیل دائر کیا مگر بوجہ تخفیف صوبہ داری یہ مثل
محکمہ ہذا میں وصول ہوئی ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہیدا۔ معافی دیجائے جبکہ سن بلوغ سے پیروی کر رہا ہے۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ منظور۔

مرافعہ صیغہ مال

نشان مثل ۷ ۱۶ شہر ۱۳۳۳ف
مورخہ ۱۵ ذیحجہ سنہ ۱۳۴۳ھ

سکھارام پٹواری مرافع بوکالت پنڈت گرراو صاحب و پنڈت نرسراو صاحب وکلاء

بنام

بھاگوجی مرافعہ علیہ

تغلب رقم سرکاری۔ پٹواری کو سپرد فوجداری کرنیکا لزوم۔

جبکہ کردی وکھاتہ جات سے سرکاری رقم کا تغلب ہونا پایا جائے
تو پٹواری کو تغلب رقم سرکاری کے الزام میں سپرد فوجداری
کرنا چاہیے۔

واقعات یہ ہیں کہ بربناء شکایت رعایا مرافعہ علیہم پٹیل و پٹواری موضع چاند گاؤں کو مددگار
تعلقدار صاحب اورنگ آباد نے تغلب رقم کے الزام میں سپرد فوجداری کرنیکا حکم دیا اور
متغلبہ رقم اون سے وصول کرنے کی تجویز کی۔ تجویز ڈویژن کی ناراضی سے سکھارام پٹواری
نے ضلع میں مرافعہ پیش کیا تو تعلقدار صاحب ضلع نے یہ فیصلہ کیا کہ بحالت موجودہ کردی کھاتہ
قابل اعتبار نہیں اور ارسالنامہ سے اون کی مطابقت بھی نہیں ہوتی اور کردی کھاتہ و
ارسال نامہ میں رعایا مرافعہ علیہم کا نام بھی درج نہیں۔ وکیل صاحب مرافع کا بیان ہے کہ

بناراضی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع اورنگ آباد مورخہ ۱۲ آبان ۱۳۳۲ف مثل اس کے کہ مرافعہ نامنظور۔

سکھارام بنام بھاؤ گجی

مرافعہ علیہم درحقیقت پٹہ دار نہیں ہیں بلکہ قابض اراضی ہیں پٹہ دار دوسرے اشخاص ہیں جنکا نام کاغذ سرکاری میں درج ہے اور اون کے ہی کھاتہ میں مرافعہ علیہم کی مدخلہ رقم جمع ہوئی ہے اور کھاتہ داروں کے نام سے گردی کھاتہ کی مطابقت کرانا چاہتے ہیں لیکن گردی کھاتہ جب اصلی نہیں بلکہ خود پٹواری نے بطور خود دوسرا مرتب کرکے پیش کیا ہے تو وہ قابل اعتبار نہیں۔ وکیل صاحب مرافع اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ سوائے یہاں کی مدخلہ رقم ([illegible]) کی رسید مالی پٹیل نے دی ہے مابقی ([illegible]) کے رسائد پٹواری نے دئے ہیں۔ پٹواری کی وصول کردہ رقم کے منجملہ مبلغ ([illegible]) چندر یہاں کے کھاتہ میں جمع ہے لیکن ([illegible]) جمع نہیں ہیں یہ مقبولہ مرافع ہے۔ لیکن اوس کو سہو پر محول کیا جاتا ہے یہ سہو یا اس قسم کی غلطی جسمیں بدنیتی شامل ہو اوس وقت قابل تسلیم ہوتی جبکہ پٹواری مرافع کا طریق عمل سیدھا اور سچا ظاہر ہوتا۔ یہاں پٹواری نے رجسٹر گردی کھاتہ ہی بطور خود دوسرا مرتب کیا ہے۔ حالانکہ انہی افعال کے انسداد کی غرض سے ان اہم رجسٹروں کے اوراق کے تعداد کے ساتھ ہر ورق پر مہر ثبت کرنے کے بعد بہ دستخط تحصیلدار یہ رجسٹر عمال دیہی کو دئے جاتے ہیں ان حالات میں کہ گردی کھاتہ اصلی نہ ہو بلکہ پٹواری کا مرتبہ ہو اور پھر اوس کے ہی اندراج کی تا مطابقت ارسال نامہ سے نہ ہو اور وہ ارسال نامہ بھی جو ثبوت ادخال رقم میں پیش ہو کسی عہدہ دار اور ذمہ دار کا مصدقہ نہ ہو پٹواری نیک نیت خیال نہیں کیا جاسکتا اور نہ اوس کی یہ غلطی سہو پر محول کی جاسکتی ہے بلکہ عین تغلب پر۔ پس بلحاظ دیگر کاغذات کے ہمارے نزدیک تغلب پٹواری مرافع ثابت ہے اس لئے جو تجویز مددگار صاحب تعلقدار نے اس پٹواری کی نسبت کی ہے اوس سے اتفاق ہے لہذا مرافعہ نامنظور تجویز تحت بحال۔

سکھارام گنیش نے نبار اراضی فیصلہ ضلع محکمہ ہذا میں مرافعہ پیش کیا ہے۔

حکم جناب نواب صدرالمہام بہادر مال۔

تمہید۔ مثل پیش ہوئی فیصلہ ڈویژنل افسر دیکھا گیا۔ وکیل صاحب مرافع غیر حاضر ہیں واقعات صاف ہیں۔ اس لئے انتظار کی ضرورت نہیں ہے۔ منجانب رعایاء

سکھارام بنام بھاگوجی

شکایت پیش ہونے پر ڈویژن افسر صاحب نے کردی کھاتہ ورسائد کے مقابلہ کے بعد یہ امر پایہ ثبوت کو پہونچا یا ہے کہ آٹھ نفر رعایا دسے مرافع سکھارام پٹواری اور مالی ٹپیل پوتجاجی نے جو رقوم حاصل کیئے ہیں ان کا اندراج بعض میں کمی کے ساتھ عمل کردہ اور ارسالنامہ میں کئے ہیں اور بعض کا عمل ہی نہیں کیا گیا ہے جملہ (سما عہ ۱۳۱) کا تغلب مرافع پر پورا ثابت ہے۔ مرافع عذرات قانونی کے پیرایہ میں عذرات پیش کرکے چاہتا ہے کہ کسی قسم سے مقدمہ کو مزید دریافت کے چکر میں ڈالکر اوس سے آئندہ چلکر فائدہ اوٹھاوے۔ بصیغہ انتظامی جس حد تک کہ ڈویژن افسر صاحب نے دریافت کی ہے وہ مرافع کی بدنیتی کی نسبت رائے قائم کرکے فیصلہ کرنے کے لئے بالکل کافی ہے (نوٹ) مثل نشان ۹۰/۸۹ سنہ ۱۳۳۲ ف نگرانی سکھارام مرافع بنام راگھو رعایا دریں صاحب ضلع نے چونکہ ڈویژن افسر صاحب کی رائے سے کچھ حسابی عمل میں اختلاف کیا ہے۔ اس لئے وہ مقدمہ علیحدہ نمبر پر لیا گیا ہے جو اس مقدمہ کا ایک جزو ہے جو تجویز اس مقدمہ میں ہو رہی ہے وہی موثر مقدمہ متذکرہ میں بھی ہوگی۔

لہذا تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور۔ اس کی ایک کاپی مثل نشان ۹۰/۸۹ سنہ ۱۳۳۲ ف نگرانی میں شریک کیجاوے۔

نگرانی صیغہ مال

چکا ریڈی { نگرانی خواہ بوکالت پنڈت سرینواس راؤ صاحب و پنڈت بی کیشو راؤ صاحب و پنڈت نارائن راؤ صاحب وکلاء ....

بنام

سرکار عالی .... طرفثانی

نشان مثل ۹/۷۶ سنہ ۱۳۳۱ ف م ۵ / امر تیر سنہ ۱۳۳۲ ف

درخواست تلف مال۔ تلف مال کی درخواست اندرون میعاد پیش ہونیکا لزوم۔ جبکہ درخواست تلف مال حسب گشتی نشان (۵) سنہ ۱۳۰ ف اندرون بیعاد پیش

بنا راضی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع نلگنڈہ مورخہ ۲۷ / امرداد سنہ ۱۳۳۱ ف

چکاریڈی
بنام
سرکار عالی

نہ ہوئی ہو تو وہ نا قابل لحاظ ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ مسمیان چکاریڈی وغیرہ رعایا د موضع اندریان تعلقہ علونگیر نے بتاریخ ۴ بہمن ۱۳۳۱ف تحصیل میں درخواست پیش کی کہ فصل آبی ۱۳۳۱ف کی تخم ریزی کے بعد جس وقت درمیانی بارش کی شدید ضرورت تھی نالہ رواں نہ ہو کر پانی میسر نہ ہوا بعد از وقت بارش ہونے سے پانی رواں ہوا مگر پیداوار کی حالت روز افزوں ہے سوائے گھاس کے مال کی امید نہیں لہذا بعد معائنہ موقع رقم معاف فرمائی جائے۔

تحصیلدار صاحب نے تجویز کیا جبکہ بذریعہ گشتی نشان ۵ بابتہ ۱۳۳۰ف فصل آبی کے تلف مال کی درخواست کے لئے مدت مقرر کی گئی ہے اور بعد انقضائے مدت درخواست پیش ہوئی ہے تو ایسی صورت میں کوئی پنچنامہ نہیں ہوسکتا حسبہ رعایا د کو فہمائش دیجائے۔ جب رعایا د نے ڈویژن میں درخواست پیش کی تو ڈویژن افسر صاحب نے یہ تجویز کی کہ تحصیلدار صاحب کی تجویز اور گشتی نشان (۵) بابتہ ۱۳۳۰ف ملاحظہ ہوئی اور غور کیا گیا۔ تلف مال کی درخواست ۱۵ اردے تک قبول ہوسکتی ہے۔ درخواست بعد از وقت پیش ہوئی ہے۔ کارروائی سے معلوم ہوتا ہے کہ تلف مال ہوا ہے مگر درخواست بیرون مدت پیش ہوئی ہے رائے تحصیل کی منظوری دیجاتی ہے۔ حسبہ رعایا د کو تفہیم دیکر مثل داخل دفتر کردیجائے۔

تجویز ڈویژن کی ناراضی سے ضلع میں مرافعہ کیا گیا تو صاحب ضلع نے یہ فیصلہ فرمایا کہ بموجب گشتی نشان (۵) بابتہ ۱۳۳۰ف درخواست تلف اندرون ۱۵ اردے پیش ہونا چاہئے تھا مگر وقت پر رعایا د نے درخواست دی اور نہ پنچنامہ مرتب ہوا۔ لہذا درخواست نامنظور اور کارروائی ختم کردی جائے۔ فیصلہ ضلع کی ناراضی سے محکمہ ہذا میں نگرانی کی گئی ہے

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ مثل پیش ہوئی نگرانی خواہاں کی جانب سے کوئی حاضر نہیں ہے۔ تلف مال کی کارروائی ہے سرکار نے بعد غور کامل بذریعہ گشتی نشان (۵) ۱۳۳۰ف درخواست تلف مال کے پیش کرنے کی تاریخ ۱۵ اردے معین کردی اس مقدمہ میں

چکارڈی بنام سرکار عالی

درخواست تلف مال ۳۰ر بہمن کو پیش ہوئی ہے۔ گو نگرانکار تحصیل کے حکم پر گرداور نے پنچنامہ مرتب کیا ہے۔ لیکن اسی حکم کے سلسلہ میں تحصیلدار صاحب نے ۱۶ر بہمن کو بحوالہ گشتی محولہ کسی کارروائی کی ضرورت نہ ہونا تحریر کردیا ہے۔ رعایا نے دوسرا پہلو رقم سے بچنے کا یہ نکالا کہ پٹواری نے ان سے ابھی مدت باقی ہونے اور اخراجات کے لئے رقم کے مطالبہ کرنے کی نہیں کی۔ جسکی دریافت ہوئی اور نا ثابت قرار پائی جبکہ سرکار سے ایک مدت مقرر کردی گئی ہے تو اس عذر کہ بعد از وقت کاشت کی گئی تھی پانی نہیں آیا معافی کی درخواست پر واجبی طور پر تحصیل ڈویژن و ضلع نے کوئی توجہ نہیں کی آبی کی کاشت کا اخیر موسم لکھا ہے اور اس کے بعد اس وجہ سے کہ پیداوار اچھی نہیں ہوتی کاشت نہیں کیجاتی ہے۔ اگر اس کے بعد انہوں نے کاشت کی تھی جیساکہ ان کا بیان ہے تو خود غلطی ہے کوئی وجہ نہیں ہے کہ احکام مقررہ کے خلاف جو درخواست پیش ہو اسپر توجہ کیجائے لہذا

تجویز ہوئی کہ

نگرانی نامنظور۔

۳۲ سنہ ۱۳ ف
تقنقان مشل ۱۲۹/۳۵
مورخہ یکم آذر سنہ ۱۳۳۵ ف

مرافعہ صیغہ مال

نارائن مرافع بوکالت مولوی سید بشارت حسین صاحب وکیل

بنام

سومیا مرافعہ علیہ . . . .

راضی نامہ۔ رجوع از راضی نامہ ۔ راضی نامہ قبولیت ۔ اختیار راضی نامہ دہندہ نسبت رجوع ناظم جمعبندی ۔ اختیار ناظم جمعبندی ۔ ورگ مبادلہ کی منظوری ۔ ناظم جمعبندی کی تجویز کے نفاذ کا اثر۔

سومیا چند اراضیات کا پٹہ دار تہا ۔ نامبردہ نے بادخال راضی نامہ اراضیات کا پٹہ بنام نارائن کیشو منتقل کرنے کے لیے تحصیل میں درخواست پیش کی نارائن نے قبولیت پیش کی ۔لیکن ہنوز قبولیت کی منظوری نہ ہونے پائی تہی کہ سومیا راضینامہ سے رجوع ہوا ۔ بوقت جمعبندی ناظم نے نامنظوری راضی نامہ کا نفاذ کردیا ۔لیکن تحصیل نے مکرر ۲۷ سنہ ف میں بوقت جمعبندی ورگ مبادلہ کی رائے دی جس کو ناظم جمعبندی نے منظور کرلیا ۔

تجویز ہوئی کہ جب ایکمرتبہ بوقت جمعبندی ناظم جمعبندی نے نامنظوری راضی نامہ کا نفاذ کردیا ہو تو مکرر دوسرا ناظم جمعبندی بخلاف تجویز سابقہ ورگ مبادلہ کے عمل کو منظور نہیں کرسکتا ۔

(۲) راضی نامہ دہندہ کو ہر وقت قبل منظوری قبولیت اپنے راضی نامہ سے رجوع کا اختیار ہے ۔

واقعات یہ ہیں کہ مسمی سومیا مرافعہ علیہ کے نام سروے نمبرات ۱۷۳-۱۷۶-۱۷۷ موازی سوسیکر ۱۹ گنٹہ محاصلی (للعہ) موقوعہ موضع ویلی تعلقہ کنوٹ ضلع عادل آباد کا پٹہ ہے نامبردہ نے بادخال راضی نامہ قطعات مذکور الصدر کا پٹہ بنام نارائن ولد کیشو مرافع منتقل کرنے کے لیے تحصیل میں پیش کیا اور مرافع نے قبولیت داخل کیا اور بوقت جمعبندی مرافعہ علیہ راضی نامہ سے رجوع ہوگیا ۱۳۲۳ سنہ ف سے ۱۳۲۷ سنہ ف تک تحصیل نے کوئی کارروائی نکرکے

بنا ر افعی فیصلہ منصرم اول تعلقہ دار صاحب ضلع عادل آباد مورخہ ۱۶ مہر سنہ ۱۳۲۹ ف مشعر انیکہ مرافعہ منظور۔

نارائین بنام سومیا

حسین جمعبندی ۱۳۲۷ ف ورگ مبادلہ کا عمل کرنے کی رائے دی۔جس کو ناظم صاحب جمعبندی نے منظور کرلیا۔

تجویز ناظم صاحب جمعبندی کی ناراضی سے سومیا مرافعہ علیہ نے ضلع میں مرافعہ کیا تو صاحب ضلع نے بمنظوری مرافعہ یہ تجویز فرمائی کہ جن نمبرات کا راضی نامہ قبولیت مابین فریقین ہوا تھا وہ راضی نامہ دہندہ کے انکار پر رد ہو چکا ہے۔چنانچہ ۱۳۲۴ ف کی جمعبندی میں ناظم صاحب جمعبندی نے تجویز نامنظوری نافذ کی ہے تو اب اوسی روئداد پر خلاف حکم سابق ناظم صاحب جمعبندی حال نے حسب رائے تحصیل ورگ مبادلہ کی منظوری دی ہے۔ جب ایک ناظم جمعبندی نے نامنظور کیا ہو تو اونہی واقعات و روئداد پر دوسرے ناظم جمعبندی کو یہ اختیار نہیں ہے کہ منظوری دے۔لہذا تجویز تحت منسوخ۔پٹہ راضی نامہ دہندہ کے نام قائم رہے۔فیصلہ ضلع کی ناراضی سے مسمی نارائین ولد کیشو نے محکمہ ہذا میں اپیل داخل کیا ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔وکیل صاحب مرافع حاضر ہیں ان کا بیان ہے کہ ۲۳ف میں بربناء راضی نامہ و قبولیت مرافع کا قبضہ ہو گیا اور اتنک قبضہ ہے تو جمعبندی کے عمل سے انکار نہیں ہو سکتا ہے نہ ایسے انکار سے کوئی فائدہ مرافعہ علیہ کو مل سکتا ہے۔ عذر وکیل صاحب کا بروئے انصاف درست ہے۔مگر بروئے احکام مال ہم مجبور ہیں۔جب راضی نامہ دہندہ نے قبل عمل داخل و خارج رجوع کرلیا اور ناظم جمعبندی نے اس رجوع کے وجہ سے عمل نہیں کیا تو ۲۷ف کا عمل ناظم صاحب جمعبندی کا جو بلا تحریک پٹہ دار کے ہوا ہے درست نہیں ہے۔لہذا تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور۔

مرافعہ صیغہ مال

نشان مثل ۲۹ — ۸۷ — ۱۳۳۴ف — م ۶ ربیع الثانی ۱۳۴۴ھ

نرہر راؤ		مرافع بوکالت پنڈت منوہر راؤ صاحب و پنڈت شنکر راؤ صاحب و مولوی سید مقبول حسین صاحب وکلاء۔
	بنام	
سرکار عالی		مرافعہ علیہ . . . .

بناراضی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع اورنگ آباد مورخہ ۲۶ آبان ۱۳۳۳ف

نمبر ۸۰۶ راؤ نیلام سرکار عالی

ہراج - تطعیت ہراج کے بعد تنسیخ حکم ہراج کا عدم جواز - احکام سررشتہ مال کا نفاذ - قبضہ دیرینہ کی برخاست کا عدم جواز -

جب کسی شخص کی اراضیات بعلت بقایا، سرکاری نیلام ہوجائیں اور ہراج گیرندہ سے رقم نیلام داخل سرکار ہوکر اوس کو اراضیات پر قبضہ بھی دیدیا جاچکا ہو تو مکرر محض ایک سرسری درخواست پر حکم سابقہ متعلقہ نیلام منسوخ نہیں کیا جاسکتا - شخص متضرر کو چارہ کار قانونی اختیار کرنا چاہیئے -

حکم جناب صدر المہام بہادر مال -

تمہید - مثل پیش ہوئی - مرافع کے وکلاء حاضر ہیں - مرافعہ علیہ سرکار عالی ہے - حالانکہ شنکر مہادیو وکیل فریق ثانی سے مرافع کو چاہیئے تھا کہ فریق کا قرارداد کرے - چونکہ واقعات صاف ہیں اس لیے روئداد موجودہ پر رائے قائم کی جاتی ہے - موضع مہارولہ تعلقہ پیٹھن ضلع اورنگ آباد میں شنکر مہادیو کے نام متعدد سروے نمبرات کا پٹہ ہے - شنکر مہادیو نے سرکار سے رقم تقاوی لیکر ادا کی - پھر سالہائے سال تساہل کرنے سے ۲۴ف میں حساب رقوم وصول شدنی وسود جب دیکھا گیا تھا تو مبلغ (۱ عـــ) بابتہ اصل اور سود (مبلغ ... ۴ ہزار ...) شنکر مہادیو کے ذمہ برآمد ہوئی - رقم صدر کی بابجائی میں شنکر مہادیو کے سروے نمبرات کے منجملہ نمبر (۶۰) (صما ...) اور نمبر (۶۱) (ا عـــ) میں بنام نرہر الیشونت اور سریرام - موتی لال کے نام سہ بارہ ہراج ۱۱ر تیر ۱۳۲۴ف کو ہوکر ربع رقم ہراج گیرندوں سے داخل کرائی گئی - باقیماندہ سے ربع اس وجہ سے کہ شنکر نے مرافعہ دائر کیا تھا داخل نہیں کرائی گئی - مقدمہ تا دفتر سرکار مرافعتاً آیا - ۹ر اسفندار ۱۳۲۷ف کو ہراج بحال رکھا گیا - تجویز صدر کے بعد ہراج گیرندوں نے باقیماندہ رقم داخل کرکے ۱۵ر مہر ۱۳۲۶ف کو قبضہ حاصل کرلیا - نوبت صدر کے بعد ہی شنکر مہادیو نے سلسلہ درخواستہائے عذرداری بدفتر ضلع باقی رکھا - ضلع نے ۲ر آبان ۳۳ف کو بعد از معائنہ وصول باقیات موضع یہ لکھکر کہ شنکر مہادیو کے ذمہ کوئی رقم سرکاری باقی نہ تھی - اس نے کل رقم داخل کردی ہے - عمل ہراج ۲۴ف و فیصلہ

نرہرراو بنام سرکار عالی

سنہ ۲۷ف کو منسوخ کیا جس کا یہ مرافعہ پیش ہے ۔

اہم ترین امر غور طلب یہ ہے کہ سرکاری ہراج باضابطہ کے بعد جب دفتر سرکار نے بھی سنہ ۱۳۲۷ف میں ہراج کو برقرار رکھا تو باقی رقم داخل کرکے قبضہ حاصل کیا گیا ۔جبکہ چند سال سے زائد عرصہ گذرا تو سرسری درخواست تننکر پر نہ ہراج منسوخ ہوسکتا ہے نہ صینۂ مال قبضہ برخاست کرسکتا ہے ۔صاحب ضلع نے تننکر مہادیو کے ساتھ غالباً اس خیال سے کہ زراعت پیشہ اشخاص کے حقوق کی حفاظت کیجائے ۔لحاظ کیا ہے ۔مگر فیصلہ صوبہ داری بابتہ ۹ ۔ اسفندار سنہ ۲۷ف کے دیکھنے سے ہویدا ہے کہ تننکر مہادیو ذات سے زراعت پیشہ نہیں ہے بلکہ وکالت پیشہ ہے بہ قطع نظر حجت صدر صرف قانونی نقطۂ نظر سے مقدمہ کی نسبت رائے قائم کی جاتی ہے کہ جب سررشتہ مال نے بعد از طے مراحل واجبی سنہ ۲۷ف میں مرافعہ کو قبضہ سروے نمبر (۶۰) دیدیا تو کیا اب بعد از مرور عرصہ ۶ سال ایسے قبضہ کو جو جائز سررشتہ مال ہی نے قرار دیا ہو وہی سررشتہ کا ایک افسر بصیغہ انتظامی برخاست کرسکتا ہے یا نہیں ۔سوال صدر کا جواب ہمکو نفی میں دینے کی ضرورت ہوتی ہے ۔جب سررشتہ مال ایسی تجویز کا مجاز نہ ہو تو اوس کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا ہے ۔اگر تننکر مہادیو چاہے تو عدالت کی چارہ جوئی عدم جواز تجویز مال کی بابتہ بمقابلہ سررشتہ مال اختیار کرسکتا ہے ۔کیونکہ باغراض سرکاری وصول تقاوی ومالگذاری کے لئے سرکار کے پاس جو ذریعہ ہے وہ ہراج نمبرات ہی ہے ۔ہراج گیرندہ کی راہ میں رکاوٹیں ڈالی جائیں تو آئندہ چلکر ہراج نمبرات بعلت بقایا ممکن نہ ہوگا ۔لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نرہر الشونت راو منظور ۔

مرافعہ صیغہ مال

۳۴ف نشان مسل ۲۵/۴ م ۹ ارضر ۱۳۳۴

رنگیا مرافع بوکالت پنڈت گنیش راو صاحب وکیل

بنام

بدور زوجہ کشٹیا .... مرافعہ علیہ

نظرثانی ۔ فریق ثانی کی طلبی کے بغیر منظوری نظرثانی کا عدم جواز ۔ سرسری درخواست ۔

بناراضی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع گلبرگہ تحریف مورخہ ۳ ۔ ہ سرآبان سنہ ۳۳ف ۔

رنگیا
بنام
مدور زوجہ کشٹیا

دھرم شاستر۔ وراثت ۔خاندان مشترک ۔حصہ داری مساوی۔

الف انعامدار کا انتقال ہوا۔ اوس کو کوئی اولاد نہ تھی صرف ایک زوجہ اور برادرزادہ ورثا ہیں۔ تحصیل ڈویژن وضلع نے یہ قرار دیکر کہ خاندان مشترکہ ہے اور برادرزادہ قابض جائداد ہے وراثت بنام برادرزادہ منظور کی ۔ اس کے بعد زوجہ نے اول تعلقدار صاحب کے پاس ایک سرسری درخواست پیش کی جبپر صاحب ضلع نے بلاطلبی فریق ثانی درخواست منظور کی ۔

تجویز ہوئی کہ :-

خاندان مشترکہ ہے ۔ برادرزادہ قابض اراضی ہے بربنا وحصہ داری مساوی ہے تو شاستری احکام کے خلاف صاحب ضلع کا یکطرفہ فیصلہ قائم نہیں رکھا جا سکتا ۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال ۔

تمہیدا ۔ مثل پیش ہوئی ۔ وکیل صاحب مرافع حاضر ہیں ۔ فریق ثانی باوجود اطلاعیابی کے غیر حاضر ہے ۔ واقعات صاف ہیں ۔ اسلئے انتظار کی ضرورت نہیں ہے ۔ واقعات یہ ہیں کہ موضع خسلگی تعلقہ شوراپور ضلع گلبرگہ شریف میں کشٹیا نامی انعامدار ۳ ایکر اراضی بھٹہ مانیہ کا انتقال ۳۳ف میں ہوا ۔ اس کو کوئی اولاد نہیں ہے صرف ایک زوجہ (مرافعہ علیہا) اور برادر زادہ (مرافع) ورثا ہیں ۔ تحصیل و ڈویژن اور ضلع نے خاندان کو مشترکہ اور رنگیا مرافعہ گذار کو قابض تبلاکر وراثت بنام رنگیا مرافع منظور کی اور مرافعہ علیہا کی پرورش کی ذمہ داری مرافع پر عاید کی گئی ۔

ضلع کی تجویز ۱۰؍آبان ۳۳ف کی ہے ۔ اس کے بعد مرافعہ علیہا کی جانب سے درخواست نظر ثانی ضلع میں پیش ہوئی تو صاحب ضلع نے ۲۴؍آبان ۳۳ف کو بلا اس کے کہ مقدمہ نمبر پر لیا جاوے یا فریق کو اطلاع دیجائے ۔ یکطرفہ فیصلہ اپنے اور ڈویژن وتحصیل کے خلاف یہ لکھکر کہ ازروئے شاستر (مرافعہ علیہا) وارث ہوتی ہے ۔

مرافعہ علیہا کے مفید تجویز کی جسکا یہ مرافعہ پیش ہے ۔ اسئلہ تحصیل ڈویژن کے دیکھنے سے ثابت ہے کہ خاندان مشترکہ ہے مرافع قابض اراضی بربنا حصہ داری مساوی ہے تو شاستر کے حوالہ سے شاستری احکام کے خلاف صاحب ضلع کا یکطرفہ فیصلہ قائم نہیں رکھا جاسکتا ہے ۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ منظور رحسب رائے تحصیل متفقہ ڈویژن عمل کیا جائے ۔

رنگیا
بنام
ہدوزوجہ کشیا

مرافعہ صیغہ مال

مرافعان بوکالت پنڈت گنیش راؤ صاحب وکیل — ناما وغیرہ

نشان مسل ۱۴ شہریور ۱۳۳۲ ف
م یکم آبان ۱۳۳۳ ف

بنام

ایرو وغیرہ دھیڑاں — مرافعہ علیہم

....

بلوتہ ۔ دھیڑوں کی شکایت نسبت عدم میسری بلوتہ ۔ رعایا پابند ادائی بلوتہ ہونا ۔ فرائض دھیڑاں ۔ چرم مویشی باغراض زراعتی دھیڑوں سے دلانیکا جواز ۔ روٹی کی ذمہ داری رعایا پر ڈالنے کا عدم جواز ۔ جرمانہ کا عدم جواز ۔

بلوتہ داروں نے تحصیلدار کے پاس بدیں مضمون بمقابلہ رعایاء موضع شکایت پیش کی کہ اکثر رعایا ان کو حسب معمول روٹی و بلوتہ نہیں دیرہی ہے جس کے دئے جانے کا حکم دیا جاوے ۔ رعایا کی جانب سے یہ جوابدہی ہوئی کہ چونکہ دھیڑ لوگ اون کے زراعتی اغراض کے لئے چرم مویشی نہیں دیرہے ہیں ۔ اس لئے وہ بلوتہ دینے پر مجبور ہیں ۔ تحصیلدار صاحب نے بعد تحقیقات یہ حکم دیا کہ رعایا کو ہرحالت میں بلوتہ و روٹی دینی چاہئے ۔ عدم میسری چرم مویشی کے متعلق اون کو حسب ضابطہ چارہ کار اختیار کرنا چاہئے و نیز ایک رعیت کی نسبت یہ حکم دیا کہ اوس نے حکم سرکار کی عدولی کی لہذا (عہ) روپیہ جرمانہ کیا جاتا ہے ۔ برطبق اپیل یہی فیصلہ ضلع سے بھی بحال رہا ۔

نبار اصلی اول تعلقدار صاحب ضلع عثمان آباد مورخہ ۲ آبان ۱۳۳۳ ف

نانا وغیرہ
بنام
ایرو وغیرہ

جس کی ناراضی سے معتمدی مالگزاری میں اپیل ہوا ۔

تجویز ہوئی کہ :-

(۱) بلوتہ کے متعلق منجانب رعایا؛ جو عذر کیا گیا ہے وہ درست نہیں ہے۔ بلوتہ تو ہر حالت میں دینا چاہئے ۔ لیکن رواج کے موافق اس کا تعین کیا جانا چاہئے کہ کس قدر بلوتہ کے دھیڑ مستحق ہیں ۔

(۲) روئی کا دینا ایک قسم کی بھیک ہے جس کے متعلق رعایا مجبور نہیں کیجا سکتی لہذا اس کے عدم ادا کی وجہ سے جو جرمانہ (عہ) روپیہ کیا گیا ہے وہ منسوخ کیا جاتا ہے ۔

(۳) جب رعایا سے بالجبر بلوتہ دلایا جاتا ہے تو دھیڑوں پر لازم ہے کہ وہ چرم مویشی رعایا؛ کو اغراض زراعتی کے لئے دیں ۔

واقعات یہ ہیں کہ ایرو وغیرہ مرافعہ علیہم نے بمقابلہ رعایا موضع تحصیل میں یہ شکایت کی کہ اکثر رعایا؛ موضع دیولائی نہ روئی دیتے ہیں نہ بلوتہ ۔ تحصیلدار صاحب وقت نے بطلبی رعایا؛ دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ دھیڑ چمڑا نہیں دیتے ۔ اس لئے ان کو روئی نہیں دیجاتی ۔ اس کی نسبت حسب ضابطہ یعنے چمڑا نہ ملنے کی شکایت ہو تو علیحدہ درخواست پیش کرنے کی ہدایت دیگئی ۔ اس کے بعد وہ روئی دینے پر راضی ہوئے ۔ باباجی کا انکار حکم سرکار کا عدول ہے ۔ اس لئے (عہ) جرمانہ کیا جاتا ہے ۔ اطراف کے دیہات نانکسر ۔ دیولگرہ وغیرہ کے علدرآمد سے ظاہر ہے کہ فی کھنڈی ۶ پائلی غلہ دھیڑوں کو ملا کرتا ہے ۔ کپاس کے دینے کا کچھ رواج نہیں ہے مرچی بھی ۶ پائلی فی کھنڈی ملتی ہے ۔ پس جبکہ اطراف کے دیہات میں یہ عمل ہے جس کی کیفیت پٹواریوں نے لکھدی ہے تو اوس سے زائد مطالبہ کا استحقاق دھیڑوں کو ہوسکتا ہے نہ رعیت کو اس سے کم دینے کا ۔ گذشتہ سالوں کی نسبت کوئی گفتگو نہیں سال حال کی پیداوار سے حسب صراحت بالا بلوتہ رعایا؛ ادا کرے چونکہ فیما بین مخالفت ہے ۔ اس لئے پٹیل مالی و پٹواری ذمہ وار کئے جائیں کہ حسب مشورہ پٹیل و پٹواری ایک رجسٹر مرتب کیا جائے جس میں نام آسامی و تعداد و غلہ و دستخط رعیت و دھیڑ درج رہے ۔ رجسٹر کی تکمیل نہ ہو تو

ناما وغیرہ
بنام
ایرو وغیرہ

ہو تو پٹیل و پٹواری بلوتہ کے ذمہ وار کئے جائیں گے۔
اس کی ناراضی سے ناما وغیرہ رعایاؤں نے ضلع میں مرافعہ کیا۔ ضلع سے یہ فیصلہ ہوا کہ فیصلہ تحت مبسوط و مدلل ہے۔ رعایاؤں کو اگر چمڑے کے متعلق شکایت ہے تو علیحدہ دعوے پیش کریں۔ رعایاؤں کو اس امر پر غور کرنا چاہئے کہ اگر دھیڑوں کی پرورش رعایاؤں نہیں کرینگے تو ان کی گذر و بسر کا کیا طریقہ ہے۔ اگر دھیڑ گاؤں سے چلے جائیں تو کام کاج پر کیا اثر پڑیگا۔ بلوتہ اور روٹی دینا کوئی ایسا بار نہیں ہے کہ اوس کے متعلق احکام سرکار کی خلاف ورزی کی جائے فیصلہ تحصیل کے موافق عمل ہو۔

ناما وغیرہ رعایاؤں نے بناراضی اس کے محکمۂ ہذا میں مرافعہ پیش کیا ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ مثل پیش ہوئی۔ وکیل صاحب مرافع حاضر ہیں۔ بلوتہ کے متعلق جو عذر کیا گیا ہے وہ کسی صورت سے درست نہیں ہے۔ بلوتہ تو دینا چاہئے۔ مگر کس مقدار میں اس کا تعین یا تو عملدرآمد یا رواج موضع اطراف و اکناف پر ہوتا ہے جس میں رد و بدل پھر نہیں ہو سکتا۔ تحصیلدار صاحب نے فی کھنڈی ۶ پائلی کی تجویز جو کی ہے وہ اوسی صورت میں قائم رکھی جا سکتی ہے جبکہ یہ عمل قدیم سے رائج ہو یا دوسرے مواضع کا عمل ہو چونکہ فیصلہ تحت میں اس کی صراحت نہیں ہے اس لئے اس جزو کی نسبت حکم دیا جاتا ہے کہ بعد از دریافت حسب صراحت بالا عمل کیا جاوے۔

روٹی کی نسبت جو حکم تحصیل نے دیا ہے وہ کسی صورت سے قائم رکھنے کے لائق نہیں ہے یہ رواج اگر سابق سے بھی ہو تو اس کی نسبت یہ کہنا چاہئے کہ رعایاؤں نے بھیک دیا۔ اب جب اوس کو کوئی جاری نہیں رکھنا چاہتا ہے تو سرکار اوس کو مجبور کر نہیں سکتی۔ اس الزام میں جو جرمانہ یکروپیہ کی تجویز کی ہے وہ بھی قابل تنسیخ ہے۔

چرم مویشی کی نسبت بھی جو شکایت رعایاؤں نے اس ضمن میں کی تھی اوس پر غور لازمی ہے رعایا بلوتہ دھیڑوں کو اس غرض سے دیتی ہے کہ چرم مویشی بقدر ضرورت وقت پر دھیڑوں سے اون کو اون کے زراعتی کاموں کی اجرائی کے لئے ملے۔ اور زراعت میں دھیڑ مدد

دیں۔ جب بلوتہ رعایاء سے بالجبر دلایا جاتا ہے تو دھیڑوں کو بھی حکم دینا لازمی ہے کہ بروقت چرم مویشی رعایاء کو دیا کریں لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ ترمیماً حسب صراحت صدر منظور۔

مرافعہ صیغہ مال

نشان مسل ۱۲ سنہ ۱۳۳۴ف
م ۲۶ امرداد سنہ ۱۳۳۵ف

شنکر راؤ مرافع بوکالت پنڈت سکھارام صاحب وکیل

بنام

سرکار عالی مرافعہ علیہ

محصول کروڑگیری۔ کروڑگیری کا محصول ادا نہ کرنے کا اثر۔ نیک نیتی۔

چونکہ مرافع ایک معتبر دیسکھ ہیں اور اون سے یہ امید نہیں کیجاسکتی کہ صرف (۵عہ) روپیہ محصول کروڑگیری کی نسبت دیدہ و دانستہ اونہوں نے ادائی محصول میں سکوت کیا ہو بلکہ اون کا یہ فعل لاپروائی پر مبنی ہے لہذا وہ رعایت کے مستحق ہیں۔

واقعات یہ ہیں کہ مرافعہ گذار نے ایک راس اسپ قیمتی (سہ۱۵ء) کلدار بلا ادائی محصول درآمد کیا بعد اطلاع داروغہ صاحب کروڑگیری نے بعد ترتیب پنچنامہ امین صاحب کے پاس پیش کیا۔ چونکہ تحقیقات میں مرافع اپنی غفلت ولا پرواہی کو تسلیم کرچکا تھا۔ اس لئے امین صاحب نے قیمت اسپ وصول اور بحق سرکار جمع کرنے کی تجویز کی اور مہتمم صاحب محصولخانہ نے بھی امین صاحب کی رائے سے اتفاق کرکے تجویز آخر کے لئے اوّل مددگار صاحب کے پاس روانہ کیا اور اونہوں نے بھی آراء محصولخانہ وغیرہ سے اتفاق کیا۔

بنا بر اضی تجویز مذکور نظامت میں مرافعہ کیا گیا اور یہ عذر کیا گیا کہ گھوڑا خریدا نہیں گیا بلکہ امانتاً رکھا گیا تھا۔ مولوی عزیز الدین صاحب ناظم وقت نے تکمیل تحقیقات کا حکم دیا۔ مگر مکرر تحقیقات میں یہ ثابت ہوا کہ انا راؤ دیسکھ (جو بائع ہے) اوس نے صاف طور سے تحریر کردیا ہے کہ گھوڑا تین سو کلدار میں مرافع کو فروخت کیا تھا۔ چونکہ الزام ثابت تھا۔ اس لئے

بنا بر اضی فیصلہ ناظم صاحب کروڑگیری ملک سرکار عالی مورخہ ۷ اردی بہشت سنہ ۱۳۳۴ف

شنکر راؤ
بنام
سرکار عالی

مہتمم صاحب محصولخانہ نے علاوہ عین قیمت نصف قیمت جرمانہ بھی کیا اور یہ تحریر کیا کہ گھوڑا خرید نا ثابت ہے۔ اگر یہ مانا بھی جائے کہ وہ امانتاً رکھا تو داخلہ حاصل کرنا ضروری تھا۔

عندالمرافعہ ناظم صاحب کروڑگیری نے بھی تجویز تحت کو بحال رکھکر مرافعہ نا منظور کیا۔

اب اوسکی ناراضی سے یہاں اونہی عذرات کے ساتھ (جو تحت میں کئے گئے تھے) مرافعہ پیش ہوا ہے۔

حکم جناب صدرالمہام بہادر مال۔

تمہید۔ مثل پیش ہوئی۔ مرافع کا اہم ترین عذر یہ ہے کہ:۔

(۱) ایک گھوڑا پہلے جہانگڑ (یعنی پسند ناپسند) منگوایا۔

(۲) بعد میں جب پسند آیا میں نے خرید لیا۔

اپنے بیان کی تائید میں ایک چٹھی جو بائع نے ۶ر خورداد ۲۷ ف کو مشتری (مرافع) کے نام لکھی ہے پیش کی جس میں بائع نے شرط صدر لکھی ہے۔

چٹھی صدر سے یہ تو پایا جاتا ہے کہ اولاً گھوڑا مشروط منگوایا گیا بعد میں جب پسند ہوا تو دو سو روپیہ قیمت اداکیگئی ایکسو باقی ہے تاریخ ادائی قیمت پر مرافع کو لازم تھا کہ کروڑگیری کو اطلاع دیکر محصول چوکتا کر دیتا۔ اسی خط کی نسبت مرافع نے یہ بیان کیا ہے کہ چوکیدار کو زبانی پولس پٹیل کے ذریعہ کہلا بھیجا کہ جب باقی ایکسو روپیہ ادا کرونگا تو محصول بھی دیدونگا۔ چوکیدار کو اس سے انکار ہے۔ اگر چوکیدار منکر نہ ہوتا تو ممکن تھا کوئی تجویز مرافع کے مفید کیجاتی۔ جملہ واقعات پر غور کرنے کے بعد یہ رائے ضرور قائم ہوتی ہے کہ گھوڑا پہلے پسند ناپسند منگوایا گیا اور جب پسند آیا تو خرید لیا گیا۔ مگر مرافع نے محصول کی ادائی میں ضرور تامل کیا خواہ غفلت سے یا دیدہ ودانستہ۔ چونکہ مرافع ایک معزز دیسکھ اور سربرآوردہ شخص ہیں۔ جنکی نسبت یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ (عہ) روپیہ محصول کی نسبت شاید دیدہ دانستہ سکوت اختیار نہ کیا ہو بلکہ لاپرواہی سے سکوت اختیار کیا ہو۔ اس لئے رعایت کی جاسکتی ہے۔ مگر تنبیہاً کچھ تجویز آئندہ سے غفلت نہ کرنے کے لئے کیجانی چاہئے۔ لہذا

تجویز ہوئی ہے کہ

مرافعہ ترمیماً منظور ر علاوہ محصول کروڑگیری مرافع سے (صہ) جرمانہ لیا جائے۔

مرافعہ صیغہ مال

غلام علی — مرافع بوکالت مولوی سید اعجاز حسین صاحب وکیل

بنام

سرکار عالی — مرافعہ علیہ . . . .

شرائط قولنامہ کی پابندی۔ دہار اخشکی۔ دہارہ تری کب لیا جائیگا۔ ذاتی صرفہ سے ترمیم باؤلی کا اثر۔ اضافہ دہارا کا حق۔

ایک سمستان کی جانب سے ایک رعیت کو ایک اراضی کے بابتہ مدتی قول دیا گیا تہا جس میں یہ شرط تھی کہ تا اختتام مدت مندرجہ قولنامہ ایک مقررہ دہارا لیا جائیگا جس میں اضافہ ہوگا۔ رعیت نے اپنے ذاتی صرفہ سے اوس اراضی میں باؤلی کندہ کی۔ اس کے بعد وہ سمستان خالصہ ہوا تحصیل نے اس اراضی کی نسبت یہ رپورٹ کی کہ اسپر دہارہ تری قائم ہونا چاہئے اور یہی تجویز ضلع سے بحال رہی۔

تجویز ہوئی کہ:-

جبکہ قولنامہ کے شرائط صاف ہیں اور ہنوز مدت قول ختم نہیں ہوئی ہے تو سرکار کو اضافہ دہارا کا کوئی حق نہیں ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

مثل پیش ہوئی۔ واقعات یہ ہیں کہ موضع محمد آباد میں جبکہ سمستان نارائن پور تہا ۲۴ سنہ ف میں (ے) یکر اراضی خشکی کا محاصل لعہ سالانہ مقرر کر کے سمستان نے مسمی غلام علی مرافع کو پندرہ سالہ مدت پر قول دیا۔ قول کے شرائط دیکھے گئے۔ قولنامہ میں یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ ختم پندرہ سال تک محاصل صدر کے سوا نہ لیا جائے گا۔ یہ موضع سنہ ۲۸ ف میں خالصہ ہوگیا تو تحصیل نے حین جمعبندی یہ رائے دی کہ جبکہ پٹہ دار نے

نشان مثل ۱۰۸ سنہ ۱۳۳۱ ف مسل ۳۴۴ سنہ ۱۳۴۴ م ۷ ربیع الثانی

بنا راضی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع نلگنڈہ مورخہ ۷ اسفندار سنہ ۱۳۳۲ ف

غلام علی
بنام
سرکار عالی

اراضی خشکی میں بصرفہ ذاتی باؤلی کھدوائی ہے تو اس سے خشکی کا دہارہ وصول کرنا چاہیے ناظم جمعبندی نے رائے تحصیل کو دو سطروں میں بلا اظہار وجوہ منظور کیا۔

صاحب ضلع نے بھی رائے ناظم جمعبندی سے اتفاق کیا ہے جسکا یہ مرافعہ پیش ہے۔ اہم ترین عذر یہ ہے کہ جب ۱۳۳۴ف تک سمستان نے سالانہ (لعہ) یہ قول دیا ہے اور مرافعہ نے بصرفہ ذاتی باؤلی کھدوائی ہے تو خلاف شرائط قول تجویز درست نہیں ہے۔

عذر درست ہے۔ قولنامہ دیکھا گیا۔ قولنامہ میں صاف لکھا ہے۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ منظور۔

نشان مثل ۵۹ سنہ ۳۴ ف
م ۱۴ آذر سنہ ۳۵ ف

مرافعہ صیغہ مال

شرنپا .... مرافع

بنام

گوپال راؤ .... مرافعہ علیہ

گماشتہ - اصلدار کی درخواست پر گماشتہ کی علیحدگی -

تجویز ہوئی کہ:-

جب اصلدار اپنے مامور کردہ گماشتہ کو مامور رکھنا نہیں چاہتا ہے تو سرکار سے وہ مجبور نہیں کیا جاسکتا ہے - کیونکہ اگر ایسا کیا جائے اور آئندہ چلکر کوئی خرابی کام میں پیدا ہو تو اوس کی ذمہ داری اصلدار پر عائد نہ ہوسکیگی -

واقعات یہ ہیں کہ مسمی گوپال راؤ پٹواری موضع انگور تعلقہ گلبرگہ شریف مرافعہ علیہ نے تحصیل میں درخواست پیش کی کہ سائل کے نام موضع انگور کی پٹواری گری کا پٹہ ہے - قبل اس کے مسمی شرنپا کو اجرائی کار کے لئے گماشتہ مقرر کیا تھا - لیکن اب اوس میں اور مجھ میں نااتفاقی ہوگئی ہے - چونکہ گماشتہ مذکور قابل اعتبار نہیں رہا ہے - پٹی بھی بروقت سالانہ نہیں دیا کرتا ہے - اس لئے اوس کو علیحدہ کرکے اجرائی کار کے لئے مسمی بھیماجی کاسی ناتھ راؤ کو مقرر کرنا چاہتا ہوں - لہذا استدعا ہے کہ سن ابتداء ۱۳۳۳ف لغایۃ ۱۳۳۷ف مدتی پنجسالہ تقرر و مختارنامہ منظور فرمایا جائے -

بربناء درخواست متذکرہ صدر تحصیل سے احکام اجرائی کار جاری کردئے گئے - جسکی ناراضی سے شرنپا مرافع نے تعلقداری ضلع میں مرافعہ کیا تو صاحب ضلع نے یہ فیصلہ کیا کہ مرافع اصلدار پٹواری کا مقرر کردہ گماشتہ ہے ابھی مدت مختارنامہ ختم نہیں ہوئی ہے اور پٹہ دار مرافع کو گماشتہ گری سے بوجوہ چند در چند علیحدہ کرنا چاہتا ہے تحصیل نے بلا اخذ جواب علیحدگی کا عمل کردیا ہے - اگر مرافعہ علیہ نے مرافع کے ساتھ کوئی فعل خلاف معاہدہ کیا ہے تو اوس کے لئے علیحدہ چارہ کار اختیار کرنا چاہیے سررشتہ مال کے نزدیک گماشتہ

بناراضی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع گلبرگہ شریف مورخہ ۱۳ اسفندار ۳۳ف متعلقہ مرافعہ نا منظور -

شر نپا بنام گوپال راؤ

کے ہر فعل کا اصلدار ذمہ دار ہے ۔ اس لئے اصلدار کی تحریک اور خواہش پر التفات کرنا چاہئے لہذا مرافعہ نامنظور تجویز تحت دربارہ علیحدگی مرافع بحال رہے ۔ اب ایسی تجویز ضلع کی ناراضی سے شر نپا نے محکمہ ہذا میں اپیل کیا ہے ۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال ۔

تمہید ۔ مرافع گماشتہ مامور کردہ اصلدار ہے ۔ جبکہ افعال کی ذمہ داری اصلدار پر ہے جب اصلدار اپنے مامور کردہ گماشتہ کو مامور رکھنا نہیں چاہتا ہے تو سرکار سے وہ مجبور نہیں کیا جاسکتا ہے ۔ اگر ایسا کیا جاوے اور آئندہ چلکر کوئی خرابی کام میں پیدا ہو تو اوس کی ذمہ داری اصلدار پر عائد نہ ہوسکیگی ۔

لہذا تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور ۔

تجویز ثانی صیغہ مال

نشان ۲۸۲ ف م ۵ بہمن ۱۳۲۹ ف

کنچراج شبھیا — تجویز ثانی خواہ بوکالت مسٹر باپوراؤ صاحب وکیل

بنام

سرکار عالی — تجویز ثانی علیہ ....

بحالی خدمت پٹواری گری ۔ بد دیانتی نہ ہونا ۔ بسوخت اسکیل ایام معطلی بحالی کا حکم دیا جانا

تجویز ہوئی کہ حسب رائے صدر ناظم صاحب مال سمت تلنگانہ

جب کہ پٹواری کی بد دیانتی نہیں ہے تو بسوخت اسکیل ایام معطلی

خدمت پر بحال کیا جاتا ہے ۔

واقعات یہ ہیں کہ مسمی چھا مورتی ملکھا رجن راؤ نے ۱۲۹۶ف میں اندرون سیوار مزرعہ ملاریڈی گوڑہ موضع چنتل پالم تعلقہ حضور نگر میں (۱۰ ایکڑ ۱۲ گنٹہ) اراضی بنجر کا قول حاصل کیا جس کے بعد یہ اراضی دو مساوی حصوں پر تقسیم ہوئی یعنے نصف حصہ ۱۳۰۳ف میں جا مرتی بھورتنا کو ملا اور دوسرا نصف حصہ ۱۳۰۲ف میں چھامورتی مولیشر راؤ کے قبضہ میں آیا اور یہ لوگ آخر ۱۳۰۷ف تک قابض و متصرف رہے ہر دو مزارعین علاوہ سرکار عالی کے باشندہ نہ تھے جس کی وجہ سے

بناراضی تجویز محکمہ ہذا مندرجہ مراسلہ نشان (۲۷۸) واقع ۸ مردے ۱۳۲۹ف ۔

کنہراج شبھیا بنام سرکار عالی

رقم مالگزاری بابتہ ۱۳۰۷ف داخل سرکار نہ ہونے پر اون کے ذمہ مبلغ (للعہ) کا مطالبہ قائم ہوا۔

منجملہ (للعہ) کے مبلغ عہ آسامیان شکمی سے اور دو سو روپیہ للعہ بیگہ اراضی کا حق مقابضت ہراج کر کے جملہ عہ وصول اور بحق سرکار جمع کئے گئے اور تتمہ عہ پنجرداراں کو مفقود الخبر اور عدم جائداد تبلا کر بحصول منظوری مجلس مالگزاری سرکار عالی نشان (۱۳۱۱) مورخہ ۲۲ شہر یور ۱۳۰۹ف بالزام فراری و عدم جائداد خارج کئے گئے اس کے بعد تو فیما بین ضلع و صوبہ داری مراسلت ہوتی رہی۔ مگر کوئی قطعی تصفیہ نہیں ہوا تو چامرتی بھور تما نے بتاریخ ۲۰ بہمن ۱۳۲۰ف محکمہ ہذا میں یہ درخواست دی کہ اوس کے اور اوس کے فرزند کے نام اعہ بیگہ اراضی پنجر و پٹہ تھا۔ جسکو وہ قول دیکر جاتر ا گئی تھی۔ پٹواری نے رقم مقررہ قولداروں سے نہ لیکر (عہ) کے مطالبہ کے تصفیہ کے لئے جملہ اراضی برقم عہ ہراج کرادی اور باقی عہ عدم جائداد میں خارج کئے گئے جس سے سرکار اور سائلہ کا نقصان ہوا اور اب سائلہ سے رقم بقایا لیکر زمینات واپس دئے جائیں)

اس عرضی کی نقل ذریعہ مراسلہ محکمہ ہذا نشان (۲۱۴) مورخہ ۱۵ اسفندار ۱۳۱۲ف محکمہ صوبہ داری کو بطلب کیفیت بھیجی گئی۔

صوبہ دار صاحب نے بذریعہ دوم تعلقدار صاحب ڈویژن مقامی تحقیقات کرنے کے بعد ذریعہ مراسلہ نشان (۴۱۱) مورخہ ۲۶ دے ۱۳۲۲ف جو مصرح رپورٹ فرمائی ہے اوس کے ملاحظہ سے ظاہر ہے کہ صوبہ دار صاحب نے مقدمہ ہذا کے تمامی اغلاط اور اقسام کو تسلیم فرماتے ہوئے بوجہ امتداد زمانہ ہراج اپنی یہ رائے ظاہر فرمائی ہے کہ اگر بھور تما کو دعوے ہو تو وہ بوجہ امتداد زمانہ ہراج عدالت میں کرلے) اس کے بعد محکمہ ہذا سے ذریعہ مراسلہ نشان (۲۷۸) مورخہ ۸ دے ۱۳۲۹ف یہ حکم دیا گیا کہ اس مقدمہ میں ایک بے سہارا بیوہ اور یتیم کی حق تلفی عہدہ داران دیہی سے صرف فریب اور بدنیتی سے ہوئی ہے۔ اور فریب کی کارروائی کو منسوخ کرنے کے واسطے کوئی مدت یا تمادی عارض نہیں ہو سکتی لہذا کارروائی ہراج منسوخ کردیجائے اور قبضہ پانے کے لئے جن کے نمبر ہراج ہوئے تھے

کنچیراج شبھیا
بنام
سرکار عالی

اوس کو دیوانی سے چارہ جوئی کی ہدایت دیجائے یا جوابدہی کی ذمہ داری اصل پٹہ دار کرلے تو قبضہ بھی دلاکر ہراج گیرندہ کو دیوانی میں چارہ جوئی کی ہدایت دیجاوے۔

جن ٹپیل وپٹواری دگر داورنے فریب اور بدنیتی سے یہ ہراج کرایا ہے وہ سب موقوف کئے جائیں اور تحصیلدار صاحب وقت سے بھی بازپرس کیجاوے۔

اب بناراضی تجویز بالا کنچیراج شبھیا پٹواری موضع چنتل پالم نے محکمہ ہذا میں درخواست تجویز ثانی پیش کی ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ اس مقدمہ میں صدر نظامت بمعت تلنگانہ سے رائے دریافت کی گئی تھی صدر ناظم صاحب مال کی یہ رائے ہے کہ عذرات تجویز ثانی خواہ واجبی ہیں۔ ڈویژن کی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ اس کارروائی میں پٹواری کی کوئی بددیانتی یا سازش نہیں ہے تین سال سے زاید عرصہ سے پٹواری علیحدہ ہے۔ لہذا بسوخت اسکیل ایام معطلی پٹواری کی بحالی مناسب ہے پس حسب رائے صدر ناظم صاحب مال

حکم ہوا کہ

تجویز ثانی منظور۔ بسوخت اسکیل ایام معطلی پٹواری بحال کیا جائے۔

مرافعہ صیغہ مال

ملپا مرافع بوکالت سید محمد بشارت حسین صاحب وکیل

نشان مثل ۱۲۶ مرافعہ ۱۳۳۱ف
م ۱۲ امرداد ۱۳۳۱ف

بنام

سرکار عالی مرافعہ علیہ

ٹپیل پٹواری کی غفلت۔ کنٹہ کا پانی موتگی پڑکر خالی ہونا۔ بروقت رپورٹ نہ دینا۔

تجویز ہوئی کہ جبکہ ٹپیل نے اخراجات مرمت کی ادائی کا وعدہ کیا ہے تو اب بعد مرمت اوس سے انکار کرنا صحیح نہیں ہے۔

مختصر واقعات یہ ہیں کہ اہل دیہ کی اس رپورٹ پر کہ موضع کارم گرہ کے پولیس کنٹہ کا پانی پٹہ دار پولیس ٹپیل نے عمداً خالی کردیا ہے تحصیلدار صاحب نے بعد معائنہ موقع داخل

بناراضی فیصلہ صدر داری گلبرگہ ملفوفہ مراسلہ محکمہ دوم تعلقدار صاحب ڈویژن شورا پور نشان ۱۳۲ واقع ۱۷ اسفندار ۱۳۳۱ف

ملیا بنام سرکار عالی

بیانات ڈویژن کو یہ رپورٹ کی کہ کنٹہ سے ملحق ایک بڑا درخت گو لرکا ہے اوس کی جڑیں کٹے کے نیچے تک گئی ہیں اس لئے موگی پڑ کر پانی خالی ہوگیا ہے ۔ پولیس ٹپیل کو پانی خالی کرنا منظور تھا تو کنٹہ کو کاٹ کر خالی کرتا ۔ علاوہ اس کے کنٹہ کو توم بھی نہیں ہے ۔ اہل دیہہ کو لازم تھا کہ موگی پڑ کر پانی بہلا جانے کے نسبت رپورٹ کرتے ایسا نہ کرکے خلاف واقعہ رپورٹ کیا ہے جسکی وجہ سے مزارات افتادہ ہیں ۔ لہذا نقصان سرکاری ٹپیل و پٹواری کی ذات سے لینا مناسب ہے ۔

ڈویژن افسر صاحب نے اس غلط رپورٹ کی پاداش میں ۲۰ر مہر ۱۳۲۵ف کو اہلیان دیہہ پر فی کس (عـہ) روپیہ جرمانہ کی تجویز فرمایا اور گرداور سے رقم تری وصول کرنے کا حکم دیا ۔

نقل تجویز صوبہ داری ملفوفہ مراسلہ ڈویژن نشان (۱۳۲) منسلکہ درخواست مرافعہ سے ظاہر ہے کہ صوبہ داری سے یہ حکم ہوا کہ جب بیان ٹپیل سے شکستگی تالاب کا پتہ چلتا ہے تو ڈویژن کی یہ تجویز کہ تحقیقات کیجائے غیر ضروری ہے ۔ لہذا خاطی ٹپیل سے درستی تالاب کے اخراجات وصول کئے جائیں اور سررشتہ آبپاشی کو مرمت کے لئے لکھا جائے ۔ اس کی ناراضی سے جانب ملیا مرافعہ پیش ہوا ہے ۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال ۔

تمہید ۔ توم کا ٹوٹنا مسلمہ ہے اور اخراجات مرمت کی ادائی کا خود ٹپیل نے وعدہ کیا ہے تو اب بعد مرمت اوس سے انکار نہیں کیا جا سکتا تجویز صوبہ داری درست ہے ۔ مرافعہ نامنظور ۔

مرافعہ صیغہ مال

غلام دستگیر — مرافع بوکالت مولوی محمد مظہر الحق صاحب انصاری و مولوی محمد سلیمان صاحب وکلاء

بنام

گنگیا نائک — مرافعہ علیہ

نشان مثل ۔۔۔ فیصلہ ۔۔۔

پٹہ داری ۔ انعام خالصہ ہوجانیکے بعد قابض قدیم کے نام پٹہ کیا جانا ۔

تجویز ہوئی کہ مرافع کا قبضہ دیرینہ ثابت ہے اور انعام خالصہ کے بعد وراثت کے یہ معنی ہونگے کہ انعام بحال کیا جائے ۔ لہذا یہ مناسب نہیں ہے پٹہ مرافع کے نام کیا جائے ۔

نیاماضی اول تعلقدار صاحب ضلع گلبرگہ شریف مورخہ ۳۱ر امرداد ۱۳۳۲ف مشعر اینکہ مرافعہ منظور و وراثت بنام گنگیا منظور کیجائے ۔ اور حق متقابضت کے ہاج کی کارروائی داخلہ دفتر کیجائے ۔

غلام دستگیر بنام گنگپا نائک

واقعات یہ ہیں کہ اہل دیہہ موضع ہیال بزرگ تعلقہ شاہ پور نے تحصیل میں رپورٹ دی کہ مسمی کشٹیا ولد کاسپا کھاتہ دار سروے نمبرات ۱۷۴ و ۱۷۸/۱ و ۱۷۸/۲ موازی ایکڑ ۲۲ گنٹہ محاصلی لعہ ۱۳ موقوعہ موضع ہیال بزرگ لاولد فوت ہوا ہے۔ مسمی غلام دستگیر جاگیر دار پنچپال قابض ومالگزار ہیں تحصیل سے کارروائی ضابطہ آغاز ہوکر نیلام اراضیات کی کارروائی عمل میں آئی مگر ہنوز اراضیات کے حق مقابضت کا ہراج نہیں ہوا تھا کہ مسمی گنگپا نائک مرافعہ علیہ نے عذر داری پیش کی کہ سائل متوفی کا چچازاد بھائی اور وارث ہے۔ لہذا پٹہ سائل کے نام کیا جائے اور مسمی غلام دستگیر مرافع نے بھی درخواست پیش کی کہ سائل قابض دیرینہ ہے۔ لہذا پٹہ سائل کے نام فرمایا جائے۔ تحصیلدار صاحب نے بعد تحقیقات یہ رائے دی کہ رپورٹ اہل دیہہ سے ثابت ہے کہ مسمی غلام دستگیر کا قبضہ تیس چالیس سال سے اراضیات نزاعی پر ہے۔ لہذا پٹہ غلام دستگیر کے نام ہونا مناسب ہے جسکی منظوری ڈویژن سے صادر کردیگئی جسکی ناراضی سے مسمی گنگپا نے ڈویژن میں مرافعہ کیا تو صاحب ڈویژن نے یہ فیصلہ کیا کہ شہادت سے غلام دستگیر کا دیرینہ قبضہ ثابت ہے۔ لہذا مرافعہ نامنظور۔ گنگپا کو اگر حقیت کا دعوے ہو تو عدالت دیوانی سے باضابطہ چارہ کار اختیار کرسکتا ہے۔ فیصلہ ڈویژن کی ناراضی سے گنگپا نے ضلع میں مرافعہ کیا تو صاحب ضلع نے یہ فیصلہ کیا کہ گنگپا نائک کافی طور پر ظاہر کرچکا ہے کہ کشٹیا کے کھاتہ کے نمبرات لاوارث نہیں ہیں اور وہ کشٹیا کا بھائی برادر نیز مستحق کھاتہ ہے۔ قبضہ کی نسبت گنگپا کو علیحدہ چارہ کار ضابطہ اختیار کرنا چاہیئے۔ لہذا مرافعہ منظور۔ وراثت بنام گنگپا نائک منظور کیجائے اور حق مقابضت کے ہراج کی کارروائی داخل دفتر کیجائے۔

فیصلہ ضلع کی ناراضی سے غلام دستگیر نے محکمہ ہذا میں درخواست اپیل پیش کیا ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید اً مثل پیش ہوئی۔ وکیل صاحب مرافع حاضر ہیں۔ مرافعہ علیہ کی جانب سے کوئی حاضر نہیں ہے وکیل صاحب نے ایک فیصلہ مولوی سید ضیاء الحسن صاحب مرحوم اول تعلقدار بابتہ سنہ ۲۶ ف نشان (۱۳۷۸) آبان سنہ ۲۶ ف مشمولہ مثل نشان ۲۲/۸۶ سنہ ۱۳۲۶ التعلقہ شاہ پور پیش کیا جس سے ظاہر ہوا کہ یہ زمین دراصل انعام بھٹ مانیہ ہے جو سنہ ۲۶ ف میں بوجہ غیر حاضری انعامدار

غلام دستگیر
بنام
گنگیا نانک

شریک خالصہ ہوگئی ۔ اور تختہ پٹہ داری بابتہ ۳۲ ف سے یہ مستبط ہوا ہے کہ ۳۲ ف میں جبکہ غلام دستگیر مرافع کے نام بوجہ قبضہ چہل سالہ پٹہ کا حکم ہوا تو مرافعہ علیہ باظہار ارث رجوع ہوا ہے ۔

اراضی انعام شریک خالصہ شدہ کی وراثت کے معنی یہ ہونگے کہ انعام بحال کیا جاوے جب انعام شریک خالصہ ہوگیا ہے تو اب اوس کی بحالی درست نہیں ہے ۔ غلام دستگیر کا قبضہ دیرینہ ثابت ہے اس کے نام پٹہ ہونا چاہیئے ۔

لہذا تجویز ہوئی کہ
مرافعہ منظور ۔

مرافعہ صیغہ مال

نشان مثل ۳۳ ف سنہ ۱۳۳۲ ف
م ۲۴ آذر سنہ ۱۳۳۵ ف

اڑویا مرافع بوکالت پنڈت گنیش راؤ صاحب وکیل

بنام

گروا مرافعہ علیہ ....

خاندان منقسمہ ۔ بیوہ کے نام پٹہ ہونا دلیل انقسام کی ہے ۔

تجویز ہوئی کہ شہادت سے خاندان کا انقسام ثابت ہے علاوہ اس کے جبکہ لسا کے نام پٹہ ہوا ہے تو قیاس انقسام کا ہے لہذا مرافعہ نامنظور ۔

واقعات یہ ہیں کہ مساۃ لسا زوجہ بنیا پٹہ دارہ سروے نمبرات $\frac{25}{2}$ - ۴ - ۳۸ - ۶۷ - ۱۲۱ و ۲۰۷ موازی ۱۰ یکر ۳ گنٹہ محاصلی ۰ عـ موقوعہ موضع ترایڑی تعلقہ شاپور فوت ہوئی مسمی اڑویا ولد تمنا مرافع بحیثیت دعویدار رجوع ہوکر درخواست پیش کی کہ وہ متوفیہ کا سسرا ہوتا ہے میرے نام پٹہ کیا جائے ۔ مقدم پٹواری نے یہ رائے درج کی کہ متوفیہ کی وارث اوس کی ساس مساۃ گروا مرافعہ علیہا موجود ہے اور مساۃ گروا نے بھی اپنے نام پٹہ کئے جانے کی خواہش کی مسمی ایریا نے بھی عذرداری پیش کی کہ متوفیہ اوس کی نانی تھی ۔ لہذا اراضیات مذکور کا پٹہ اوس کے نام کیا جائے ۔ تحصیلدار صاحب نے بعد تحقیقات

بنا راضی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع گلبرگہ مورخہ ۲۰ بہمن سنہ ۳۳ ف ۔

اڑدیا بنام گردا

یہ رائے ظاہر کی کہ کارروائی وراثت میں دیکھنا یہ ہے کہ صحیح وارث کون ہے فریقین کے بیانات سے ثابت ہے کہ مساۃ گردا متوفیہ کی ساس ہے لہذا متوفیہ کی وراثت مساۃ گردا کے نام منظور ہونا مناسب ہے۔ مگر ڈویژن افسر صاحب نے بخلاف رائے تحصیل مسمی اڑدیا عذردار کے نام منظوری دیدی اور گردا کو بقدر مساوی حصہ دار شریک کیا۔

تجویز ڈویژن کی ناراضی سے اڑدیا اور گردا نے ضلع میں درخواست اپیل پیش کیں تو صاحب ضلع نے یہ فیصلہ کیا کہ عذردار مسمی اڑدیا کی پیش کردہ شہادت جو شریک مثل ہے اس لئے ناقابل اعتبار ہے کہ وہ بمواجہ گردا قلمبند نہیں ہوئی ہے۔ اور قطع نظر اس کے یہ شہادت پر لطف ہے ایک گواہ اڑدیا کو بسما کا دیور ظاہر کرتا ہے دوسرا بیان کرتا ہے کہ اڑدیا بسما کا ماموں ہے تیسرا کہتا ہے کہ بسما کے شوہر کا باپ اور اڑدیا کا باپ دونوں حقیقی بھائی تھے۔ میری رائے میں فریقین کی شہادت خاندان کا انقسام ثابت کرتی ہے۔ بہر صورت گردا کا بسما پٹہ دارہ کی حقیقی خوشدامن ہونا مقبولہ اڑدیا ہے۔ اڑدیا نے اپنا صحیح رشتہ بسما یا اوس کے شوہر سے ثابت نہیں کیا ہے۔ لہذا مرافعہ منظور۔ پٹہ گردا کے نام قائم رہے۔

فیصلہ ضلع کی ناراضی سے اڑدیا نے اپیل کی ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ بحث اسی قدر ہے کہ آیا خاندان مشترکہ ہے یا منقسمہ قرابت مرافع کی نسبت جو چیز کہ اختلاف شہود کے بیانات میں ہے وہ چنداں قابل نوٹس نہیں ہے خود مرافعہ علیہا کو بھی مرافع کی قرابت سے انکار نہیں ہے اگر خاندان مشترکہ ہو تو ہر صورت میں مرافع واالا مرافعہ علیہا وارث قرار دیجا سکتی ہے

قانون کے منقسمہ ہونیکا ثبوت علاوہ مواد مثل کے عمل پٹہ بنام بسما سے بھی ملتا ہے اگر خاندان مشترکہ ہوتا تو سیونا شوہر بسما کی وفات پر پٹہ اوس کی زوجہ بسما کے نام نہ ہوتا بلکہ مرافع پٹہ دار قرار دیا جاتا

بوجوہ صدر عذر مرافع پر کوئی توجہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اسپر بھی اگر اس کو دعوے ہے تو عدالت میں رجوع ہو کر ڈگری حاصل کر سکتا ہے۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور۔

نشان مسل ۱۱ شعبہ ۱۳۴۳ ف
م ۱۰ اردی بہشت ۱۳۳۵ ف

مرافعہ صیغہ مال

گوبند سکھارام مرافع بوکالت مسٹر باپو راؤ صاحب وکیل

بنام

کشن سکھارام مرافعہ علیہ بوکالت مسٹر گنیش راؤ صاحب وکیل

عدالتی ڈگری ۔ ڈگری عدالتی کی تعمیل بصیغہ مال ۔ وطن موروثی سے محروم کئے جانے کا عدم جواز بصورت نااہلیت ۔ امتحان ٹپیل و پٹواری ۔

الف پٹہ دار پٹواری کا انتقال ۱۵ آذر ۱۳۲۶ف میں ہوا بربناد اجرائی اشتہار (ب) رجوع ہوا اور اوس کے نام پٹہ پٹواری گری منظور ہوا ۔ اس کے بعد (ج) نے یہ درخواست پیش کی کہ وہ مستحق وطن ہے (ج) کو ہدایت دیوانی کی دیگئی کہ وہ ڈگری استقرار حق پٹواری گری کی حاصل کرے بموجبہ (ج) نے عدالت دیوانی سے ڈگری بھی حاصل کی اور مکرر درخواست پٹہ پٹوارگری پیش کی جو اس بنا پر نامنظور ہوئی کہ وہ امتحان ٹپیل پٹواریاں میں کامیاب نہیں ہے ۔ تجویز ہوئی کہ محض امتحان میں کامیاب نہ ہونے کی وجہ سے کوئی شخص اپنے حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا ۔ عدالتی ڈگری کی تعمیل کیجانی چاہئے ۔

واقعات یہ ہیں کہ مسمی کشن سکھارام مرافعہ علیہ نے بمقابلہ گوبند سکھارام مرافع عدالت منصفی تعلقہ مومن آباد سے استقرار حق پٹواری گری موضع ناندوں واڑی تعلقہ مومن آباد کی ڈگری حاصل کیا اور بانسلاک نقل ڈگری بتاریخ ۷ بہمن ۱۳۳۲ف ڈویژن مومن آباد میں درخواست پیش کیا کہ حسب فیصلہ عدالت موضع ناندوں واڑی کی پٹواری گری کا پٹہ اوس کے نام کیا جائے نواب فخر جنگ بہادر مددگار تعلقدار نے یہ فیصلہ کیا کہ اگرچہ کرشناجی نے عدالت دیوانی سے ڈگری حاصل کی ہے ۔ مگر یہ امر مستلزم اس کا نہیں ہے کہ خدمت پر بھی وہ مامور کیا جائے انجام دہی کاروبار سرکاری کے لئے محکمہ مال کو پورا اختیار ہے کہ مستحقین میں سے جسکو اہل و لائق پائے اس کا تقرر کرے ۔ گوبند نے امتحان ٹپیل و پٹواری میں کامیابی حاصل کی ہے ۔ محکمہ مال میں رانتخا

مرافعہ بر اپیل فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع بیڑ مورخہ ۲۵ مہر آبان ۱۳۳۲ف مشعر منظوری مرافعہ ۔

گوبند سکھارام
بنام
کشن سکھارام

جو کارروائی عہدہ داران دہی کے اوطان کے متعلق ہوتی ہے اوس میں دو جزو ہوتے ہیں جنکا تصفیہ ایک ساتھ ہوتا ہے یعنے متوفی وطندار کا وارث قرار پانے کے علاوہ وارث کو بھی خدمت عطا کیجاتی ہے اور اسی خدمت کے متعلق سند دیجاتی ہے ۔ البتہ ایک سے زائد وارث ہوں تو سند صرف اوسی شخص کے نام مرتب ہوتی ہے جس کو محکمہ مال احق تصور کرے اور ماباقی اشخاص شکمیدار قرار دئے جاتے ہیں حسبۂ بلحاظ قابلیت گوبند کا جو تقرر اس کے قبل عمل میں آیا ہے وہ بالکل درست ہے ۔ اس میں محض عدالت دیوانی کی ڈگری کے بناء پر ردوبدل کرنے کی کوئی وجہ موجہ نہیں ۔

فیصلہ ڈویژن کی ناراضی سے کشن سکھارام مرافعہ علیہ نے ضلع میں مرافع کیا تو صاحب ضلع نے یہ فیصلہ فرمایا کہ گوبند سکھارام کو یہ تسلیم ہے کہ کشن سکھارام اس کا حقیقی بڑا بھائی ہے ۔ لیکن اس نے سررشتہ مال میں چارہ کار وقت پر حاصل نہیں کیا ہے ۔ لہذا اب سررشتہ مال کو اس کی مدد نہ کرنا چاہئے ۔ قطع نظر اس کے وہ امتحان میں کامیاب ہے اور کشن سکھارام کامیاب نہیں ہے ۔ مگر کشن سکھارام کی یہ حجت ہے کہ بوقت فوتی پٹہ دار موضع متعلقہ میں موجود نہیں تھا ۔ جب اس کو علم ہوا وہ رجوع ہو گیا تو تحصیل نے اوس کو عدالت کی رہنمائی کی تو وہ عدالت میں رجوع ہو کر ڈگری حاصل کیا اگرچیکہ وہ امتحان میں کامیاب نہیں ہے مگر موروثی خدمات کیلئے اس قسم کا عمل خالی از سنمتی نہیں بہرحال اب بصورت تعمیل ڈگری حقدار کو حق ملنا چاہئے ۔ انہیں شروط کے ساتھ جو گوبند سکھارام کے متعلق تھے ۔ البتہ گوبند سکھارام کی شکمیداری اس میں قائم رہنا چاہئے ۔ لہذا مرافعہ منظور ۔ تجویز تحت منسوخ حسب ڈگری عدالت عمل ہو ۔

فیصلہ ضلع کے ناراضی سے گوبند سکھارام نے محکمہ ہذا میں اپیل کیا ہے ۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال ۔

تمہید ۔ مثل پیش ہوئی لائق وکلاء مرافع کی بحث طولانی سماعت کیگئی ۔ ڈگری عدالتی اور آرا ڈویژن وضلع دیکھے گئے ۔ مال نے جب کرشناجی کو بروقت رجوع نہ ہونے کی وجہ سے رہنمائی عدالت کی کی تو مرافعہ علیہ نے عدالت میں رجوع ہو کر استقرار حق کی

گوبند سکھارام
بنام
کشن سکھارام

ڈگری حاصل کیا - اب جب ڈگری لاکر تعمیل کے لئے مستدعی ہوا تو دوم تعلقدار صاحب نے یہ لکھکر کہ مرافع کامیاب امتحان ہے اور اہل ہے - اوسی کو مامور برخدمت رکھنے کی تجویز کی صاحب ضلع نے بروئے انصاف ایسے خدمات کے لئے بہ محرومی حقدار بحیثیت اہلیت عمل کے خلاف تجویز کی ہے مرافعہ کا جو کچھ استدلال ہے وہ اہلیت پر ہے - مرافعہ علیہ کی کوئی نا اہلیت ثابت نہیں ہوئی نہ اس سے کام لیا گیا ہے -

سنہ ۱۳۲۸ف میں ایکناتھ کا انتقال ہوا اوس سال مرافع کا تقرر غیر حاضری مرافعہ علیہ میں ہوا تو مرافعہ علیہ حاضر ہوکر اپنا وجود دوسرے موضع میں ہونے کے وجہ سے ایکناتھ کے وفات سے لاعلم رہنے کا عذر کیا - مگر دادرسی اس کی نہ ہوئی - مدت غیر حاضری بھی ایسی طویل نہیں ہے - ۱۵ آذر سنہ ۲۸ف کو ایکناتھ کا انتقال ہوا ہے اور ۱۴ اردی بہشت سنہ ۲۹ف کو گوبند مرافع کا تقرر ڈویژن سے منظور ہوا - ۱۷ بہمن سنہ ۲۹ف کو مرافعہ علیہ رجوع ہوا ایک ماہ کے اندر مرافعہ علیہ رجوع ہوا تو اس کی دادرسی لازمی تھی اسپر بھی اوس نے تعمیل کی اور عدالت سے ڈگری حاصل کرلیا تو اب بپیرایہ علمیت ولیاقت میں اس کو محروم کرانے کی کوشش کیجارہی ہے - ہماری رائے میں صاحب ضلع نے جو تجویز کی ہے وہ بالکل اصول وانصاف پر مبنی ہے - لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور -

مرافعہ صیغہ مال

مادھوراؤ — **مرافع بوکالت رائے گنپت لال صاحب وکیل**

بنام

ناگوراؤ — **مرافعہ علیہ بوکالت پنڈت پی انبا داس راؤ صاحب وکیل**

منصوبہ ... نزاعی ... مرسومہ ...

حق کلانیت - دونوں شاخ کی حیثیت مساوی ہونے کا اثر - محروم کرنے کا عدم جواز -

جبکہ دو شاخ کی حیثیت مساوی ہو تو محض کلانیت کی وجہ سے ایک شاخ کو جائداد پر قابض کراکے دوسری شاخ کو بالکل محروم کرنا

مادھو راؤ بنام ناگو راؤ

اصولاً صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ہر ایک شاخ جائداد سے مستفید ہونیکی مستحق ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ اہل دیہہ مواضع کوڑی و کوٹین نے مساۃ بھاگیرتی بائی پٹہ دارہ پٹواری گری موضع مذکور کی فوتی کی رپورٹ تحصیل تعلقہ کلمنوری میں دی۔ تحصیل سے اشتہار جاری کیا گیا۔ حسب ذیل دعویدار رجوع ہوئے۔

(۱) وٹھل راؤ نے درخواست پیش کی کہ سائل متوفیہ کا قریبی وارث ہے۔ لہذا پٹہ پٹواری گری سائل کے نام فرمایا جائے۔

(۲) ناگو راؤ مرافعہ علیہ نے درخواست پیش کی کہ سائل متوفیہ کا حقیقی چچرا دیور ہے۔ لہذا پٹہ سائل کے نام فرمایا جائے۔

(۳) مادھو راؤ مرافع نے درخواست پیش کی کہ متوفیہ کا خاندان مشترکہ ہے اور سائل متوفیہ کے شوہر کا عمزاد برادر ہے۔ لہذا سائل مستحق پٹہ ہے۔

(۴) مسمی کیشو راؤ بحیثیت چچرا دیور ہونے کے دعویدار وراثت ہوا۔

بتاریخ ۱۵ اسفندار ۱۳۳۲ف تحصیلدار صاحب نے یہ تجویز کی کہ ہر ایک شخص اپنے نام وراثت چاہتا ہے۔ شجرہ بھی پیش کیا گیا ہے جس کے دیکھنے سے اختلاف اسقدر ہے کہ سب ہوبت رائی بڑا ہے یا کشن راؤ پس کیشو راؤ اور مادھو راؤ اس کا ثبوت پیش کریں سردست ناگو راؤ اور گوبندر راؤ کو سکوت اختیار کرنا چاہئے تحصیل میں اس کے ثبوت کے لئے ۱۸ امر فردوی ۱۳۳۲ف پیشی رکھی گئی۔

تجویز مندرجہ بالا کے ناراضی سے مادھو راؤ نے ڈویژن میں مرافعہ کیا تو عرصہ دراز تک کارروائی زیر فیصلہ رہی اور اس اثناء میں تحصیلدار صاحب نے وراثت کی تحقیقات ختم کر کے تختہ وراثت ڈویژن میں اس رائے کے ساتھ روانہ کر دیا کہ بموجب قاعدہ شاستر اس وراثت میں جملہ دعویداروں کے حقوق مساوی ہیں۔ لہذا

۱۔ ناگو راؤ کے نام پٹہ بقدر ۲/۸ ہو۔

۲۔ ناگو راؤ کے دونوں بھائی کیشو راؤ اور وٹھل راؤ ۲/۸، ۲/۸ کے حصہ دار ہوں۔

۳۔ مادھو راؤ ۲/۸۔

مادھوراؤ
بنام
ننگراؤ

۴- گوبندراؤ ۲ر ۶ر

۵- کیشوراؤ دشنکرراؤ ۲ر ۰ر ہیں ا ر۴ م ا ر۴ ر باقی پایا کریں -

ڈویژن افسر صاحب نے یہ فیصلہ کیا کہ تحصیل کی درمیانی تجویز کی ناراضی سے مادھوراؤ نے مرافعہ کیا مگر اس کا تصفیہ نہ ہوا تھا کہ تحصیلدار صاحب نے بعد تحقیقات تختہ وراثت مرتب کر کے روانہ کر دیا ہے - اس وراثت میں ناگوراؤ کی کلانیت ثابت ہو چکی ہے چنانچہ اراضیات کا پٹہ ناگوراؤ کے نام حسب رائے تحصیل محکمہ جات ڈویژن وضلع اور محکمہ سرکار سے بحال رہا - ملاحظہ ہو فیصلہ محکمہ سرکار نشان (۳۵۲) بابتہ ۱۳۳۲ف جبکہ امر فیصلشدہ اور حق کلانیت بحق ناگوراؤ ہے تو کوئی وجہ نہیں ہوسکتی کہ مادھوراؤ کے نام وراثت دطن پٹواری گری منظور کی جائے - لہذا مرافعہ نامنظور - رائے تحصیل منظور -

فیصلہ ڈویژن کی ناراضی سے مادھوراؤ نے ضلع میں مرافعہ کیا تو صاحب ضلع نے یہ فیصلہ کیا کہ بلونت راؤ سے کشن راؤ کلاں ہے اور اوس کو محکمہ سرکار نے بھی قبول کر لیا ہے - وکلاء مرافع کا بیان ہے کہ فی الحقیقت بلونت راؤ کلاں ہے - چنانچہ نمبر ۲ پر محکمہ سرکار نے نام قائم کیا ہے - مگر واقعات یہ ہیں کہ ہنمنت راؤ فوت ہوا - اوس کو اولاد نہیں ہے اور اوسکی زوجہ بھی فوت ہو چکی ہے اس لئے بھائی بیٹے ورثاء ہیں - رشتہ داری کے لحاظ سے جتنے دعویدار اور عذردار ہیں مساوی حق اور حصہ رکھتے ہیں - کلانیت کا جھگڑا صرف خدمت کی بناء پر ہے جہانتک غور کیا جاتا ہے کشن راؤ کلاں پایا جاتا ہے - اس لئے جو تجویز تحت سے ہوئی ہے درست ہے مگر اصولاً کلانیت کے لحاظ سے ایک شاخ کو بالکل محروم کر کے حصہ دار کر دینا اور دوسرے کو قابض کر دینا درست نہیں ہے - حالانکہ دونوں کی حیثیت یکساں ہے - لہذا موضع کوڑی کا پٹہ مادھوراؤ کے نام کیا جائے اور موضع کوٹی کا پٹہ ناگوراؤ کے نام کیا جائے اور حصہ دار اور عذردار اپنا اپنا حصہ اسکیل سے پائیں -

فیصلہ ضلع کی ناراضی سے مادھوراؤ نے محکمہ ہذا میں درخواست اپیل پیش کی ہے -

حکم جناب صدر المہام بہادر مال -

تمہید - منجانب مادھوراؤ مرافع اگنپت لال صاحب وکیل حاضر - منجانب مرافعہ علیہ پنڈت پی ابنا داس راؤ صاحب وکیل حاضر اس مقدمہ میں کلانیت کا ثبوت پیش نہیں ہوا ہے - مقدمہ اراضی پٹہ باہمی فریقین میں جو تصفیہ

مادھو راؤ
بنام
ناگو راؤ

پیش ہوا ہے۔ اوس میں بلونت راؤ کا نمبر دوسرا ابتلا یا گیا ہے اور اراضیات فریقین اور اون کے بھائیوں میں تقسیم کردی گئی ہیں (فیصلہ محکمہ سرکار نشان (۲۵۲) ۲۶ شہریور ۱۳۳۲ف) اس مقدمہ میں بھی اوسی طرح عمل ہو تو مقتضاء انصاف ہوگا اور کوئی امر تقسیم مواضعات میں مانع نہیں پایا جاتا ہے۔ خاندان منقسمہ ہے اور اس ہی لئے بھاگرتی بائی کے نام وراثت منظور ہوئی تھی اور اب اوس کی وفات پر یہ کارروائی وراثت چلی ہے۔ اگر خاندان مشترکہ ہوتا تو کلانیت کا لحاظ کیا جاسکتا تھا۔ بہرحال تعلقداری سے جو فیصلہ صادر ہوا ہے وہ قائم رکھا جانا چاہئے۔

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ مادھو راؤ و مرافعہ ناگو راؤ ہر دو نامنظور۔

مرافعہ صیغہ مال

نشان مثل ۶۰ سنہ ۱۳۳۳ف
م ۵ آذر سنہ ۱۳۳۵ف

رام راؤ — مرافع بوکالت پنڈت راماچاری صاحب وکیل

بنام

وینکٹ راؤ — مرافعہ علیہ پنڈت انباداس راؤ صاحب و پنڈت گنیش راؤ صاحب وکلاء

وراثت۔ پٹہ پٹیلی۔ رکن کلاں کے نام منظوری پٹہ کا جواز۔ خدمت پٹیلی کے متعلق صلح اور اوس کا عدم جواز۔ وطن کا تعلق سرکار سے ہونا۔ انتقال وطن کا عدم جواز منجانب ورثاء متوفی۔

مسماۃ سیتابائی زوجہ ہنمنت راؤ پٹہ دار کا انتقال ہوا بربناء اجرائی اشتہار تحصیل حسب ذیل اشخاص دعویدار ہوئے۔

(۱) وینکٹ راؤ برادرزادہ متوفیہ۔

(۲) رام راؤ 〃 〃

(۳) ہنگو بائی دختر متوفیہ۔

(۴) دھونڈی بائی 〃 〃

دوران کارروائی میں فریقین میں بتاریخ ۱۲ امرداد سنہ ۱۳۳۱ف صلح ہوئی اور یہ قرار پایا کہ پٹیلگی کا پٹہ رام راؤ کے نام کیا جائے بربناء صلحنامہ تحصیل اور

بناراضی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع عثمان آباد مورخہ ۳۰ فروردی سنہ ۱۳۳۳ف

رام راؤ
بنام
وینکٹ راؤ

ڈویژن نے رام راؤ کے نام پٹہ ہونے کی رائے دی جس کی ناراضی سے
وینکٹ راؤ نے ضلع میں مرافعہ پیش کیا اور صلحنامہ سے انکار کیا۔ضلع نے
بوجہ کلانیت وینکٹ راؤ کے نام پٹہ منظور کیا۔جسکی ناراضی سے معتمدی
مالگزاری میں رام راؤ نے مرافعہ پیش کیا۔
تجویز ہوئی کہ (۱) صلحنامہ متوفیہ کی ذاتی معاش تک محدود و موثر ہوسکتا ہے
نہ اس وطن کو توالی پر۔
(۲) وطن متعلق بخدمت سرکاری ہے۔
(۳) ورثاء متوفیہ کو معاش سرکاری کسی پر منتقل کرنے کا حق حاصل نہیں ہوسکتا۔
(۴) خاندان مشترکہ کی صورت میں وطن ٹپیلی کا سب سے زیادہ احق وہ شخص
ہوگا جو کہ اس کلاں خاندان ہو۔

واقعات یہ ہیں کہ مقدم پٹواری موضع بیل گاؤں کوٹلہ تعلقہ کلم نے ذریعہ نشان (۵) مورخہ ۱۷ خورداد
۱۳۳۰ف مساۃ سیتابائی زوجہ سنمنت راؤ پولیس پٹیلنی موضع بیل گاؤں کوٹلہ کی فوتی کی رپورٹ کی۔
تحصیل سے حسب ضابطہ اشتہار جاری کیا گیا تو حسب ذیل ورثاء باعذار ذیل رجوع ہوئے۔
(۱) مسمی وینکٹ راؤ نے درخواست پیش کی کہ وہ متوفیہ کا برادر زادہ ہے۔لہذا پٹہ اوسکے
نام منظور کیا جائے۔
(۲) مسمی رام راؤ نے یہ عذرداری پیش کیا کہ متوفیہ اوس کی چچا بی تھی اور خاندان مشترکہ ہے
لہذا وراثت اوس کے نام منظور ہو۔
(۳) مساۃ ہنگوبائی نے درخواست پیش کی کہ وہ متوفیہ کی دختر ہے۔لہذا اس کے نام پولیس پٹیلی
کا پٹہ منظور کیا جائے۔
(۴) مساۃ دھونڈی بائی نے بھی درخواست پیش کی کہ وہ متوفیہ کی دختر ہے لہذا پٹہ اوسکے
نام کیا جائے۔
(۵) مسمی رنگراؤ نے درخواست پیش کیا کہ وہ متوفی کا برادر زادہ ہے۔لہذا پٹہ اوسکے نام کیا جائے
دوران کارروائی میں تباریخ ۱۲ امرداد ۱۳۳۱ف جملہ دعویداروں نے اس امر کا صلحنامہ

رام راؤ
بنام
دینکٹ راؤ

پیش کیا کہ ٹیلگی کا پٹہ مسمی رام راؤ کے نام کر دیا جائے (اور دیگر جائداد کی بھی تشریح صلحنامہ میں موجود ہے)
تحصیلدار صاحب نے حسب صلحنامہ پٹیلگی کا پٹہ مسمی رام راؤ کے نام منظور کرنے کی رائے دی (گو بعد میں
صلحنامہ سے انحراف کر دیا گیا تھا) اور ڈویژن نے حسب رائے تحصیل منظوری دیدی۔ جسکی ناراضی
سے مسمی دینکٹ راؤ نے ضلع میں مرافعہ کیا تو صاحب ضلع نے یہ فیصلہ کیا کہ تحصیل کی رائے مبنی ہے
صرف صلحنامہ پر۔ یہ صلحنامہ متوفیہ کی ذاتی معاش تک محدود و مؤثر ہو سکتا ہے نہ کہ وطن کو توالی پر۔
وطن متعلق بہ خدمت سرکاری ہے اور متوفیہ کے ورثا کو معاش سرکاری کسی پر منتقل کرنے کا حق حاصل
نہیں ہو سکتا۔ دینکٹ راؤ نے فیصلہ محکمہ سرکار کی جو نقل پیش کی ہے اوس سے اور نیز شجرہ سے اوسکا
کلاں خاندان ہونا مسلم ہے لہذا بوجہ کلانیت وطن پٹیلی کا وہ سب سے زیادہ احق ہے اوس کے
علاوہ صلحنامہ سے اوس کو انکار بھی ہے۔ لہذا معاش پٹیلگی کا دینکٹ راؤ مستحق ہے۔ دینکٹ راؤ
کے نام وطن پٹیلگی کا پٹہ کیا جائے۔ فیصلہ ضلع کی ناراضی سے رام راؤ نے محکمہ ہذا میں اپیل کیا ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ بحث وکلاء صاحبان فریقین سماعت کی گئی۔ شجرہ خاندان حسب ذیل پایا جاتا ہے۔

ہنمنت راؤ (۱)	گنو با (۲)	باپو راؤ (۳)	سالوجی (۴)
سیتا بائی	دینکٹ راؤ	رام راؤ	رنگراؤ

ہنمنت راؤ نمبر (۱) اپنے حین حیات رام راؤ نمبر ۳ کے فرزند کے نام وطن کی منتقلی چاہتا تھا۔
گنو با نے عذرداری کی۔ صوبہ داری نے اس کو منظور کیا کہ گنو با برادر دوم ہے اور نمبر ۳ و ۴ ہے
بڑا ہے ہنمنت راؤ نمبر (۱) لاولد ہے۔ نمبر ۳ و ۴ فوت ہو گئے ہیں۔ گنو با نمبر ۲ مستحق وطن ہے۔ نمبر ۳
باپو راؤ کے نام منتقلی کی درخواست منظور نہیں کی جا سکتی (فیصلہ مورخہ ۲ اسفندار ۱۳۱۴ف) سرکار میں
اس کا مرافعہ ہوا جو نا منظور ہوا (نشان (۹۵) بابتہ ۱۳۱۶ف) رام راؤ فرزند نمبر ۳ نے نظر ثانی کرائی
جو نا منظور ہوئی۔ ہنمنت راؤ کے انتقال پر بسبب درخواست گنو با نمبر ۲ ہنمنت راؤ کی زوجہ سیتا بائی
کے نام وراثت منظور ہوئی۔ اب یہ عورت فوت ہوئی اور وراثت کی کارروائی چلی۔ ہنمنت راؤ نمبر ۱
کی دختراں نے دست برداری کی اور رام راؤ کے نام منظوری وراثت کے لئے رضامندی ظاہر کی ہیں
صلحنامہ پیش ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دینکٹ راؤ پسر گنو با نمبر ۲ علیل تھا اس کی تصدیق نہیں

رامراؤ
بنام
وینکٹ راؤ

گرانی گئی ہے۔ ضلع نے وینکٹ راؤ فرزند گنو با نمبر ۲ کے نام وراثت کی منظوری کی تجویز کی ہے فیصلہ ضلع درست ہے۔ گنو با نمبر ۲ کو محکمہ سرکار نے فیصلہ نشان (۹۵) سنہ ۱۳۱۶ ف میں ترجیح دیدی تھی اور وہ وفات ہنمنت راؤ نمبر (۱) پر شاستر آگادارث ہو چکا اور اب اوس کے فرزند وینکٹ راؤ کو حق ترجیح حاصل ہے۔ گنو با بعد ہنمنت راؤ کے دوسرے بھائیوں سے بڑا ہے۔ صوبہ داری نے اوس کی کلانیت کو تسلیم کیا ہے۔ اس لئے وراثت ہنمنت راؤ کے نام وینکٹ راؤ برادر زادہ کلاں منظور کی جائے۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور۔

نگرانی صیغہ مال

نشان ۸۹ شمسیل سنہ ۱۳۳۲ ف
م ۲ بہمن سنہ ۱۳۳۵ ف

بھاگو نلہ انتم نگرانی خواہ بوکالت مولوی برہان الدین صاحب وکیل

بنام

دہاگم وینکٹ راجم طرفثانی بوکالت پنڈت دشوناتھ راؤ صاحب وکیل

نالش رفع مزاحمت۔ مدعی کا پٹہ دار قابض اراضی ہونے کا اثر۔

جبکہ مدعی کا پٹہ دار ہونا اور نیز زمین نزاعی پر قابض قدیم ہونا ثابت ہو جائے تو شخص مزاحم کی مزاحمت دور کر کے نالش مدعی نسبت رفع مزاحمت ڈگری کی جانی چاہئے۔

مختصر واقعات یہ ہیں کہ مسمی دہاگم وینکٹ راجم نگرانی علیہ نے بتاریخ ۲۸ دے سنہ ۱۳۲۸ ف تحصیل مہادیو پور میں بدیں مضمون درخواست پیش کی کہ:۔

"سروے نمبر ۳۱ واقع موضع کنال کا پٹہ سائل کے نام ہے۔ نمبر مذکور کی کاشت بذریعہ رعایا کر کے سرکاری مالگزاری ادا کرتا ہے سنہ ۱۳۲۸ ف کے لئے رامراؤ کو قول پر دیا ہے۔ نامبردہ بغرض کاشت اراضی صاف و پاک کر رہا تھا کہ بھاگو نلہ انتم (نگرانی خواہ) نے مزاحمت کی لہذا اس کی مزاحمت دور فرمائی جائے" منجانب نگرانی خواہ یہ جوابدعوے پیش ہوا کہ:۔

"اراضی نزاعی سائل کے پدر بھاگو نلہ وسیا کے بنجر قول کے حدود میں شامل ہے اور اسپر

بنا راضی اول تعلقدار صاحب ضلع کرنگر فیصلہ نشان ۳۴ سنہ ۱۳۳۰ ف

بھاگونلہ انتم
بنام
دہا گم دینکٹ راجم

سائل کا قبضہ ۲۰ سال سے ہے - بوقت بندوبست گو مدعی کے نام پٹہ ہوا - لیکن وہ کسی اراضی مبحوثہ سے مستفید نہیں ہوا - نہ وہ اوس سے کسی دوسری رعایا سے اراضی مبحوثہ کاشت کرائی - بروئے قبضہ دیرینہ اوس کو حق نالش ہے نہ دعوائے سررشتہ مال میں مسموع ہو سکتا ہے - لہذا دعوائے خارج فرمایا جائے ''

چنانچہ حسب ذیل تنقیحات قائم کرکے اور فریقین سے شہادت لیکر مولوی عماد الدین صاحب تحصیلدار نے جو فیصلہ فرمایا ہے اس کا ماحصل یہ ہے -

۱ - کیا تاریخ حکم پٹہ سے جو بوقت شنوائی بندوبست ہوا ہے مدعی کا مسلسل قبضہ زمین پر ہے اور وہ ہر سال مالگزاری ادا کرتا ہے ؟

۲ - کیا بھدم راما ڈو کاشتکار منجانب پٹہ دار سال حال کاشت کرنا چاہتا تھا اور مدعی علیہ نے مزاحمت کی ؟

۳ - کیا اراضی متنازعہ منجملہ زمین بنجر مدعی علیہ کی ہے - اگر دعوائے مدعی لائق سماعت سررشتہ مال ہے ؟

تنقیحات - ۱ و ۲ کا بار ثبوت ذمہ مدعی تردید بذمہ مدعی علیہ اور تنقیح نمبر ۳ کا ثبوت ذمہ مدعی علیہ تردید ذمہ مدعی رکھی گئی -

منجانب مدعی پانچ شہود اور مدعی علیہ کی طرف سے دو شہود پیش ہوئے - اس کے علاوہ حسب ذیل کاغذات بھی پیش ہوئے -

منجانب مدعی :-

۱ - مراسلہ گرداور نشان ۱۸۳ مورخہ ۱۶ ر آبان ۱۳۱۸ ف -

۲ - حکم تحصیل بنام مقدم پٹواری نشان ۴۹ ، مورخہ ۲۷ ر آبان ۱۳۱۸ ف -

۳ - رپورٹ مقدم کو توالی نشان (۹) مورخہ ۶ ر مہر ۱۳۱۹ ف -

رسائد تحصیل من ابتداء سنہ ۱۳۲۰ ف لغایتہ ۱۳۲۶ ف -

۴ - قبولیت نامہ محررہ بھاگونلہ رامیا بنام مدعی ۱۳۲۷ ف -

منجانب مدعی علیہ :-

۱ - نقل قولنامہ بنام بھاگونلہ وسیا بابتہ زمین بنجر تعدادی ۱۲۵ بیگہ تحت سیحر کنٹہ و (۱۲ بیگہ) ۱۷ بابام شنگم کنٹہ

بھاگو نلہ انتم بنام دہاگم دیکٹ راجم

مذکور حلبہ ۱۷ ایکڑ ۱۲ بام ۔۔۔ بگہ معطیہ تحصیل مہادیو پور سنہ ۱۳۰۳ھ مدت قول سنہ ۱۳۹۶ف لغایۃ سنہ ۱۳۳۲ف ۔

۲ رسید معطیہ والم رامنانتم بابتہ سنہ ۱۳۱۹ف رقمی ہے ۱۲ روپیہ ۔

۳ ۔ ایضاً سنہ ۱۳۲۲ف ایضاً ۔

۴ ۔ لچھمی کانت راؤ سنہ ۱۳۲۳ف ایضاً ۔

خلاصہ فیصلہ تحصیل

والم رامنانتم سنہ ۱۳۱۹ف لغایۃ سنہ ۱۳۲۲ف تک موضع کا پٹواری رہا ہے ۔ اس کے بیان سے پتہ چلتا ہے کہ زمین ممحوثہ بنجر کے سواء ہے اور اس کا بیان متزلزل ہے اور مدعی علیہ کی دونوں شہادتیں ناقص وفرضی ہیں اور منجانب مدعی علیہ سنہ ۱۳۲۲ف لغایۃ سنہ ۱۳۲۳ف جو رقم داخل کرائی گئی ہے وہ بھی پٹواری مذکور کا ذاتی کرتوت ہے اور ایسی پٹواری کی وجہ سے مدعی کے نام پٹہ ہونے کا جو حکم بندوبست سے دیا گیا تھا اس کی تعمیل ہوئی اس کے علاوہ بمقابلہ مدعی علیہ مدعی کو سنہ ۱۳۱۸ف پٹہ و قبضہ دلانے کا حکم دیا گیا ہے اور مدعی علیہ نے اس وقت کوئی چارہ کار اختیار نہ کیا تو اب جبکہ ایک مرتبہ فیصلہ اس قسم کا ہو چکا ہے تو اب وہ تازہ نہیں کیا جا سکتا ہے اور خالصہ کی زمین بنجر میں بلا ثبوت کیسے شامل کیجا سکتی ہے ۔ بہر حال مدعی کا قبضہ حسب سابق اراضی ممحوثہ پر قائم رکھا جائے کہ وہ پٹہ دار اور مالگزار ہے ۔ مدعی علیہ کا دعوائے بلا ثبوت ودلیل تسلیم نہیں کیا جا سکتا ہے، در حالیکہ زمین بنجر ثابت قرار نہ پانے کی وجہ سے سررشتہ بندوبست نے بقرار داد سروے نمبر ۱۳۱ پٹہ کا عمل کر دیا ہے تو اب امر منفصلہ تازہ نہیں کیا جا سکتا ہے ۔ مدعی علیہ کو چاہئے کہ اپنی حقیت کی نسبت چارہ جوئی عدالت میں کرے ۔"

بنا راضی فیصلہ تحصیل بھاگو نلہ انتم (نگرانی خواہ) نے ڈویژن میں مرافعہ کیا ۔ ڈویژن افسر صاحب نے فیصلہ تحصیل بحال رکھا اور مرافعہ نامنظور کیا ۔ اسکا اپیل بھاگو نلہ انتم نے محکمہ ضلع میں کیا ۔ صاحب ضلع نے جو فیصلہ کیا اس کا ماحصل یہ ہے ۔

"مرافعہ علیہ (نگرانی علیہ) کا پٹہ دار وقابض قدیم ہونا ۔ مالگزاری ادا کرنا اور قول پر زمین دوسرے کو دینا ثابت ہے ۔ مہتمم بندوبست دگرداور کی رپورٹ پر سنہ ۱۳۱۸ف میں تحصیل سے جو تجویز ہوئی وہ واجبی اور درست ہے ۔ تحصیل ڈویژن کا فیصلہ ناقابل دست اندازی ہے ۔ لہذا مرافعہ نامنظور"

بنا راضی فیصلہ ضلع محکمہ صوبہ داری ورنگل میں بھاگو نلہ انتم نے نگرانی کی ۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال ۔

تمہید ۔ پٹہ دار کا حاصل ادا کرنا ثابت ہے اور سررشتہ بندوبست نے جو علیحدہ نمبر قائم کیا ہے اوس وقت قولدار نے کیوں سکوت اختیار کیا ۔ اب اس وقت اوس کی اصلاح کا موقع نہیں ہے ضلع کے فیصلہ سے اتفاق ہے لہذا ۔

تجویز ہوئی کہ

نگرانی خارج ہو ۔

مرافعہ صیغہ مال

مدار شاہ　　مرافع بوکالت مسٹر وشونا تھ راؤ صاحب وکیل　　نشان ۵۰ مشل بابتہ ۱۳۳۳ف م ۳ بہمن ۱۳۳۵ف

بنام

سرکار عالی　　مرافعہ علیہ ....

ہراج پٹہ کی کارروائی ۔ اصل پٹہ دار کے فرار ہونیکا اثر ۔ ہراج پٹہ کا جواز ۔ تنسیخ ہراج کی کارروائی صیغہ مال کا اختیار ۔ عدالت دیوانی سے حکم امتناعی حاصل کرنیکا لزوم ۔

ایک پٹہ دار فرار ہوا ۔ اوس کی اراضیات ہراج ہوئے ۔ اراضیات کو نیلام میں ایک شخص نے خرید لیا ۔ بعد تکمیل کارروائی نیلام ایک شخص اس بیان سے دعویدار ہوا کہ " اراضیات اوس کے پاس رہن ہیں اور بر بناء رہن نامہ سات سال سے وہ قابض ہے ۔ لہذا کارروائی نیلام منسوخ فرمائی جائے ۔

تجویز ہوئی کہ التواء احکام ہراج کے لئے مرافع کو عدالت میں رجوع ہوکر حکم امتناعی حاصل کرلینا چاہئے ۔

واقعات یہ ہیں کہ بر بناء رپورٹ دیہی تحصیلدار صاحب تعلقہ پاٹودہ نے ذریعہ مراسلہ نشان ۶۷۷ واقع ۱۵ ار شہریور ۱۳۳۲ف تعلقداری ضلع بیڑ میں رپورٹ کی کہ مسمی بھکار پا ولد راؤ پا پٹہ دار سروے نمبرات ۸۳ و ۸۴ موقوعہ موضع انور ایک عرصہ سے فرار ہے اور اراضی پر دھوت دار

بنا راضی تجویز اول تعلقدار صاحب ضلع بیڑ مندرجہ مراسلہ نشان (۵۴۵) ورہ واقع ۱۹ ار اسفندار ۱۳۳۲ف شعر اتکہ ہراج گیرندہ کے قبضہ میں سروے نشان (۹۸ و ۹۹) دیگر عمل پٹہ کیا جائے ۔

مدار شاہ
بنام
سرکار عالی

کرشنا ولد مہادپا قابض تہا جو مرض طاعون سے فوت ہوگیا ہے۔ متوفی کا کوئی وارث نہیں ہے زمین پر مدار شاہ ولد محبوب شاہ قابض ہے اور بیان کرتا ہے کہ کرشنا ولد مہادپا نے مجھے اراضی بٹائی سے دیا تہا۔ محکمہ ہذا سے اشتہار جاری کیا گیا ہے اور زمین مذکورہ ایک سالہ کاشت کے لئے مدار شاہ کے تفویض کرنیکا اہل دیہہ کو حکم دیا گیا ہے۔

مراسلہ تحصیل کے جواب میں ضلع سے ذریعہ مراسلہ نشان ۸۸۳ واقع ۲۴ ر آبان سنہ ۱۳۳۲ ف تحصیل کو لکھا گیا کہ نمبرات زیر بحث کا دوبارہ ہراج کر کے تختہ جات بغرض منظوری روانہ کئے جائیں بربناء حکم ضلع تحصیلدار صاحب نے اراضیات زیر بحث کا ہراج دوبارہ برقم (۱۸۲ صہ) بنام باپو ولد تاتیا کر کے ذریعہ مراسلہ نشان (۱۵۹) واقع ۲۴ ر دے سنہ ۱۳۳۲ ف ضلع سے منظوری چاہی تاریخ ۲۰ ر بہمن سنہ ۱۳۳۲ ف مسمی مدار شاہ مرافع نے ضلع میں عذرداری پیش کی کہ مسمی بھکارپا فرار ہے اور یہ نمبرات اوس نے مسمی بالنگپا کو فروخت کر دیا تہا۔ اوس کے بعد پٹہ دار کا عمزاد برادر مسمی کرشنا نے روپیہ ادا کر کے واپس لے لیا۔ ایک عرصہ کے بعد نارائن راؤ نے یہ نمبرات سائل کے ہاتھ رہن کر دیا۔ بیعنامہ موجود ہے اور سائل سات سال سے باداے مالگزاری قابض ہے۔ لہذا برسر موقع تحقیقات فرمائی جا کر پٹہ سائل کے نام فرمایا جائے۔

مگر صاحب ضلع نے اس عذرداری کا کوئی تصفیہ کرنا مثل ضلع سے غیر ظاہر ہے بتاریخ ۹ ر اسفندار سنہ ۱۳۳۲ ف ذریعہ مراسلہ نشان (۵۴۵) تحصیل کو لکھا کہ بوجہ فراری پٹہ دار بھکارپا اوس کے نمبرات کے متعلق کارروائی ہراج تحصیل سے ہو کر دوبارہ ہراج بنام باپو برقم (۱۸۲ صہ) ہوا جسکی منظوری سہ بارہ چین دورہ مثل تحصیل پر دیگئی ہے۔ لہذا حسبہ رقم وصول اور جمع ہو کر اطلاع دیجائے۔ تحصیل نے حسبہ رقم جمع کر کے اراضیات پر باپو ہراج گیرندہ کا قبضہ کرا دیا۔ منظوری ہراج کی تجویز ضلع کی ناراضی سے مدار شاہ نے محکمہ ہذا میں درخواست اپیل پیش کی ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہیدا مثل پیش ہوئی۔ وکیل صاحب حاضر ہیں۔ ماحصل بیان ان کا یہ ہے کہ اصل پٹہ دار جسکی فراری کی اطلاع پر کارروائی ہراج کی ہوئی موجود ہے۔ اس لئے ہراج منسوخی کے قابل ہے بمصداق مدعی سست و گواہ چست۔

جب اصل پٹہ دار موجود ہے اور وہ ساکت بیٹھا ہوا ہے - اس کے سکوت کی نسبت بھی وہی تعبیر غیر حاضری کیجا سکتی ہے - جس کے دوسرے معنی فراری کے اگر لئے جاویں تو بھی نادرست نہیں ہے - پٹہ دار کے وجود پر مرافع کو جو اپنے کو قابض ہفت سالہ بربناء رہن نامہ تبلا رہا ہے - حق مرافعہ کا حاصل ہو نہیں سکتا ہے - جو کارروائی ضلع نے پٹہ دار کے خلاف کی ہے وہ بالکل درست ہے البتہ اس کا یہ عذر کہ یہ سات سالہ قابض بربناء رہن ہے - یک گونہ قابل غور رہجاتا ہے - اس حد و عوے کے لئے اگر مرافع عدالت میں رجوع ہوکر ڈگری اراضی پٹہ پر حاصل کرتا یا کرے تو سررشتہ مال کو پابندی لازم ہوگی - التوا احکام ہراج کیلئے حکم امتناعی عدالت ہی سے حاصل کرنا چاہئے جملہ وجوہ صدر کے مدنظر

تجویز کیجاتی ہے کہ

مرافعہ نامنظور -

مرافعہ صیغہ مال

نمبر مقدمہ ۱۹ سنہ ۱۳۳۵ ف م ۱۱ ہر دے سنہ ۱۳۳۵ ف

درو پدا بائی مرافعہ بوکالت مولوی سید اعجاز حسین صاحب وکیل

بنام

ماروتی مرافعہ علیہ بوکالت پنڈت انباداس راؤ صاحب و پنڈت گنیش راؤ صاحب وکلاء

بیوہ خاندان مشترکہ - نان نفقہ - حق پرورشی - بیوہ کے اختیارات جائداد میں محدود ہونا - انتقال جائداد کا عدم جواز -

جبکہ بیوہ خاندان مشترکہ نان نفقہ کی خواہاں ہو تو بجائے نقدی رقم دلانے کے بیوہ کے نام بغرض پرورشی اراضیات کا پٹہ کیا جانا مناسب ہے لیکن بیوہ ان نمبرات کو بیع کرنے کی مجاز نہ ہوگی -

واقعات یہ ہیں کہ موضع کالے گاؤں کا پٹہ دار مسمی پیراجی کی فوتی کے بعد ماروتی اوس کے فرزند نے اپنے نام پٹہ ہونے کی درخواست دی -
اور درو پدا نامی عورت نے درخواست دی کہ پیراجی اوس کا شوہر تھا - ماروتی کی والدہ

بنا راضی فیصلہ معتمدی متعلقہ صاحبہ ضلع عثمان آباد مورخہ ۲۶ آبان سنہ ۱۳۳۳ ف

درو پدا بائی
بنام
مارو تی

منجولہ بائی کو پیراجی چھوڑ دیکر اپنے ساتھ شادی کر لیا تھا - منجولہ بائی کو بوقت علیحدگی کوئی اولاد نہیں تھی - ورثاء کی بحث یہ ہے کہ مارو تی اپنے کو پیراجی متوفی کا فرزند اکبر اور زوجہ کلاں منجولہ بائی کے بطن سے ہونا بیان کرتا ہے - درو پدا بائی پیراجی کی زوجہ ثانی ہونا اور متھورا بائی بیوہ کو درو پدا بائی کی بہو ہونا بیان کیا جاتا ہے - درو پدا بائی کا کہنا ہے کہ مارو تی پیراجی کی اولاد نہیں ہے - مارو تی کے گواہ نسب کو ثابت کرتے ہیں مگر کسی قدر اختلاف ہے - مقدم پٹواری نے درو پدا بائی زوجہ پیراجی متوفی اور متھورا بائی کو کیلن پیراجی ہونا لکھا ہے - سررشتہ مال کا کام ہے کہ سیدھے وارث کے نام پٹہ کرے - نسبی تحقیقات متعلق سررشتہ نہیں ہے مارو تی کے نسب کی نسبت زوجہ متوفی درو پدا بائی کو انکار ہے - مقدم پٹواری نے بھی مارو تی کا نام نہیں بتلایا ہے - شہادت پیش شدہ سے بھی مارو تی کی والدہ منجولہ بائی کو اوس کے والد پیراجی نے علیحدہ کر کے اوس کا کریہ کرم کرنا ظاہر ہے درو پدا بائی بلاشبہ متوفی پیراجی کی زوجہ ہے - لہذا بمنظوری عذرداری پٹہ اراضیات درو پدا بائی کے نام کیا جائے -

ڈویژن افسر صاحب نے بھی اس سے اتفاق فرمایا -

مارو تی نے اوس کا مرافعہ ضلع میں کیا تعلقدار صاحب ضلع نے یہ فیصلہ فرمایا کہ مارو تی کیجانب سے جو گواہ پیش ہوئے ہیں معتبر ہیں - یعنے پٹیل پٹواری بخلاف اس کے درو پدا بائی کی طرف سے جو گواہ پیش ہوئے ہیں وہ مزدوری پیشہ کاشتکار ہیں - تحصیلدار صاحب نے اخذ شہادت میں جو رائے ظاہر کی ہے میں اوس سے متفق نہیں ہوں بمقابلہ درو پدا بائی مارو تی کی شہادت قوی ہے - لہذا مرافعہ منظور فیصلہ تحت منسوخ - مارو تی کے نام اوس کے باپ کی زمین کا پٹہ کیا جائے متھورا بائی اور درو پدا بائی کی پرورش مارو تی کے ذمہ ہوگی - اب اس کی ناراضی سے درو پدا بائی نے محکمہ ہذا میں مرافعہ پیش کیا ہے -

حکم جناب صدر المہام بہادر مال -

تمہید - مثل پیش ہوئی مرافعہ اصالتاً حاضر ہے - اسکی خواہش ہے کہ پٹہ اس کے نام ہو جاوے تو اس کے بعد پٹہ اپنے دیور کے نام کرے - مگر اسپر بھی تامل کر رہی ہے - ضلع نے تو اخذ شہادت کے بعد جو رائے مرافعہ علیہ کے مفید قائم کی ہے وہ بالکل درست ہے مگر فیصلہ میں مرافعہ کی

پرورش کا بالکل لحاظ نہیں رکھا ہے۔ غالباً یہی وجہ سرگردانی و پریشانی مرافعہ کی ہے۔ لہذا
تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور۔ پٹہ تو مرافعہ علیہ کے نام کیا جاوے مگر تاحیات دو نمبرات پر منجملہ پانچ نمبرات کے مرافعہ کا قبضہ پرورش کے لئے کردیا جاوے۔ بعد وفات مرافعہ امرافعہ علیہ قبضہ کرلے سکتا ہے اگر نقدی رقم کی پرورش کے لئے تجویز کیجاوے تو ہرگز امید نہیں کہ مرافعہ علیہ اس مسن عورت کو نقد رقم پہنچاوے۔ مرافعہ اسکی مجاز نہ ہوگی کہ نمبرات کو بیع یا رہن یا منتقل کرے۔

نشان مسل ۸۳ بابتہ ۱۳۳۳ف
مورخہ ۲۶ آذر ۱۳۳۵ف

مرافعہ صیغہ مال

پاپاگوڑ .... مرافع

بنام

سرکار عالی .... مرافعہ علیہ

اضافہ دہارہ کی شکایت۔ مکرر تحقیقات نسبت دہارہ۔ مہتمم صاحب بندوبست کے پاس رجوع ہونیکا لزوم۔

اگر صیغہ بندوبست نے زمین کے دہارہ میں اضافہ کیا ہو اور مہتمم صاحب بندوبست اضافہ دہارہ کی تحقیقات مکرر کرنے آمادہ ہوں تو شخص متضرر کو مہتمم صاحب بندوبست کے پاس رجوع ہوکر جوابدہی کرنی چاہئے۔

واقعات۔ مرافع موضع کنگی تعلقہ اندول کے سروے نمبرات ۵۲۱ و ۵۲۲ و ۵۲۳ و ۵۲۶ و ۵۲۵ و ۴۸۸ کا پٹہ دار ہے اور نمبرات مذکور تحت رائے کنٹہ واقع ہیں۔ بندوبست سابقہ میں پہاڑ و پتھر وغیرہ ناکارہ میں نکالدئے گئے تھے۔ جس کو مرافع نے بصرفہ ذاتی و بدقت تمام ہموار کرکے تری کی کاشت پر لایا تو بھی ابھی پوری طور پر لائق تری نہیں ہوئے۔ ہر سال بیچ چڑھکا جاتی ہے۔ ایسے زمینات پر حال رویژن نے فی ایکر ۱۰؎ ـ عہ روپیہ دہارہ قرار دیا ہے۔ جس سے باعث نقصان ہے۔ سابق میں فی ایکر (۱۰؎) روپیہ قرار داد تھا۔

منجملہ نمبرات صدر کے سروے نمبر ۵۲۶ و ۵۲۵ ایک فیصلہ آبی موازی ۱۸ ایکر ۱۸ گنٹہ سابق میں قرارداد تھا۔ اور اوائل بارش سے ختم بارش تک کنٹہ مذکور تین چار مرتبہ بھر جائے تو پیداوار

بابا پاگوڑ
بنام
سرکار عالی

پوری طور آتی ہے حال ریویژن نے بجائے یکفصلہ آبی کے تابی اور بجائے عہ ایکر ۱۸ گ کے عہ ایکر ۸ گ قرار دیا ہے بلکہ موقعہ پر وہی عہ ایکر ۱۸ گ ہے ۔ جبکہ فصل آبی ہی پورے طور پر نہیں ہوتی تو فصل تابی کس طرح ہوسکتی ہے ۔ اور دہارہ بجائے (لعہ) کے (عہ) قرار دیا ہے ۔

عمل پرچہ شنوائی حسب ذیل ہے ۔

				عمل بندوبست اولی				عمل بندوبست ثانی
نام کھیت	نمبر	قسم زمین	ایکر	رقم	نمبر	قسم زمین	ایکر	رقم
راے گنڈہ کے تحت	۱۷۵/۳	آبی	عہ ایکر ۱۸ گنٹہ	لعہ	۴۸۸	آبی	۱۷ گنٹہ	مجر
					۵۲۱	"	۳۰ "	للعہ
" "	۱۷۵/۴		عہ یکر	عہ	۵۲۲	"	۳۵ "	دعہ
					۵۲۵	تابی	عہ یکر ۵ گ	عہعہ
					۵۲۶	"	عہ ایکر ۳ گ	لعہ
					۵۲۳	"	عہ یکر ۳۰ گ	الاعہ

سروے نمبرات ۴۸۸ و ۵۲۱ و ۵۲۲ و ۵۲۳ سابق میں خشکی کے تھے مرافع نے تری پر لایا لاکن ریویژن حال نے سہواً موقعہ پر جو زمین کہ تری ہوئی تھی اوس کو خشکی میں تبلایا ہے اور جو خشکی ناکارہ تھی اوس کو تری میں تبلایا ہے اور دہارہ سنگین قرار دیا ہے ۔

استدعا ہے کہ

بوجوہات صدر نمبرات کی اصلاح فرمائی جائے ۔

نوٹ ۔ اس معاملہ میں مہتمی بندوبست حیدرآباد سے مثل طلب ہونے پر جواب آیا ہے کہ اس کی کوئی مثل نہیں ہے ۔ مرافعہ کن عذرات پر ہوا ہے وہ خیر ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ بربناء اعلان دہارہ جات ریویژن منظورہ سرکار متعلقہ اندول اجلاس گرامی پر پیش ہوا ہے جو اصول بندوبست و منشاء سرکار کے خلاف ہے ۔ اگر کوئی کارروائی خلاف اصول یا خلاف منظوری سرکار مندرجہ رپورٹ ریویژن عمل میں آئی ہے تو مرافعہ محکمہ ہذا میں داخل ہوجاتے تو اُس کی تحقیقات باضابطہ عمل میں لائی جاکر تصفیہ کردیا جاتا محکمہ ہذا کا اختیاری امر ہے ۔ دہارہ جات ریویژن منظورہ سرکار ہے اس نوعیت کے

ویا گوڑ
بنام
سرکار عالی

مقدمات کا مرافعہ قابل سماعت ہو نہیں سکتا - (ملاحظہ ہو مثل ۵/۸۷ سنہ ۱۳۲۸ف مرافعہ بندوبست گلبرگہ)

حکم جناب صدر المہام بہادر مال -

تمہید - مثل پیش ہوئی مہتمم صاحب اسپر تیار ہیں کہ مرافع وہاں رجوع ہو جاوے تو بعد از سماعت عذرات و معائنہ کاغذات بصورت وجوب دعوے غور کرکے گذارش پیش کریں - لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ ترمیماً منظور - مرافع کو ہدایت دیجاوے کہ مہتمم صاحب کے یہاں رجوع ہو -

مرافعہ صیغہ مال

نشان مثل ۱۳۴۴ ف
مورخہ ۱۶ صفر ۱۳۴۴ ف

باپو مرافع بوکالت رائے گنپت لال صاحب و نارائن راؤ صاحب ورایشور دیال صاحب وکلاء

بنام

گنپتی مرافعہ علیہ بوکالت پنڈت کندی کشن راؤ صاحب وکیل

استری دہن - تعریف استری دہن - استری دہن کی وراثت کا طریقہ - شوہری ورثاء استری دہن کے مستحق ہونا - پدری رشتہ دار استری دہن سے کب مستفید ہو سکتے ہیں - برہم طریقہ رائج ہونا -

طریقہ ازدواج - دہرم شاستر ۲ ۴۴ - ۴۴، ۴۵ -

(۱) جو جائداد خواہ بوقت شادی یا بعد شادی کے عورت کو اوس کے اقربا یا دوست سے ملی ہو وہ کل استری دہن میں داخل ہے -

(۲) استری دہن کا ارث شوہری خاندان میں جانیکا طریقہ ہے -

(۳) استری دہن کا ورث شوہری خاندان کے ورثاء کو اوس وقت دیا جا سکتا ہے - جبکہ شادی اوس عورت کی برہم طریقہ سے ہوئی ہو اور اگر اسور طریقہ سے شادی ہوئی ہو تو عورت کی کل جائداد کی وراثت جو استری دہن کی تعریف میں آسکتی ہو عود کریگی - بمبئی جلد ۸ ص ۲۴ -

(۴) بزرگے شاستر ہر شادی کی نسبت بلحاظ قومیت کے یہ کہنا لازمی ہے کہ وہ برہم طریقہ سے ہوئی ہے جبتک کہ اوس کے خلاف ثابت نہ کیا جائے -

بنا ر ضع فیصلہ اولی تعلقدار صاحب ضلع پربھنی مورخہ ۲ ر آبان ۱۳۳۳ف مشر ایکہ مرافعہ منظور -

بابو بنام گنپتی

(۵) اس زمانہ میں بالعموم ہندوستان میں عام طور پر برہم اور رواج کا رواج ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ اہل دہ نے تحصیل میں رپورٹ کی کہ مساۃ شتا مابائی نمبردارہ فوت ہوئی۔ اوس کے تین وارث ہیں۔

بھاوج مساۃ رادھابائی[۱]۔ دیور مسمی نامدیو[۲]۔ منجولہ بائی[۳]۔ چچیری ساس۔

تختہ وراثت رادھابائی کے نام ہونے کی رائے دی۔ مسمی بابو ولد تولاجی نے تحصیل میں درخواست پیش کی کہ مساۃ شتا مابائی کے وارث از قسم ذکور یا اناث نہیں ہیں۔ درسائل متوفیہ کا حقیقی بھتیجہ ہے۔ لہذا پٹہ میرے نام کیا جائے۔ اس کے بعد اہل دہ نے یہ رپورٹ کی کہ رادھابائی بھی فوت ہوگئی ہے ورثاء میں نامدیو ولد نرسنگراؤ اور منجولہ بائی ہے۔ پٹہ منجولہ بائی کے نام کیا جائے۔ نامدیو نے باتفاق منجولہ بائی درخواست پیش کی کہ شتا مابائی میری چچیری بہن تھی اور ایک میں حقیقی منجولہ بائی کے کوئی وارث وحقدار نہیں ہے۔ پٹہ میرے نام کیا جائے۔ منجولہ بائی کی نصف شکمی قائم رہے۔

تحصیلدار صاحب نے جملہ عذرداروں کے بیانات قلمبند کرکے یہ رائے دی کہ نقل رجسٹر مجاریہ تحصیل ملاحظہ کیا گیا۔ پٹہ وراثتاً گنپتی ولد نامدیو جو کہ شتا مابائی متوفیہ کے والد کا چچیرا پوتا ثابت ہے اوسکے نام منظور فرمایا جائے۔ جب یہ کارروائی ڈویژن میں گئی تو ڈویژن افسر صاحب نے بابو بھتیجہ کو بمقابلہ دختر زادہ واقربا پدری کے احق تر بتلاکر مرافعہ منظور اور تجویز تحصیل کو منسوخ کیا۔

گنپتی نے فیصلہ ڈویژن سے ناراض ہوکر ضلع میں مرافعہ کیا تو تعلقدار صاحب ضلع نے یہ فیصلہ کیا کہ فریقین کی بحث سماعت کی گئی اور نقل رجسٹر مجاریہ تحصیل پرہنی بابتہ ۱۳۱۶ف بھی دیکھا گیا جس میں نمبر ۱۳ امرت راؤ ولد لکشمن کے نام درج ہے۔ نیز بندوبست کے کاغذات سے سروے نمبر مذکور کا پٹہ امرت راؤ کے نام ہونا ثابت ہے۔ وصولباقی بابتہ ۱۲۹۴ف سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہونچ گیا ہے کہ امرت راؤ نے پرورش کے لئے شتا مابائی کے نام اس اراضی کا پٹہ کرادیا تھا۔ فریقین کا تعلق شتا مابائی سے یہ ہے کہ مرافعہ علیہ (گنپتی) اس کے باپ امرت راؤ سے قرابت رکھتا ہے اور بابو شتا مابائی کے شوہر متوفی کا بھتیجہ ہے میں اراضی زیر بحث کو واقعات بالا کے مدنظر استری دھن کی تعریف میں داخل سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہوں شتا مابائی کے فوت ہونے پر امرت راؤ سے وراثت کا سلسلہ قائم ہوگا۔ بابو کو کوئی دعوے ہو تو

باپو بنام گنگنی

عدالت میں رجوع ہو سکتا ہے۔ لہذا مرافعہ منظور۔ باپو فیصلہ ضلع سے ناراض ہو کر محکمہ ہذا میں مرافعہ پیش کیا ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہیدا مثل پیش ہوئی۔ وکیل صاحب مرافعہ غیر حاضر ہیں۔ اس نوبت پر حاضر ہوئے۔ پنڈت کندی کشن راؤ صاحب وکیل مرافعہ علیہ حاضر ہیں۔ مثل سے یہ ثابت ہے کہ مرافع (باپو) مسماۃ شاما بائی کے شوہر کا برادر زادہ ہے خود باپو کو بھی اسکا اقبال ہے۔ جائداد جو شاما بائی کو پہونچی ہے وہ شاما بائی کی پدری جائداد سے ملی ہے۔ پہلی بحث یہ چھیڑی کہ آیا یہ جائداد جو پدری خاندان سے ملی وہ بھی ایسے وقت میں جبکہ شاما بائی بیوہ ہو چکی تھی۔ پرورش کے مد نظر ملی ہے۔ استری دہن کی تعریف میں داخل ہو سکتی ہے یا نہیں۔ لائق وکیل صاحب مرافع نے بحوالہ دفعات ۴۴۶ و ۴۴۷ و ۴۵۰ شاستر مؤلفہ رائے بچنا تھ صاحب یہ ثابت کر دیا کہ جو جائداد خواہ بوقت یا بعد شادی اقربا یا دوست وغیرہ سے ملی ہے وہ کل استری دہن میں داخل ہے۔ کہیں بھی اس کے خلاف نہیں لکھا ہے کہ جائداد جو عورت کو اوس کے بیوہ ہونے کے بعد ملی ہو وہ استری دہن سے خارج ہے۔ لہذا جائداد ما بہ البحث کو استری دہن قرار دینا لازمی ہے۔

دوسری بحث یہ پیدا ہوئی کہ استری دھن کا ارث کس کو پہونچیگا پدری رشتہ داروں کو یا شوہری اس مسئلہ کے تصفیہ کے لئے دفعہ ۴۸۰ شاستر مؤلفہ رائے بچنا تھ صاحب پیش کیا گیا۔ جس میں استری دھن کا ارث شوہری خاندان میں جانیکا طریقہ بتلایا ہے دفعات بالا سے یہ ثابت ہوا کہ جائداد استری دھن ہے اور اس کی وراثت کا حق شوہری خاندان کے ورثاء کو ہے۔

بجواب بحث لائق وکیل مرافع۔ لائق وکلاء و کونسل مرافعہ علیہ نے اس کو تسلیم کر کے یہ بحث کی کہ استری دھن کا ارث شوہری خاندان کے ورثاء کو اوس وقت دیا جا سکتا ہے جبکہ شادی اوس عورت کی برہم طریقہ سے ہوئی ہو اور اگر اسور طریقہ سے شادی ہوئی ہو تو عورت کی کل جائداد کی وراثت جو استری دھن کی تعریف میں آ سکتی ہو عود کریگی ورثاء پدری عورت کے طرف نہ ورثاء شوہری کی جانب۔ اپنی اس بحث کی تائید میں نظیر مندرجہ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۸ ص ۲۴۴ پڑھکر سنائی۔ اس سلسلہ میں یہ بھی کہا کہ چونکہ فریقین قوم شودر سے ہیں۔ اس لئے بالعموم شودر کی شادی اسور طریقہ میں داخل ہے۔ جب شادی

بابو بنام گنپتی

اسور طریقہ کی تسلیم کرلیجا دے تو وراثت کا حق پدری خاندان کے ممبروں کو ہوگا نہ کہ شوہری - ایک حدتک اس بحث کو بھی دکیل صاحب مرافع نے تسلیم کر کے کہا کہ وکلاء صاحبان مرافعہ علیہ کی بحث آخری دربارہ طریقہ شادی ورتوم شودر غیر صحیح ہے - بروئے شاستر شادی کی نسبت بلالحاظ قومیت کے یہ کہا جانا لازمی ہے کہ برہم طریقہ سے ہوئی ہے - جبتک کہ اوس کے خلاف یہ ثابت نہ کیا جاوے کہ اسور طریقہ پر ہوئی - گویا اب جو بحث باقی ہے وہ یہ ہے کہ آیا شادی برہم طریقہ سے ہوئی ہے - یا اسور طریقہ سے -

وکلاء مرافعہ علیہ کا کہنا یہ ہے کہ اسور طریقہ سے ہوئی ہے اور وکیل صاحب مرافعہ علیہ کا بیان یہ ہے کہ برہم -

مباحث صدر کے تصفیہ کے لئے دفعات ۴۸ و ۴۹ شاستر مؤلفہ رائے بجناتھ صاحب دیکھے گئے ان میں بلالحاظ قوم و فرقہ کے یہ لکھا ہے کہ بالعموم ہندوستان میں اس زمانہ میں عام طور پر برہم ازدواج کا رواج ہے -

دفعہ ۵۳ شاستر مؤلفہ رائے بجناتھ صاحب میں یہ لکھا ہے کہ جس شادی میں لڑکی یا اوس کے ماں باپ رشتہ داروں کو کچھ معاوضہ دیا جاکر لڑکی لائی جاوے تو وہ اسور ازدواج کی تعریف میں آئیگی دفعہ صدر سے یہ قرار دیا جانا لازمی ہے کہ شادی طریقہ اسور کے لئے یہ ثابت کرنا لازم ہے کہ لڑکی یا اوس کے پدری خاندان کو معاوضہ دیکر لڑکی بیاہی گئی ہے چونکہ بروئے احکام شاستر ہم کو یہ تسلیم کرلینا چاہیے کہ ہر شادی برہم طریقہ پر ہوئی ہے - لہذا جبتک کہ اوس کے خلاف عمل کا مواد ہمارے یہاں پیش نہ ہو - اس شادی کو بھی ہم برہم طریقہ پر قرار دیکر فریق ثانی کو اس کا موقع دینا مناسب خیال کرتے ہیں کہ اگر اوس کو دعوے ہو کہ شادی اسور طریقہ پر ہوئی ہے تو اس کا ثبوت وہ پیش کرسکتا ہے - لہذا

تجویز کی گئی کہ

مرافعہ ترمیماً منظور - اگر تاریخ نفاذ فیصلہ ہذا سے دو ماہ کے اندر مرافعہ علیہ تحت میں رجوع ہوکر اوخال ثبوت دعوے خود کیلئے پیش نہ ہو تو مرافع کو ڈگری دیدیجاوے بصورت ثانی بعد لینے ثبوت مرافعہ علیہ کی جانب سے بروئے احکام محولہ صدر عمل کیا جاوے - فریق ناراض کو حق مرافعہ کا حاصل ہیگا

مرافعہ باب حکومت صیغہ مال

نشان مثل نمبر ۳۵ سنہ ۱۳۳۵ ف
م ۲۷ آذر سنہ ۱۳۳۵ ف

محمد نظام الدین
مرافع بوکالت پنڈت گرراؤ صاحب وکیل

بنام

کشن پربت
مرافعہ علیہ بوکالت ....

شکایت رعایا بنسبت ظلم و زیادتی پٹیل و پٹواری رضامندی رعایا۔ بحالی بر خدمت کا جواز بصورت عدم اثبات شکایت

جب رعایا کی شکایت نسبت ظلم و زیادتی پٹیل و پٹواری ناثابت ہو تو ضمانت سوخت ہو کر مثل ختم کیجانی چاہئے اور شخص معطل شدہ خدمت پر مامور کیا جانا چاہئے

واقعات۔ کشن پربت (مرافعہ علیہ) نے مہتمم صاحب کوتوالی ضلع ناندیڑ کے پاس درخواست پیش کی کہ موضع اشٹپوری جاگیر میں ایک پارٹی پیدا ہوئی ہے جس کا سرگروہ مسمی چنداسنگھ مالی پٹیل موضع ہے یہ لوگ غریب رعایا کے پیچھے پڑے ہیں۔ کشت و خون کا اندیشہ ہے۔

اس درخواست کو مہتمم صاحب کوتوالی نے تعلقدار صاحب ضلع ناندیڑ کے پاس بھیجکر لکھا کہ مسمی چنداسنگھ مالی پٹیل ایک بدمعاش شخص ہے۔ رعایا موضع کے مابین اراضی وغیرہ کی نسبت تنازع برپا کرکے جھگڑا پیدا کرانیکا عادی معلوم ہوتا ہے۔ لہذا بجائے چنداسنگھ مالی پٹیل کے منجانب سرکار کوئی اور شخص مقرر کیا جائے۔

ضلع نے تحصیل کو لکھا کہ بعد تحقیقات رپورٹ کیجائے کہ سزائے عبرت دیجاسکے اسکی تعمیل میں تحصیلدار صاحب برسر موقع پہونچے اور ضلع میں رپورٹ کی کہ میں موضع اشٹپوری جاگیر گرداور گیا جب چاوڑی پر پہونچا تو چنداسنگھ مالی پٹیل اور نظام الدین پولیس پٹیل موجود تھے ان کو حکم دیا کہ تمہارے موضع کی رعایا کو بلاؤ ایک ساعت کے بعد خبر لائے کہ رعایا موضع میں موجود نہیں ہے دوبارہ تلاش کرکے لانے کا حکم دیا گیا تو دس پانچ آدمی لائے اون سے شکایت کے متعلق دریافت کیا گیا تو اون سبھوں نے بالاتفاق کہا کہ کوئی شکایت نہیں ہے۔ اس کے بعد میں نے اپنے صیغہ دار اور چپراسی کو بھیجکر مسمی کشن پربت (مرافعہ علیہ) شاکی کو طلب کیا مگر اس کا بھائی حاضر ہو کر بیان کیا کہ دوسرے گاؤں کو گیا ہے۔ کشن پربت کا بھائی چند اشخاص کا نام بتلایا تو اون کو طلب کر کے بیانات لئے گئے تو

محمد نظام الدین
بنام
سرکار عالی

معلوم ہوا کہ پولیس پٹیل و مالی پٹیل نے اچھا خاصہ ظلم مچا رکھا ہے۔ اس وقت سرسری دریافت ہوئی ہے تفصیل سے عرض کرنے مواد نہیں ہے تا وقتیکہ ان کو معطل نہ کیا جائے۔ پوری ظلم کی حقیقت رعایا کہہ نہیں سکتی"۔

اسپر صاحب ضلع نے مالی پٹیل کو معطل کر کے کامل تحقیقات کے بعد رپورٹ کرنے کا حکم دیا۔ چونکہ رعایا دہ نے محکمہ ہذا میں بھی درخواست دی تھی۔ یہاں سے بھی ضلع کو تحقیقات کا حکم ہوا اور ضلع نے رعایا دہ سے ضمانت لیکر تحقیقات آغاز کی اور بعد تحقیقات رعایا دہ کی ضمانت ضبط اور رقم وصول کرنیکی تجویز کی۔ مگر محکمہ ہذا سے عدم وصول کا حکم ہونے پر کارروائی داخل دفتر کر دیگئی۔

اس کے بعد صوبہ دار صاحب کا دورہ ضلع ناندیڑ پر ہوا اور مالی پٹیل وغیرہ کی درخواست کی بناء پر ضلع کو حکم دیا گیا کہ ختم اسفندار ۱۳۳۱ف تک جو حکم آخر دینا ہو دیدیا جائے ورنہ یکم فروردی ۱۳۳۲ف سے معطل شدہ اشخاص اپنے کام پر بحال سمجھے جائیں گے۔

چونکہ مدت معینہ کے اندر تحصیل سے رپورٹ وصول نہیں ہوئی تھی۔ احکام بحالی جاری کر دئے گئے اوس کے بعد تحصیل سے رپورٹ وصول ہوئی اور ضلع میں متعدد تواریخ تبدیل ہوئے۔ بالآخر یہ تجویز ہوئی کہ "یہ معاملہ ایسا ہے کہ تحصیل دریافت اور حکم دیسکتی تھی اور با ضابطہ فیصلہ ہونا چاہئے تھا۔ بیانات سے ظاہر ہے کہ مالی پٹیل اور پولیس پٹیل نے مظالم کیا ہے نظام الدین پولیس پٹیل کا گماشتہ ہے گماشتہ کا کوئی حق نہیں ہو سکتا جبکہ سرکار یہ سمجھتی ہے کہ یہ شخص نا اہل ہے اور سرکاری رعایا دہ کے حق میں اس کا وجود اثر مضر رکھتا ہے تو علیحدہ ہو اور آئندہ کبھی خدمت نہ دیجائے چندا سنگھ مالی پٹیل اصلدار ہے ۲ ماہ معطل کیا جاتا ہے"۔ اس فیصلہ ضلع کی ناراضی سے نظام الدین گماشتہ نے محکمہ ہذا میں مرافعہ کیا اور معتمد صاحب کی رائے حسب ذیل ہوئی۔

رائے معتمد مال۔ پولیس نے صرف مالی پٹیل کی شکایت کی تھی تحصیل نے سرسری دریافت کی اور معطلی مالی پٹیل کی درخواست کی۔ ضلع نے معطلی کا حکم دیا اور بالآخر رعایائے شاکی کی ضمانت سوخت کر کے کارروائی داخل دفتر کر دی۔ گویا یہ اشخاص برات حاصل کئے تنسیخ معطلی کا حکم جاری نہ ہوا تھا صوبہ داری نے توجہ دلائی۔ تعلقدار صاحب کا فیصلہ زیر مرافعہ جو اس فیصلہ میں درج کیا گیا ہے اوس کے ملاحظہ سے ظاہر ہے کہ تعلقدار صاحب نے اس کا اقبال کیا ہے کہ اون کا فیصلہ با ضابطہ نہیں ہے۔ نظام الدین گماشتہ کو توالی پٹیل کے متعلق شکایت کو توالی سے ہونی چاہئے تھی

محمد نظام الدین بنام اشمن پریٹ

نہیں ہوئی ہے۔ بہرحال شکایت ناثابت اور رعایا کی ضمانت سوخت ہوکر کارروائی داخلدفتر کیئے جانے کے بعد تعلقدار صاحب کی آخری تجویز خود انہیں کی تحریر سے بیضابطہ قرار پاتی ہے۔

تجویز ہوئی کہ:۔

مرافعہ منظور۔ اور نظام الدین اپنی گماشتگی پر بحال کردیا جائے۔

حکم صدر المہام بہادر مال:۔

ایسے بدروش گماشتہ پٹیل کے ساتھ رعایت غریب بیچارہ رعایائے دیہہ پر ظلم ہے۔ اس لیئے تجویز ہوئی کہ مرافعہ نامنظور۔ اور بصیغہ نگرانی ضلع کو لکھا جائے کہ اصل مجرم مالی پٹیل تھا ایسے ظالم پٹیل کو کس طرح بحال کردیا گیا ہے معطلی قائم رکھکر رپورٹ فرماویں۔

یہ فیصلہ جاری ہوچکا۔ اب اس فیصلہ کی ناراضی سے منجانب محمد نظام الدین درخواست مرافعہ موسومہ بابِ حکومت پیش ہوئی ہے۔

حکم عالیجناب نواب صدر اعظم صاحب بہادر باب حکومت۔

تمہید۔ نظام الدین گماشتہ کو توالی پٹیل کی پہلے شکایت کوتوالی سے ہونی چاہیئے تھی جو نہیں ہوئی بہرحال شکایت ناثابت اور رعایا کی ضمانت سوخت ہوکر کارروائی داخلدفتر کیئے جانے کے بعد تعلقدار صاحب کی آخری تجویز خود انہی کی تحریر سے بیضابطہ قرار پاتی ہے۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ منظور۔ نظام الدین اپنی گماشتگی پر بحال کیا جائے۔

نگرانی صیغہ مال

محمد اسمعیل وغیرہ نگرانیخواہان بوکالت مولوی سید اعجاز حسین صاحب وکیل

بنام

سرکار عالی .... طرفثانی

نشان ۱۰۹ مسل ۱۳۳۲ ف
مرہ ۲۱ بہمن ۱۳۳۲ ف

اراضی خارج از کھاتہ۔ پٹہ اراضی خارج از کھاتہ۔ سررشتہ جنگلات کے مشورہ کی ضرورت۔ پٹہ قابل تنسیخ۔ مراسلہ محکمہ معتمدی مالگزاری نشان ۹۶/۸۶ مورخہ ۹ فروردی ۱۳۱۵ف۔

جن اراضیات کا پٹہ جو خارج از کھاتہ ہوں بلا مشورہ سررشتہ جنگلات ۱۳۱۵ف

بنا راضی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع نلگنڈہ مورخہ ۲۱ مہر ۱۳۳۲ ف مشعر انکہ درخواست نظرثانی نامنظور اور حکم سابق کی تعمیل کرنے تحصیل کو حکم دیا جائے۔

محمد اسمٰعیل وغیرہ
بنام
سرکار عالی

کے بعد رعایا کے نام کیا گیا ہو وہ حسب مراسلہ نشان (۹۶۸۶) مورخہ ۹؍فروری ۱۳۱۵ف محکمہ سرکار قابل تنسیخ ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ ماہ آذر ۱۳۱۳ف میں مسمیان محمد امیر علی و محمد اسمٰعیل نگرانی خواہوں نے دفتر مہتمم بندوبست حیدر آباد میں درخواست پیش کی کہ موضع کلےپلی تعلقہ مریال گوڑہ میں سروے نمبر ۲۲۷ موازی ۲۰ بیگہ خارج ازکھاتہ ہے بلحاصل (۴ روپیہ) پٹہ پر دیا جائے۔ مہتمم صاحب بندوبست نے پٹہ کرنے کے لئے تحصیل کو حکم دیا اور تحصیل نے حسبہ پٹہ کر دیا اور جمعبندی میں عمل بھی کر دیا گیا ۱۳۳۱ف میں نائب مددگار جنگلات نے نظامت جنگلات میں رپورٹ کی کہ ۱۳۱۹ف میں اس رقبہ کا چوبینہ حسب ویالیوشن دار وغہ متعلقہ مبلغ ۲۰۰۰ کا ہے۔ اس میں چوبینہ قابل حفاظت موجود ہے اور یہ رقبہ محصورہ قرار دینے کے قابل ہے۔ لہذا پٹہ قابل تنسیخ ہے۔ من بعد مابین سررشتہ جنگلات و ضلع ایک عرصہ تک مراسلت ہوتی رہی بالآخر سررشتہ جنگلات سے ضلع کو لکھا گیا کہ بروئے مراسلہ محکمہ سرکار نشان (۹۶۸۶) واقع ۹؍فروری ۱۳۱۵ف ایسے جملہ پٹہ جات جو ۱۳۰۵ف کے بعد دئے گئے ہوں اوس سے سررشتہ جنگلات متفق نہ ہو تو منسوخ کئے جاوینگے بحوالہ مراسلہ مذکور منسوخی پٹہ کی تحریک کی۔ حسبہ محکمہ ضلع سے احکام تنسیخ پٹہ جاری کئے گئے۔ جسکی ناراضی سے منجانب محمد اسمٰعیل و امیر علی ضلع میں درخواست تجویز ثانی پیش کی گئی تو صاحب ضلع نے یہ فیصلہ کیا کہ بحوالہ مراسلہ محکمہ سرکار نشان (۹۶۸۶) واقع ۹؍فروری ۱۳۱۵ف موسومہ نظامت جنگلات صاحب ضلع سابق نے جو حکم دیا ہے درست ہے۔ اوس میں مداخلت کی کوئی ضرورت نہیں پائی جاتی۔ لہذا درخواست نظر ثانی نامنظور اور حکم سابق کی تعمیل کرنے تحصیل کو حکم دیا جائے۔

تجویز ضلع کی ناراضی سے محکمہ ہذا میں درخواست نگرانی پیش کی گئی ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ نگرانی خواہ کے وکیل صاحب اس سے قبل کی تاریخ پر حاضر تھے اور بحث بھی کی تھی۔ آج حاضر نہیں ہیں۔ سررشتہ جنگلات کی جانب سے مسٹر سرینواس راؤ مددگار حاضر ہیں۔ بندوبست کی تحریک کی بنیاد پر اس اراضی کے پٹہ کی کارروائی چلی اور سررشتہ جنگلات کے اغراض کے باوجود ضلع نے احکام پٹہ دیا جو غلط تھے محکمہ سرکار سے بذریعہ مراسلہ نشان (۹۶۸۶) ۹؍فروری ۱۳۱۵ف

محمد اسمٰعیل وغیرہ
بنام
سرکار عالی

یہ حکم جاری ہوا ہے کہ جو پٹہ جات ۱۳۰۵ف کے بعد بلا مشورہ سررشتہ جنگلات دئے گئے ہیں۔ وہ منسوخ کئے جاویں۔ اس حکم کے لحاظ سے صاحب ضلع نے جو پٹہ کو منسوخ کیا واجبی ہے اور تجویز ثانی کو جو نامنظور کیا ہے وہ بھی درست۔ جبکہ سررشتہ جنگلات کے بلا مشورہ پٹہ دیا گیا اور کوئی مواد مشورہ کی نسبت نگرانی خواہ کی جانب سے پیش نہیں ہوا اور جنگلات کی جانب سے مشورہ کا انکار کیا جاتا ہے پس ایسا پٹہ قائم نہیں رہ سکتا۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

نگرانی نامنظور۔

نگرانی صیغہ مال

نشان مثل ۸۱ ۱۳۳۱ف
۵۹۸
مرقومہ یکم آذر ۱۳۳۵ف

راجریڈی — نگرانی خواہ بوکالت مولوی صفدرالدین صاحب وکیل
بنام
سرکار عالی — طرفثانی بوکالت مولوی بشارت حسین صاحب وکیل

اراضی خارج از کھاتہ۔ پٹہ کی درخواست۔ ہراج حق مقابضت۔ اجرائی اشتہار کا لزوم۔ خواہشمندان کے مقابلہ میں ہراج کا جواز۔ نگرانی۔ کارروائی انتظامی میں دست اندازی کا عدم جواز۔

(۱) جو اراضی خارج از کھاتہ ہو اور کوئی شخص اس کو پٹہ پر دئے جانیکی خواہش کرے تو ایسی حالت میں مناسب طریقہ یہ ہے کہ ایک اشتہار حسب ضابطہ جاری کیا جانا چاہئے اور اس کے جو خواہشمند ہوں ان کے مقابلہ میں حق مقابضت کا ہراج کر دیا جانا چاہئے۔

(۲) انتظامی کارروائی میں بصیغہ نگرانی دست اندازی نہ کی جانی چاہئے۔

واقعات یہ ہیں کہ راجریڈی (نگرانی خواہ) نے درخواست تحصیل سدی پیٹھ میں پیش کی کہ سروے نمبرات ۴۸۴ و ۲۸۵ و ۴۷۵ و ۲۸۶ و ۲۰۹ و ۳۰۳ و ۲۸۷ و ۲۸۸ و ۳۱۱ و ۳۱۶ و ۳۱۸/۲۰۱ و ۳۱۹ و ۳۳۰/۲۰۱ و ۱۴۳ و ۴۱ و ۳۱۳/۱ و ۲ و ۳ و ۳۲ و ۳۱۲/۳ و ۳۱۵/۱ و ۲ و ۱ موازی ۱۲۰ ایکر ۳۴ گنٹہ محاصلی ۱۸۲ روپیہ واقع موضع بیگم پیٹھ تری زیر تالاب خارج از کھاتہ افتادہ ہیں۔ ان نمبرات کا پٹہ سائل کے نام فرمایا جاکر اسپر اشتہار جاری ہوا

بنا راضی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع میدک مندرجہ مراسلہ نشان ۲۵۸ مورخہ ۲۹ ماہ فرودی ۱۳۳۱ف موسومہ تحصیلدار سدی پیٹھ مشعر اینکہ غریب رعایا و کا بمقابلہ دیگر لحاظ فرمایا جائے۔ دیگر سے معاملہ نہ کیا جائے۔

راجریڈی بنام سرکار عالی

اس کے بعد رعایاء موضع نے راجریڈی کے ظلم و تعدی کی شکایت پیش کی اور نمبرات کے پٹہ جات اپنے نام کئے جانیکی استدعا کی۔ تعلقدار صاحب ضلع میدک نے ذریعہ مراسلہ نشان (۲۵۸) مورخہ ۲۹ رردے ۱۳۳۱ف تحصیل کے نام جو حکم جاری کیا ہے اس کا ماحصل یہ ہے کہ رعایاء کی شکایت پر گرداور کو موقع پر پہونچکر رپورٹ کرنے کی نسبت حکم دیا گیا تھا۔ رپورٹ گرداور بہ ترمیم منظور کیجاتی ہے کہ سروہ توم کھولدیا جائے اور تحت کا رقبہ شریک رہے رعایا نے تری نمبرات کے لاؤنی کی استدعا کی ہے اور نمبرات خارج ازکھاتہ ہیں اور دیسمکھ صاحب بیگم پیٹھ ان نمبرات کے خواہشمند ہیں اور پٹہ کی کارروائی ان کے نام سے ہورہی ہے۔ لہذا کارروائی پٹہ فوراً روکدیجائے۔ آپ خود موقع پر پہونچکر بہ فراہمی رعایاء حسب ضابطہ حق مقابضت کا ہراج کیا جائے۔ رعایاء حقیقی کاشتکار کو بھی ضرور ان نمبرات سے فائدہ اوٹھانا چاہئے۔ چنانچہ تحصیلدار صاحب نے کارروائی پٹہ ملتوی کردی۔ بناراضی حکم تعلقدار صاحب ضلع راجریڈی نے محکمہ صوبہ داری میں نگرانی داخل کی بوجہ شکست صوبہ داری مثل محکمہ ہذا میں منتقل ہوئی ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید بحث سماعت کیگئی رقبہ اراضی ۳۲ ایکر ۱۳ گنٹے محاصلی ۱۱۶ روپیہ ہے اور معلوم نہیں ہوتا کہ اسکے لاؤنی پر اوٹھانے کے لئے اسقدر طویل زمانہ کیوں منقضی ہوا مناسب ہوگا کہ ایک اشتہار ضابطے جاری کیا جائے اور اس کے جو خواہشمند ہوں اون کے مقابلہ میں حق مقابضت کا ہراج کردیا جائے انتظامی کارروائیوں میں اس طرح نگرانی کے پیش ہونے کی ضرورت نہیں۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

نگرانی نامنظور حسب بالا عمل ہو۔

مرافعہ صیغہ مال

نشان ۱۱۴ مثل بابتہ ۱۳۳۲ف م ۱۷ ارد ے ۱۳۳۵ف

نارائن راؤ مرافع بوکالت مسٹر باپوراؤ صاحب وکیل

بنام

ینکوبا مرافعہ علیہ ....

وراثت۔ پٹہ بفرزند صلبی کے نام منظوری پٹہ کا جواز۔ دیگر افراد خاندان مستحق پٹہ نہونا بصورت موجودگی فرزند صلبی کے

بناراضی فیصلہ ادل تعلقدار صاحب ضلع ناندیڑ مورخہ ۲۲ رردے ۱۳۳۳ف

نارائن راؤ بنام نیکوبا

جبکہ پٹہ دار متوفی کا فرزند صلبی موجود ہو تو دوسروں کو حق ترجیح حاصل نہیں۔ پٹہ خدمت ٹیلنگی متوفی کے فرزند صلبی کے نام کیاجانا چاہئیے۔

واقعات یہ ہیں کہ مقدم پٹواری موضع گوجیگاؤں تعلقہ حدگاؤں نے بتاریخ ۲۰ امرداد ۱۳۲۵ف مسمی پرسرام پولیس پٹیل موضع مذکور کی فوتی کی رپورٹ تحصیل میں دی تحصیل سے حسب ضابطہ اشتہار حضوری ورثاء جاری کیاگیا۔ مگر ورثاء رجوع نہ ہونے سے تبایخ ۱۴ آبان ۱۳۲۵ف اشتہار حضوری حصہ داراں اجراء پایا۔

(۱) تباریخ ۱۰ اردی بہشت ۱۳۳۲ف مسمی نارائن نے رجوع ہوکر درخواست پیش کی کہ سائل متوفی پٹیل کا فرزند صلبی ہے۔ لہذا باخراج عذر داریاں گنپتی و نیکوبا سائل کے نام پٹہ ٹیلنگی فرمایا جائے۔

(۲) بتاریخ ۵ آذر ۱۳۳۲ف مسمی گنپتی نے درخواست پیش کی کہ بوجہ کلانیت سائل مستحق وراثت ہے۔ لہذا پٹہ سائل کے نام فرمایاجائے۔

(۳) تباریخ ۱۱ آذر ۱۳۳۲ف مسمی نیکوبا درخواست پیش کیاکہ سائل متوفی کا حقیقی بھائی ہے لہذا پٹہ سائل کے نام فرمایاجائے۔

چونکہ درخواست گذار نمبر ۱ فرزند صلبی متوفی اندرون مدت حاضر نہیں ہوا۔ لہذا اولاً معافی غیر حاضری کی کارروائی کی گئی بعد صدور منظوری جملہ درخواست گذاروں سے ثبوت و تردید لیکر مولوی محمد ولی حسن صاحب تحصیلدار نے یہ رائے دی کہ نیکوبا متوفی کا حقیقی برادر اور گنپتی حقیقی برادر زادہ متوفی اور نارائن متوفی کا فرزند صلبی ہے مسمی نارائن وارث متوفی گنپتی کے نام پٹہ کئےجانے کی استدعا کرتا ہے اور یہ بھی بیان کرتا ہے کہ اگر اوس کے نام پٹہ نہ ہو تو اپنے نام کیاجائے نیکوبا پٹہ اپنے نام اسلئے چاہتا ہے کہ پرسرام متوفی سے پہلے اوس کے باپ کے نام پٹہ تھا جبکہ نارائن راؤ فرزند صلبی موجود ہے تو دوسروں کو حق ترجیح حاصل نہیں ہوسکتا۔ اگر نارائن راؤ گنپتی پر وطن منتقل کرنا چاہتا ہے تو کارروائی انتقال علیحدہ کرنا چاہئیے۔ لہذا پٹہ بنام نارائن راؤ کیاجاکر سابقہ آنہ واری قائم رہنا مناسب ہے۔

جب یہ کارروائی بغرض منظوری ضلع میں وصول ہوئی تو ضلع سے یہ استفسار کیاگیاکہ خاندان منقسمہ ہے یا کیا تو مولوی سید وجیہ الدین صاحب تحصیلدار نے یہ جواب دیاکہ نارائن راؤ اور گنپتی کے

نارائن بنام نیکوبا

جوابات سے ظاہر ہے کہ خاندان منقسمہ ہے لہذا حسب رائے تحصیلدار صاحب سابق مسمی نارائن راؤ کے نام منظوری صادر فرمائی جائے ہنوز ضلع سے منظوری صادر نہیں ہوئی تھی کہ مولوی سید وجیہ الدین صاحب تحصیلدار نے ذریعہ مراسلہ نشان ۹۴ مورخہ یکم دے ۱۳۳۲ ف ضلع کو لکھا کہ نیکوبا حاضر ہونے سے اوسکا اظہار لیا گیا جس سے خاندان مشترکہ ظاہر ہوتا ہے لہذا مثل تحصیل واپس فرمائی جائے تو بعد تحقیقات اظہار رائے کیا جاتا ہے حسبہ ضلع سے مثل مسترد کردیگئی تو مولوی سید وجیہ الدین صاحب تحصیلدار نے بعد تحقیقات یہ رائے دی کہ یہ ایک صاف معاملہ ہے اور تحصیلدار صاحب سابق کی رائے سے بدیں وجہ اختلاف ہے اسم نارائن راؤ صاف طور سے بیان کردیا ہے کہ اوسمیں ادائی خدمت ٹیملگی کی اہلیت نہیں ہے۔ ایسی صورت میں نارائن راؤ کے نام تختہ مرتب کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ لہذا نیکوبا کے نام وراثت منظور فرمائی جائے حسبہ صاحب ضلع نے باتفاق رائے تحصیل و مددگار صاحب مال منظوری صادر فرمائی اب یہی تجویز ضلع زیر مرافعہ ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ مثل پیش ہوئی مرافعہ علیہ مطلع ہے مگر غیر حاضر۔ واقعات صاف ہیں اسلئے انتظار کی ضرورت نہیں ہے حکام تحت نے مرافع کے خلاف اسلئے رائے قائم کی ہے کہ اوس نے خود اپنے برادر عم زاد کے نام پٹہ کرنیکی خواہش کی تھی اب جبکہ خود اپنے نام وراثت کی منظوری کا خواہاں ہے تو تمام مباحث سابقہ کے طرف رجوع ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ پرسرام کی وراثت کی مرافع کے نام منظوری دیجانی چاہئے۔ لہذا تجویز ہوئی کہ

مرافعہ منظور۔

مرافعہ صیغہ مال

موگلیا مرافع بوکالت رائے گل بہادر صاحب وکیل

نشان مثل ۱۸۷ ۱۳۳۲ ف ۱۲ ۱۳۳۵ ف م ۱۰ اسفندار

بنام

رامچندر مرافعہ علیہ بوکالت مولوی سید خورشید احمد صاحب وکیل

حق توریث۔ خدمت پر کارگزار رہنے کا دعوے۔ حق حین حیاتی۔

واقعات اس مقدمہ کے یہ ہیں کہ مسماۃ یابائی پٹہ دارہ وطن مالی ٹیلی لاولد فوت ہوئی بربنائے اجرائی اشتہار مسمی رامچندر راؤ دعویدار ہوا۔ اور موگلیا عذردار ہوا تحصیل نے رامچندر کے نام پٹہ ہونیکی رائے دی جسکی منظوری ڈیویژن سے صادر ہوئی اور یہی فیصلہ صاحب ضلع نے بحال رکھا جسکی ناراضی سے محکمہ معتمدی مالگزاری میں مرافعہ ہوا۔

تجویز ہوئی کہ بلحاظ گشتی نشان (۲۹) ۱۳۰۴ ف شرائط مکمل ہوں۔ اور خدمت مالی وکوترالی ٹیلی پر علحدہ اشخاص مامور ہوں تو ایک خدمت پر مرافع

بناراضی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع بیدر شریف مورخہ یکم آذر ۱۳۳۲ ف منشر انیکہ مرافع کو حصہ داری کی بناء پر خدمت نہیں ملسکتی۔ مرافعہ منظور۔

موگلپا
نام
رامچندر

کارگذار رہ سکتا ہے ۔

واقعات یہ ہیں کہ مقدم ٹپواری موضع مرہول بزرگ تعلقہ اودگیر نے تحصیل میں رپورٹ دی کہ مسماۃ بیابائی زوجہ شیش راؤ پٹہ وارہ وطن مالی پٹیلی موضع مذکور فوت ہوئی ہے اور اس کا وارث حقیقی برادر زادہ مسمی رامچندر ولد گرراؤ (مرافعہ علیہ) ہے تحصیل سے بعد کارروائی ضابطہ کوئی رائے قائم نہیں کی گئی تھی کہ مسمی موگلپا بحیثیت حصہ دار عذردار ہوا ۔

تحصیلدار صاحب نے بعد ختم تحقیقات بجائے مسماۃ بیابائی متوفیہ پٹہ وطن بنام رامچندر راؤ منظور ہونیکی رائے دی بعد تحصیل نے حسب ایماء ڈویژن عذردار کو موقع دیا بیانات ہوئے اور شہادت لی گئی عذردار کا باپ آنہ واری میں شریک ہے ۔ اس لحاظ سے وطن مذکور میں عذردار کا نام آنہ واری میں شریک کیا گیا اور پٹہ رامچندر راؤ کے نام ہونا مناسب بتلایا گیا جسکی منظوری ڈویژن سے صادر کی گئی ۔

تجویز ڈویژن کی ناراضی سے موگلپا نے ضلع میں اپیل کیا تو صاحب ضلع نے یہ فیصلہ کیا کہ مرافعہ علیہ یعنے رامچندر راؤ متوفیہ کے شوہر کا حقیقی بھائی ہے ۔ اسلئے عورت کے مرنے پر جائداد اوس کے شوہر کی خاندان میں جائیگی کیونکہ جائداد شوہری ہے مرافع کو صرف حصہ داری کی بناء پر خدمت نہیں ملسکتی لہذا مرافعہ نامنظور فیصلہ ضلع کی ناراضی سے موگلپا نے محکمۂ ہذا میں مرافعہ دائر کیا ہے

حکم جناب صدر المہام بہادر مال ۔

تمہید ۔ اس وقت دو مرافعے موگلپا نے کیا ہے ایک مالی پٹیلی کی خدمت کے لئے ہے اور دوسرا کو توالی پٹیلی ۔

دونوں خدمات جو حین حیات بیابائی اور مانک نارائن تھی جو لاولد فوت ہوگئے ہیں اونکی وراثت رامچندر مرافعہ علیہ کے نام منظور ہوئی اور اس منظوری سے مرافع کو عذر نہیں ہے اور نہ وہ اپنے کو وارث کی حیثیت سے پیش کر رہا ہے حصہ داری مسلمہ ہے اور یہ بھی تختہ تقرر سے ظاہر ہے کہ کارگذاری کا حق ہر دو اشخاص کو حین حیات تھا اب دونوں خدمات انتظام طلب ہیں تو جب حصہ داری مسلمہ ہے اور بلحاظ گشتی نشان (۲۹) بابتہ ۱۳۰۴ف شرائط ثلاثہ مکمل ہیں اور اسی وجہ سے دونوں خدمات پر جداگانہ اشخاص مامور تھے تو ایسے حصہ دار کو جب کوئی اولاد شخص کارگذار کی موجود نہ ہو ایک خدمت پر کام کرنیکا موقع دیا جانا عین معدلت ہوگا ۔ رامچندر وارث بیابائی و مانک نارائن ایک خدمت پر خود یا گماشتہ رکھکر کام کرسکتا ہے اور جملہ اسکیل ہر دو خدمات سے ۱۰ ار ہر فی روپیہ اسکیل لے سکتا ہے مگر اوسکا یہ ادعاء کہ خدمت گذاری کا بھی ہر دو خدمات کے لئے اوس کو حق ہے واجبی نہیں ہے وہ حق سرکار نے جو متوفیان کو دیا تھا وہ حین حیات تھا اونکی فوتی کے بعد وہ ختم ہوگیا اوس کو ایک خدمت مالی پٹیلی پر کارگذاری کا موقع دیا جانا بالکل واجبی ہے اور کوتوالی پٹیلی پر مرافع موگلپا کو کارگذاری کا حق بلحاظ اوس حق حیاتی کے جو متوفیان کے تقرر کے وقت دیا گیا ہے حاصل ہونا چاہئے ۔ لہذا حکم ہوا کہ

مرافعہ حسب اللہ راحت صدر منظور ۔

مرافعۂ صیغۂ مال

لالیا وغیرہ — مرافعان — بوکالت مسٹر بابو راؤ صاحب و مولوی محمد شریف صاحب وکلاء

نمبر مقدمہ ۳۲ سنہ ۱۳۳۴ف
منفصلہ ۹ اسفندار سنہ ۱۳۳۵ف

بنام

بلی رام — مرافعہ علیہ

گماشتہ۔ حصہ اسکیل کا دعوی منجانب گماشتہ۔ گماشتہ کو وطن مین کوئی حق نہونا۔

اگر کوئی شخص بحیثیت گماشتہ کسی خدمت کو انجام دیکر حصہ اسکیل پاتا ہو تو محض کارگذاری کی وجہ سے وہ حصہ دار کھلایا نہین جاسکتا اور نہ اس کو وطن کے بابتہ کوئی حق دعوی پیدا ہوسکتا ہے۔

واقعات مقدمہ ہذا یہ ہین کہ لالیا (مرافع) نے تحصیل مین درخواست پیش کی کہ موضع تونڈالہ کی پولیس پٹیلگی کا پٹہ بلی رام (مرافعہ علیہ) کے نام ہوا اور بوجہ نابالغی بلی رام (مرافعہ علیہ) پدر لالیا (مرافع) نے پٹیلی کے کام کو انجام دیا اور زمانہ کارگذاری مین اسکیل دو ثلث کارگذار کو اور ثلث حصہ دارون مین تقسیم ہوتی رہی۔ اور ۱۳۳۱ف تک اس طرح حصہ ملتا رہا۔ اور اب نہین ملتا ہے دلایا جائے۔ دعوے کے ثبوت مین ایک وثیقہ جو تحصیل سے کام کے لئے دیا گیا تھا پیش کیا۔ اور بلی رام (مرافعہ علیہ) کے جانب سے انکار کیا گیا۔ تحصیلدار صاحب نے محدہ یافت لالیا (مرافع) کی جانب دعوی ڈگری کیا۔ بنا راضی تجویز تحصیل۔ بلی رام نے ڈویژن مین مرافعہ پیش کیا تو تجویز تحصیل بحال رہی اور مرافعہ نامنظور ہوا۔ ڈویژن کی ناراضی سے بلی رام نے ضلع مین مرافعہ پیش کیا تو صاحب ضلع نے بمنظوری مرافعہ حسب ذیل فیصلہ فرمایا۔

لالیا (مرافع) کے نسبت تحت نے تجویز کیا ہے کہ اسکیل سے حصہ اس کو ملے۔ ابتدائی وراثت و پٹہ بنام بلی رام (مرافعہ علیہ) ہے لالیا (مرافع) کا نام کسی کاغذات سرکاری مین نہین ہے۔ محض گماشتہ یا کسی اور حیثیت سے ایکبار کام کرنے کی وجہ یا لالیا (مرافع) کا باپ کام کرنے کی وجہ دعوی دار حصہ دار نہین ہوسکتا۔ اور نہ ملیفہ مال حصہ دلا سکتی ہے۔ پٹہ دار مرافعہ علیہ ہے مرافع کا کام ہے کہ کسی سرکاری کاغذ سے ثابت کرے کہ آنہ داری مین کھین

بناراضی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع ناندیر مورخہ ۲۲ مہر سنہ ۱۳۳۳ف متوائیکہ مرافعہ منظور۔ فیصلہ تحت منسوخ

اس کا نام ہے نہ کوئی ایسا کاغذ پیش کیا اور نہ شہادت۔ پھر دعوی کس طرح ہوسکتا ہے مرافع کی بدنیتی ہے کہ اس کا باپ بحیثیت مختار کے کام کرکے انسکیل پانے کی وجہ وطن مین حصہ دار ہونا چاہتا ہے۔ لہذا مرافع منظور اور فیصلہ تحت منسوخ۔

لالیا بنام بلی راکم

اب بنا راضی تجویز ضلع محکمہ ہذا مین لالیا وغیرہ نے اپیل پیش کیا ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید

بحث منجانب مرافعین سماعت کی گئی۔ نہ تو کاغذات سرکاری مین حصہ داری شریک ہے اور نہ حصہ پانے کے متعلق دستاویزی شہادت پیش ہوی۔

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور۔

مرافعہ صیغۂ مال

سنہ ۱۳۳۲ ف
نمبر مسل ۲۵ / ۱۴۲۷
منفصلہ ۲۸ مہردی سنہ ۱۳۳۵ ف

اینونا مرافع۔ بوکالت مدائے گل بہادر صاحب وکیل

بنام

رام چندر وغیرہ مرافعہ علیہم بوکالت پنڈت گر راؤ صاحب و پنڈت نرہر راؤ صاحب وکلاء

اندراج نام شکمیداری۔ پٹہ دار کے رضامندی کے بغیر قیام شکمی کا عدم جواز۔ مال کے اختیارات نسبت قیام شکمی۔ کاشت کار قابض اراضی۔ قبضہ دیرینہ کا اثر۔ چارہ کار عدالت کی ہدایت۔

(۱) عام احکام یہ ہین کہ بلا رضامندی پٹہ دار شکمیداری پر کسی کاشت کار کا نام صیغہ مال شریک کرنے کا مجاز نہین ہے۔ گو کہ کاشت کار مدت مدید سے اراضی پر کیون نہ قابض ہو۔

(۲) اگر کاشت کار کو کسی حقیت کی بنا پر دعوی ہو تو عدالت مجاز مین چارہ جوئی کرنی چاہیے۔

بنا راضی فیصلہ محکمہ سرکار عالی صیغہ مالگذاری مورخہ ۱۲ بہمن سنہ ۱۳۳۴ ف نسبت اپنکا تجویز ثانی منظور۔ فیصلہ تحصیل و صوبہ بحال۔

ایشونتا بنام رام چندرو غیرہ

واقعات۔ مسمیان رام چندر و گنڈو مرافعہ علیہم نے تحصیل نلنگہ مین درخواست پیش کی کہ اراضیات سروے نمبر ۲۷ و ۶۵۔ موقوعہ موضع چنچولی پہنگار سائلین کے قبضہ مین بہ حیثیت برادری بحصہ مساوی ۸ ر ۸ ر چار پشت سے یعنے پچاس سال سے زائد عرصہ سے ہین۔ اور ہر سال کاشت کر کے رقم سرکاری داخل کرتے ہین۔ بروئے قانون مال گزاری اراضی قابضان اراضی زائد دوازدہ سال کو حسب پٹہ دار کے حقوق حاصل ہو جاتے ہین اور اون کا نام شریک تختہ شکمی داری کیا جاتا ہے اراضیات مذکور کا پٹہ برائے نام مسمی رام چندر کے نام ہے پٹہ دار مذکور ان اراضیات کا قابض ہے اور نہ ان نمبرات سے اس کو کوئی تعلق ہے۔ پٹہ دار مذکور فوت ہو چکا ہے۔ اور بجائے پٹہ دار کے اوس کے فرزند ایشونتا کے نام بطور وراثت پٹہ منتقل ہوا ہے۔ لھذا استدعا ہے کہ اندراج نام شکمی بقدر ۲ر۱۶ آنہ اراضیات مندرجہ بالا کی ڈگری بحق سائلین بمقابلہ ایشونتا صادر فرمائی جائے

مدعی علیہ مسمی ایشونتا نے جوابدعی کی کہ بحین حیات پدر سائل مدعیان ناکامیاب ہونے سے اب بوجہ انتقال پدر سائل اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتے ہین مدعیان مدعی علیہ کی برادری سے ہین نہ ان کی شکمی ہے نہ کسی نمبرات نزاعی پر اون کا قبضہ رہا ہے اور نہ رقم سرکاری اونھون نے کبھی ادا کی۔ مدعیون نے ڈویژن مین عذرداری کی تھی وہ خارج ہو گئی۔ لھذا دعوی مدعیان خارج فرمایا جائے۔

تحصیل کی تحقیقات مین مدعیان کا قبضہ زائد از دوازدہ سالہ اور مرافعہ علیہم مرافع کی برادری سے ہونا ثابت ہونے پر مرافعہ علیہم کی سالم شکمی سروے نمبرات ۲۷ و ۶۵ پر قائم کیجا کر درج رجسٹر شکمیداران کی جائے۔ اور مرافعہ کے نام نمبرات مذکور کا پٹہ بدستور رہنے کی رائے دی۔

فیصلہ تحصیل کی ناراضی سے مرافع نے ضلع مین مرافعہ کیا۔ تو ضلع نے فیصلہ کیا کہ یہ عام قاعدہ ہے کہ بذریعہ وراثت جب کوئی سالم نمبر کسی کی طرف منتقل ہو جاتا ہے تو پھر اوس نمبر کی چھوٹری اوس شخص کو دیکر پٹہ دار کی حیثیت اوس کی گردی جاتی ہے۔ نہ کہ شکمی داری کی ایسی حالت مین جبکہ ہر دو نمبرات متنازعہ مرافعہ علیہم کے قبضہ مین تھے اور بذریعہ وراثت اوس کو منتقل ہوئے تھے تو اون کے پاس چھوٹری ضرور رہنا چاہیے تھا۔ سنہ ۱۳۲۷ ف مین جبکہ پٹہ دار نے چھوٹری پر مرافعہ علیہ کے ہستکے لکھا ہوا دیکھا تو ڈویژن مین مستغیث ہوا اور ڈویژن نے اوسکی

ایشونتا
بنام
رام چندر وغیرہ

اصلاح کا حکم دیا۔ دوسرے کاغذات پہانی وغیرہ میں مرافعہ علیہم نے ہستے پٹواری سے درج کرا کے سازشی کارروائی کی ہے۔ لھذا مرافعہ منظور تجویز تحت منسوخ۔

اس کا مرافعہ مسمی رام چندر مرافعہ علیہ نے صوبہ داری میں کیا اور وہ اس توجیہ سے منظور ہوا کہ جبکہ دریافت ابتدائی میں مرافع قابض اراضی رہنا اور مالگذاری ادا کرنا ثابت ہے تو اوس کے لحاظ سے مرافع آسامی شکمی کی تعریف میں داخل ہوسکتا ہے۔ جب آسامی شکمی ثابت ہوا تو اوس کا نام کاغذات سرکاری میں شریک ہونا اصولاً درست ہے۔ لھذا مرافعہ منظور حسب فیصلہ تحصیل مرافع کا نام درج رجسٹر شکمی داری کیا جائے۔

اس فیصلہ صوبہ داری کی ناراضی سے مرافع نے محکمہ سرکار میں مرافعہ کیا۔ اور وہ اس طرح منظور ہوا کہ جب عام احکام یہ ہیں کہ بلا رضامندی پٹہ دار شکمی داری میں کسی کاشت کار کا نام بسیغہ سال شریک کرنے کا مجاز نہیں ہے تو پھر خلاف مرضی پٹہ دار گو وہ مدت مدید سے کیوں قابض نہ ہو کاشت کار کی درخواست پر شکمیداری میں اوس کا نام شریک نہیں کیا جاسکتا۔ اگر کاشتکار کو کسی بنا پر حقیت کا دعوی ہے تو عدالت مجاز میں چارہ جوئی کر سکتا ہے۔ لھذا مرافعہ منظور۔

اس فیصلہ محکمہ سرکار کی ناراضی سے رام چندر و گنڈ و مرافعہ علیہم نے تجویز ثانی کی۔ جو بدیں صراحت منظور ہوئی کہ (نظر ثانی علیہم) صرف شکمی دار ہی نہیں بلکہ نظر ثانی خواہ حصہ دار ہے اور جاریثیت سے قابض ہیں تو اوس کو محروم نہیں کیا جاسکتا۔ لھذا نظر ثانی منظور فیصلہ تحصیل و صوبہ بحال ہو۔

اب اسی فیصلہ نظر ثانی محکمہ سرکار کی ناراضی سے سنجانب پٹہ دار ایشونتا ولد رام چندر مرافعہ موسومہ باب حکومت پیش ہوا ہے۔

حکم عالیجناب نواب صدر اعظم بہادر باب حکومت۔

تمہید

فیصلہ مرافعہ واجبی ہے۔ فیصلہ بہ صیغہ تجویز ثانی جو صادر ہوا ہے وہ قابل تنسیخ ہے لھذا حکم ہوا کہ

مرافعہ منظور۔

مرافعۂ صیغۂ مال

تکارام راؤ — مرافع بوکالت مولوی سید اعجاز حسین صاحب وکیل

نسل نمبر ۴۸/۸۴ سنہ ۱۳۳۲ ف
منفصلہ ۲۶ آبان سنہ ۱۳۳۴ ف

بنام

سرکار عالی — مرافعہ علیہ

گماشتہ پٹواری۔ رقم سرکاری کے تغلب کا الزام۔ اخفا کاشت اراضی۔ گماشتہ کب ممنوع الملازمت قرار دیا جائیگا۔

(۱) جبکہ گماشتہ پٹواری پر سرکاری رقم کے تغلب کا الزام ہو اور نیز اس پر یہ بھی الزام ہو کہ اس نے اخفا کاشت اراضی کیا ہے۔ اور یہ دونوں الزامات ثابت ہوں تو ان الزامات کی پاداش میں گماشتہ کو ممنوع الملازمت قرار دینا چاہیے۔

واقعات یہ ہیں کہ سروے نمبرات ۱۱ و ۶۷ وغیرہ (۸) ۴ قطعات موازی ۳۴ ایکر ۲۷ گنٹہ محاصلی مالی ۴۸ روپیہ موقوعہ موضع ایٹ پاملہ تعلقہ نلگنڈہ باوجود کاشت مقدم پٹواری نے ریک پہانی نکرنے اور سروے نمبرات ۲/۳۷ اور ۱۱/۴۳ و ۲۲، و ۵۱/۲ اور ۵۰/۲ و ۵۴/۳ اور ۳ تری میں باوجود کاشت خشکی ہونے کے پٹیل پٹواری و گرداوری افتادگی کی شرح لکھنے کے الزام میں ڈویژن افسر صاحب نے مسمی تکارام گماشتہ پٹواری مرافع پر ۵۰ روپیہ جرمانہ اور ایک سال کے لئے معطل کیا اور گماشتہ مالی پٹیل پر ۲۵ روپیہ جرمانہ اور چھہ ماہ کے لئے معطلی کی تجویز کی جسکی ناراضی سے تکارام راؤ مرافع نے ضلع میں مرافعہ کیا تو صاحب ضلع نے مرافعہ ترمیماً منظور کرکے یہ حکم دیا کہ جرمانہ معاف کیا جائے۔ اور چھہ ماہ معطلی پر اکتفا کیا جائے۔ اسکیل چھہ ماہ کا سوخت کر کے بحال کر دیا جائے۔

فیصلہ مندرجہ بالا تعمیلاً تحت پر روانہ کر دیا گیا۔ مسمی تکارام راؤ مرافع کے دوسرے مقدمہ کے واقعات یہ ہیں۔ کہ بعلت غفلت و وصول رقم سرکاری (۲۵) مرافع پر ڈویژن افسر صاحب نے (۲۵) جرمانہ کیا اور مالی پٹیل کو خدمت سے موقوف اور (۵۰) جرمانہ کیا جس کی ناراضی سے تکارام راؤ مرافع نے ضلع میں اپیل کیا تو صاحب ضلع نے یہ فیصلہ کیا کہ مالی پٹیل نے رقم وصول کیا

بناراضی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع نلگنڈہ مورخہ ۱۸ آذر سنہ ۱۳۳۳ ف مشعر علحدگی مرافع۔

تکارام راؤ
بنام
سرکار عالی

اور ایک عرصہ تک ارسال نہین کیا مرافع گماشتہ پٹواری ہے اوس نے گردی میں اوس کا اندراج نہین کیا بیان کرتا ہے کہ رقم مالی پٹیل نے وصول کیا تھا مجھے اس کی اطلاع نہین یہ عذر محض قانونی عذر ہے پٹیل و پٹواری کے خدمات مشترکہ ہین ہر ایک کام کے ذمہ دار ہین ہر دو پر مساوی طور پر ذمہ داری عائد ہونی چاہیئے یہ گماشتہ پٹواری ہے اصلدار نے اوسکو خدمت سے علٰحدہ کر دیا ہے ایسی حالت مین جرمانہ کا وصول کرنا دشوار ہوگا لھذا مرافعہ نا منظور خدمت سے موقوف کر دیا گیا ہے یہی سزا کافی ہے۔ جرمانہ ساقط کر دیا جائے۔

فیصلہ مندرجۂ بالا ہی ضلع سے تحت پر تعمیلا جاری کر دیا گیا چنانچہ ڈویژن سے تحصیل کو لکھدیا گیا کہ ایسے موقوف شدہ اشخاص دیگر مواضعات پر مامور نہ ہونا چاہئے اسلئے بہتر ہوگا کہ تحصیل میں ایک رجسٹر رکھکر اونکے نام درج کئے جائیں تاکہ نگرانی بخوبی ہو سکے مگر اس حکم کی تعمیل تکارام راؤ کو نہین ہوی ایک عرصہ کے بعد تکارام راؤ کا تقرر گماشتہ پٹواریگری قصبہ نانگلمنڈہ پر تحصیل سے کیا گیا۔ اور اوسکی منظوری ڈویژن سے ہی صادر ہوگئی جب سابقہ مثل کا علم ہوا تو تحصیلدار جدید نے یہ تجویز کی کہ سخت افسوس ہے کہ اہلکاران وقت اس سے بخوبی واقف تھے کہ فیصلہ محکمۂ ضلع کی بنا پر تکارام راؤ گماشتہ پٹواریگری سے علٰحدہ کیا گیا تھا تو کیون اوس کو مکرر گماشتہ گری کی تحریک پیش کیگئی اور محکمۂ ڈویژن سے بہی اس کا نام نوٹ کر کے آیندہ اس کو گماشتہ نہ کرنے کے لئے حکم دیا گیا تھا۔ باوجود اس کے اوس کے نام محکمۂ ڈویژن سے گماشتہ گری کی منظوری حاصل کیگئی جو کسی طرح درست نہ تھا اب فوراً تکارام راؤ گماشتہ گری سے علٰحدہ کیا جائے اور اصلدار کو دو ہفتہ کی مہلت دیجائے۔ کہ وہ دوسرا گماشتہ پیش کرے۔

بتاریخ ۱۱ آبان ۱۳۳۲ف تحصیلدار صاحب نے تکارام راؤ کے علٰحدگی کی تجویز مندرجۂ بالا صادر کی اور بربنائے درخواست تکارام راؤ مورخہ ۲ آذر ۱۳۳۳ف دہی تحصیلدار صاحب نے ذریعہ مراسلہ نمبر ۲۱ واقع ۷ آذر ۱۳۳۳ف ضلع مین تحریک کی کہ بربنائے حکم مافوق تکارام راؤ خدمت سے علٰحدہ کر دیا گیا۔ مگر اب نامبردہ نے جو عذرات پیش کئے ہین وہ ایک حد تک واجبی پائے جاتے ہین۔ اور غور طلب امر یہ بہی ہے کہ فیصلہ ابتدائی محکمہ ڈویژن مین اس کو اصلدار نے گماشتگی سے علٰحدہ کرنا بتلایا گیا ہے اور بتمہید فیصلہ ضلع مین صاف طور پر ظاہر فرمایا گیا ہے کہ یہ گماشتہ پٹواری ہے۔ اصلدار نے اس کو خدمت سے علٰحدہ کر دیا ہے۔ ایسی حالت مین جرمانہ وصول کرنا دشوار ہوگا اس لئے جرمانہ ساقط کر دیا جائے برخلاف فیصلہ جات ڈویژن سے مسمی تکارام راؤ کو موقوف شدہ تصور کر کے دیگر موضع پر مامور نہ کرنے کا جو حکم دیا گیا ہے وہ قابل غور ہے۔ و محتاج انصاف ہے۔ ہنوز ضلع سے مراسلہ تحصیل کا تصفیہ

تکارام راؤ
بنام
سرکار عالی

عمل مین نہین آیا تھا کہ بتاریخ ۱۴ آذر ۱۳۳۳ف تحصیل کی تجویز علحدگی کی ناراضی سے ضلع مین تکارام راؤ نے مرافعہ دائر کیا۔ اور جب یہ مثل مددگار صاحب محکمہ تعلقداری ضلع کے اجلاس پر پیش ہوی تو مددگار صاحب نے یہ کیفیت لکھی کہ اس موقع پر ڈویژن نلگنڈہ مین جو کارروایات تکارام راؤ کے متعلق جاری ہین اس کی اطلاع بھی جناب (صاحب ضلع) کی خدمت مین پیش کردینا مین مناسب سمجھتا ہون اس وقت تکارام راؤ کے نسبت تین مقدمات ڈویژن مین چل رہے ہین۔ جن کی صراحت درج ذیل ہے۔

ان ہر سہ مقدمات کی تاریخ مین ۱۵ آذر ۱۳۳۳ف بغرض دریافت رکھا ہے اب مثل ہذا کے متعلق جناب جو تجویز مناسب تصور فرمائین صادر فرمادین۔

(۱) مثل $\frac{۱۵}{۷۵}$ ۱۳۳۱ف منتقل از محکمہ تحصیل۔

(۲) " $\frac{۸}{۳۰}$ ۱۳۳۲ف " " "

(۳) درخواست امراوردی سیر انیسم دسائیگا وغیرہ رعایا قصبہ نلگنڈہ مشرحہ جناب (صاحب ضلع) مورخہ یکم آذر ۱۳۳۳ف۔

صاحب ضلع نے یہ فیصلہ کیا کہ مرافع پر دو الزامات قائم ہوئے ہین ایک خرد برد۔ دوسرا انحفار کاشت اراضی۔ مثل او فیصلہ سابقہ ضلع معائنہ کیا گیا تکارام راؤ پر دو اہم الزامات قائم ہین۔ ان الزامات مین گماشتہ کو ممنوع الملازمت اور سزا دینے کے لئے کافی ہے۔ لھذا مرافعہ نامنظور۔ تجویز تحت بحال رہے۔ وغیرہ

فیصلہ ضلع کے ناراضی سے تکارام راؤ نے محکمہ ہذا مین اپیل کیا ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید

مثل پیش ہوی لائق وکیل صاحب کی بحث سنی گئی مرافع کی خواہش یہ ہے کہ کسی صورت سے کیون نہ ہون اس کے گذشتہ افعال پر چشم پوشی کی جا کر آئندہ کے لئے پھر اس کو موقع انجام دہی خدمت کا دیا جاوے خود سابقہ افعال اس کے ایسے نہ تھے جن کو دیکھنے کے بعد اس کے ماموری کی تجویز کی جاسکے گر تحصیل نے لاعلمی کی وجہ سے اس کے خلاف عمل کیا

اور یہ مامور ہوگیا تو خلاصہ صدر سے مستنبط ہو رہا ہے کہ اس نوبت مابعد پر کبھی اس نے ایسے کام کئے جن کی دریافت کی نوبت آئی ہے۔

بہر حال بوجوہ صدر مرافعہ کے عذرات لنگ پر لحاظ کرنے کی ضرورت خیال نہ کی جاکر۔

تجویز کیجاتی ہے کہ

مرافعہ نامنظور۔

مرافعہ صیغۂ مال

مرافع بوکالت پنڈت سری پت راؤ صاحب وکیل — کھنڈ وبا۔ — فیصلہ نمبر مثل ۲۹/۸۷ سنہ ۱۳۳۲ف

بنام

مرافعہ علیہ — سرکار عالی۔ — منفصلہ ۱۷ آذر سنہ ۳۲۵ف

وجہ موجہ۔ معافی میعاد۔ اندرون میعاد رجوع نہ ہونے کا اثر۔

مسمی رام جی مقدم مالی وکوتوالی جاون واڑی کا انتقال سنہ ۱۳۲۶ف مین ہوا تحصیل سے حضوری ورثا کے بابتہ اشتہار جاری ہوا لیکن کوئی رجوع نہیں ہوے سنہ ۱۳۳۱ف مین مسمی کھنڈو پسر صلبی متوفی حاضر ہوا اور خواہان وراثت ہوا چونکہ چار سال کا زمانہ منقضی ہوا تھا اس لئے تحصیل نے معافی میعاد کی نسبت محکمہ ضلع مین سفارش کی جس کو ضلع نے نامنظور کیا۔

اس نامنظوری کی ناراضی سے کھنڈوبا پسر متوفی نے محکمہ معتمدی مال مین مرافعہ پیش کیا۔

تجویز ہوئی کہ مرافع کی حالت مفلسی کی ہونیکی وجہ سے تکمپروری کے لئے تلنگانہ مین گیا تھا۔ اور وہان بیمار ہوگیا۔ لھذا یہ وجہ معافی میعاد کے لئے کافی خیال کی جاسکتی ہے۔

واقعات یہ ہین کہ مسمی رامجی مقدم مالی وکوتوالی مزرعہ جاون واڑی تحت موضع منگاون تعلقہ دیگلور سنہ ۱۳۲۶ف

بناراضی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع ناندیڑ مورخہ ۲۰ مہر دے سنہ ۱۳۳۳ف متعر اینکہ وراثت نامنظور کی جائے۔

کہنڈوبا
بنام
سرکار عالی

مین فوت ہوا جب ضابطہ تحصیل سے اشتہار جاری کیا گیا جس کی تعمیل کہنڈوبا پسر رام جی متوفی پر ۲۹ امرداد ۱۳۲۷ف کو ہوئی۔ مگر اندرون مدت ورثا رجوع نہ ہونے سے کارروائی ختم کردی جاکر اشتہار حضوری حصہ داران جاری کیا گیا۔ مگر کوئی حصہ دار رجوع نہین ہوا ماہ تیر ۱۳۳۱ف مین جب تحصیلدار صاحب کے دورہ کا مقام موضع مذکور پر ہوا تو مسمی کہنڈوبا پسر رام جی متوفی رجوع ہوکر معافی غیر حاضری کی درخواست پیش کی اور خواہان وراثت ہوا۔ بربنا درخواست مذکور کہنڈوبا اور نیز گواہان کے بیانات کو تحصیلدار صاحب نے قلمبند کیا تو اوس سے واضح ہوا کہ مسمی کھنڈوبا درخواست گذار متوفی پٹیل کا فرزند صلبی ہے۔ اور آج تک اس وجہ سے رجوع نہین ہوا کہ وہ بوجہ عسرت وفاقہ کشی شکم پروری کے لئے معہ متعلقین کے تلنگانہ مین چلا گیا تھا۔ اور وہان بیمار رہی رہا۔ بعد قلم بندی بیانات تحصیلدار صاحب نے بتوسط ڈویژن معافی غیر حاضری کے لئے ضلع مین سفارش کی۔ مگر ہنوز کیسوئی عمل مین نہین آئی تھی کہ صاحب ضلع حین تنقیح دفتر تحصیل اس مقدمہ کے مثل مین یہ فیصلہ کیا کہ جبکہ اشتہار حاضری ورثا و حصہ داران جاری ہونے پر وارث یا حصہ دار رجوع نہ ہوئے تھے اور چار سال (۲۵) یوم کا زمانہ گذر چکا۔ اور یہ مدت غیر حاضری مجرد درخواست پر قابل رعایت نہین ہے قانون غافلین کی مدد نہین کرسکتا لهذا تحصیل کو چاہیئے کہ بصیغۂ لاوارثی کارروائی آغاز کرے۔ کارروائی وراثت نامنظور کی جاتی ہے۔ اب اس تجویز ضلع کی ناراضی سے مسمی کھنڈوبا نے محکمہ ہذا مین درخواست اپیل پیش کی ہے

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید

مثل پیش ہوئی وکیل صاحب کا بیان یہ ہے کہ اسکیل سالانہ ۵ عہ ہے اُن کا موکل مفلس ہے۔ اس لئے اپنی شکم پروری مین مصروف رہ کر پیروی سے غفلت کی جو معافی کا خواستگار ہے۔ ایسے معافیات سرکار ابد پائدار نے بمراحم خسروانہ ہزارہا عنایت فرمائی ہے تو ایسے جز کی وطن کے وارث مسلم کی غیر حاضری کی نسبت انکار نہین کیا جاسکتا ہے لهذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ منظور۔ غیر حاضری معاف کی جائے۔

نشان نمبر ۴۵/۸۷ بابتہ ۱۳۳۲ف منفصلہ ۱۲ ہر دی ۱۳۳۵ف

مرافعہ باب حکومت صیغۂ عطیات

علی محمد خان خلف غلام عزت اللہ خان مرافع بوکالت مولوی میر احمد شریف صاحب وکیل

بناہم

رانی شنکرما ـ بولایت ناظم صاحب کورٹ آف وارڈز سرکار عالی مرافعہ علیہ بوکالت پنڈت باپو راؤ صاحب وکیل

رسوم کا دعویٰ ـ منتخب کے عدم ترتیب کا اثر ـ انعامی تحقیقات ـ عدالت سے اخراج مقدمہ کا اثر ـ جاگیر دار سے رسوم دلانے کا جواز ـ فرمان خداوندی کی تعمیل ـ

(۱) گو سررشتہ انعام سے اجرائی رسوم کے نسبت منتخب صادر ہوا ہو مگر جبکہ رسوم کا وجود مسلمہ ہو تو انعامی تحقیقات و یکسوئی کے انتظار میں رسوم کی ادائی ملتوی نہیں ہو سکتی ـ

(۲) گو بحالی جاگیر کے بعد جاگیر دار نے رسوم نہ دیا ہو مگر زمانہ ماقبل میں خود جاگیر دار نے اور زمانہ ضبطی میں سررشتہ مال سے رسوم ایصال کیا گیا ہو تو جاگیر دار کا انکار کرنا قابل لحاظ نہیں ہو سکتا اور نہ تمادی عارض ہوگی ـ

(۳) گو دعوے مدعی عدالت دیوانی سے درخواست قائم مقامی پیش نہ کرنے کی وجہ سے خارج ہو چکا ہو مگر جبکہ بارگاہ خسروی سے وصول بقایا رسوم کے لئے عام طور پر حکم ہو چکا ہو تو اسکی تعمیل مقدم ہے

(۴) بقایا رسوم سنین ماضیہ بموجب فرمان مبارک سررشتہ مال سے دلایا جا سکتا ہے ـ

واقعات مقدمہ یہ ہیں کہ سررشتہ انعام سے ذریعہ منتخب تعمیل نشان ۱۲۴۳ مورخہ ۲۸ ہر آبان ۱۳۰۷ف جاگیر موسٹی پیٹھ کی بحالی غلام عزت اللہ خان پدر مرافع کے نام ہوئی ـ پدر مرافع کا انتقال ۲۱ ہر خورداد ۱۳۱۸ف کو ہو گیا تو اون کی وراثت ذریعہ فرمان مبارک مورخہ ۲۱ ہر جمادی الثانی ۱۳۳۶ ہجری اون کے فرزند محمد علی خان مرافع کے نام منظور ہوئی ـ اور حسب فیصلہ سررشتہ انعام ایک ثلث حصہ نقد ہر سال محاصل جاگیر سے افضل النسا بیگم کو دینے کا حکم ہوا ـ

بنا راضی فیصلہ نواب رفعت یار جنگ بہادر ناظم عطیات سرکار عالی مصدرہ ۳۰ ہر آبان ۱۳۳۲ف ـ

علی محمد خان
بنام
رانی شنکرما

ف یہ کارروائی وصول رسوم دیشمکھی سمستان میدک کی ہے جس کا آغاز غلام عزت اللہ خان پدر مرافع اور وینکٹ ورگا ریڈی پدر مرافعہ علیہا کے زندگی مین ۱۲۹۹ ف سے ہوا ہے ابتدا تحصیل سمستان نے پدر مرافع سے (لاعہ) بابتہ رسوم نہایت آخر ۱۲۹۵ ف اور بابت محاصل سیری ۱۲۹۶ ف کا مطالبہ کیا کارروائی تحصیل سمستان میدک کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پدر مرافع کے جانب سے ۱۳۰۰ ف و ۱۳۰۱ ف و ۱۳۰۲ ف و ۱۳۰۳ ف کا رسوم علاقہ سمستان کو ادا کر دیا گیا اور ۱۳۰۴ ف کے بابتہ ایک روپیہ رسوم اور محاصل اراضی سیری ۱۳۰۲ ف کے بابت لعہ باقی رکھے گئے۔ اور سن ابتدائے ۱۲۹۱ ف کچھہ بقایا رہگیا جس کی مجموعی تعداد بابت رسوم لاعہ اور بابت محاصل اراضی سیری ماعہ جملہ للعہ قرار پائے۔ چونکہ اسٹیٹ پدر مرافعہ علیہا زیر نگرانی کورٹ آف وارڈز تھا لہذا بولایت کورٹ آف وارڈز غلام عزت اللہ خان صاحب مرحوم جاگیر دار موسٹی پیٹھ پر للعہ کا دعوی عدالت دیوانی ضلع میدک مین ۱۳۰۷ ف مین دائر کیا گیا مین بعد محاصل اراضی سیری کے بابتہ ماعہ دعوے سے خارج کر دئے گئے۔ کہ اس رقم کا تعلق کاشتکار سے تھا۔ صرف رسوم کے بابتہ لعہ کا دعوی قائم رہا۔

دوران کارروائی مین بماہ امرداد ۱۳۰۸ ف پدر مرافعہ علیہا کا اسٹیٹ کورٹ آف وارڈز کے نگرانی سے واگذاشت ہوا اور اوس کے بعد دس ماہ کے عرصہ مین بتاریخ ۱۳ اردی بہشت ۱۳۰۹ ف پدر مرافعہ علیہا راجہ ورگا ریڈی کا انتقال ہونے سے پہر اس اسٹیٹ پر کورٹ آف وارڈز کی نگرانی قائم کی گئی بوجہ وفات پدر مرافعہ علیہا مقدمہ عدالت محولہ بالا مین کوئی درخواست قائم مقامی پیش نہ ہونے سے عدالت دیوانی ضلع میدک نے بتاریخ ۲۵ بہمن ۱۳۰۹ ف حسب فحوائے دفعہ ۸۷ ضابطہ دیوانی نمبر ۲ مقدمہ خارج فرمایا چونکہ اس اثنا مین ۱۳۱۰ ف مین موضع موسٹی پیٹھ جاگیر پر بھی عمل ضبطی قائم ہوا اور ۱۳۰۹ ف سے مرافعہ علیہا کا اسٹیٹ بھی پہر کورٹ آف وارڈز کے نگرانی مین تھا۔ لہذا وصول رسوم کی کارروائی بصیغہ مال جاری رہی اور محکمہ معتمدی مالگزاری سرکار عالی سے بصیغہ کورٹ آف وارڈز ذریعہ روبکار نشان ۳۲۹۰ واقع ۱۰ فروردی ۱۳۱۴ ف تعلقدار صاحب ضلع میدک کو لکھا گیا کہ

موضع موسٹی پیٹھ جاگیر زیر نگرانی ضلع اور اوس کا محاصل سرکار مین جمع ہے۔ لہذا رقم مجتمعہ سے بقایا وصول طلب لعہ جمع وخرچ کر کے اطلاع دیجائے۔

علی محمد خان
بنام
رانی شنکرما

الغرض زمانہ ضبطی موسٰی پٹیہ جاگیر مین رسوم سالانہ بحساب (ما ھہ ۵) من ابتدائے ۱۳۱۰ف لغایت ۱۳۲۰ف جمع خرچ ہونا مراسلہ تحصیل سمستان میدک نشان ۲۰۴۴ واقع ۱۵ امرداد بہمن ۱۳۱۶ف وکیفیت صیغۂ حساب ضلع مورخہ ۲۴ آبان ۱۳۳۰ف مشمولہ مثل دفتر ضلع میدک $\frac{13}{61}$ بابتہ ۱۳۱۸ف سے ظاہر ہے۔

اس کے بعد محکمہ مال گذاری سے بربنا ئے تحریک نظامت کورٹ بزمانہ مسٹر ولکفیلڈ صدر ناظم مال عرضداشت مورخہ ۱۵ ذی حجہ ۱۳۳۵ ہجری بارگاہ خسروی مین بہ صراحت اسناد عطا گذرانی گئی کہ اسٹیٹ راجہ درگا ریڈی بدر عرافو علیہا زیر نگرانی کورٹ آف وارڈز ہے اس وقت جاگیرداران وغیرہ سے بقایا رسوم نغایت ۱۳۲۵ف ایک لاکھ بیاسی ہزار سات سو اڑتیس روپیہ آٹھ پائی وصول طلب ہین۔ ایک تختہ ابقایا بھی گذرانا گیا جس مین جاگیر موسٰی پیٹہ بھی بشمول دیگر جاگیرات درج ہے۔ اور جاگیر موسٰی پٹیہ پر از ۱۳۱۰ف لغایۃ ۱۳۲۵ف الصما ھہ ۵ $\frac{12}{6}$ کا بقایا لکھا گیا ہے۔ عرضداشت مین عرض کیا گیا ہے کہ یہ رسوم اوسی زمانہ کے ہین۔ جبکہ اسٹیٹ زیر نگرانی کورٹ آف وارڈز ہے اور سرکار یتیم کی سرپرست ہے جب تک سرکاری طور پر مدد نہ ملے بڑے بڑے جاگیرداروں سے بقایا وصول ہونا دشوار ہے اس اسٹیٹ کا حق واجبی قدیمی او منظورہ سرکار ہے۔ پس اس بقایا کو بطور بقایائے مالگزاری وصول کرنے اور آیندہ جب تک اسٹیٹ راجہ درگا ریڈی زیر نگرانی ہے اگر ضرورت ہو تو اسی طرح عمل کرنے کی نسبت ارشاد اقدس شرف صدور لائے تو مناسب ہے جن علاقہ جات سے رسوم وصول طلب ہے البتہ اون کو حسب ضابطہ نوٹس دیجائیگی اور اون کے عذرات ہون تو اون کی سماعت کی جائے گی یہ کل رقوم جو بذریعہ دفتر مالگذاری وصول کئے جائین گے اون مین سے فی روپیہ ڈیڑھ آنہ کے حساب سے حق سرکار حسب ضابطہ وضع کرنے کے بعد یہ رقم کورٹ آف وارڈز کے تفویض کی جائیگی"۔

اس کے بعد عرضداشت مورخہ ۱۰ شعبان المعظم ۱۳۳۶ ہجری بعد آرا صدر المہام بہادر مال و پولٹیکل ڈپارٹمنٹ گذرانی گئی۔ بنا برآن بارگاہ خسروی جہان پناہی سے ذریعہ فرمان مبارک مرقومہ ۱۲ شعبان المعظم ۱۳۳۶ ارشاد ہوا کہ صدر المہام مال و پولٹیکل ڈپارٹمنٹ کے رائے کے مطابق کورٹ آف وارڈز کے درخواست پر بعد دریافت بمقابلہ فریق ثانی سمستان میدک کے رسوم بقایا کا مطالبہ جو واجبی پایا جائے۔ بصیغہ مال وصول

کرادیا جائے اور رقم وصول شدہ سے حق سرکاری روپیہ ڈیڑآنہ لیکر سرکار مین جمع کرلیا جائے۔

بہ تعمیل فرمان مبارک محکمہ مالگذاری سے ذریعہ مراسلہ نشان ۲۹۸۱ واقع ۱۶ اسفندار شہریور ۱۳۲۷ ف دفتر صوبہ داری صوبہ گلشن آباد میدک کو لکھا گیا اور اوسی زمانہ مین بوجہہ منظوری وراثت پدر مرافع جاگیر موضع موسٹی پیٹیہ ضبطی سے واگذاشت ہوی اور موضع موسٹی پیٹیہ جاگیر کے زمانہ ضبطی کی رقم مجتمعہ کے استرداد کی کارروائی جاری تھی لہذا انتظامت کورٹ آف وارڈز سے بترسیل نقل مراسلہ مذکورہ ذریعہ مراسلہ نشان ۴۴۵۰ واقع ۲۷ آبان ۱۳۲۸ ف دفتر اول تعلقداری ضلع میدک کو لکھا گیا کہ تا تصفیہ رسوم وصول شدنی متعلقہ اسٹیٹ تخمہ جات استرداد روک دے جائین۔ اور ایک نوٹس جاگیر دار صاحب کو ضلع سے دیا جائے تاکہ بالمواجہہ جاگیر دار صاحب تصفیہ ہوسکے۔ بنابر آن دفتر ضلع سے جاگیردار صاحب حال مرافع کے نام نوٹس دی گئی بہ جواب نوٹس جاگیر دار صاحب نے ذریعہ نشان د ۲ ، واقع ۱۲ اردی بہشت ۱۳۲۹ ف ضلع کو جواب دیا کہ دیسکھی سمتان پاپنا پیٹہ کا رسوم جاگیر مین نہین ہے۔ جب یہ جاگیر تخمیناً چھہ سات سال تک نصف بحال اور نصف شریک خالصہ رہی ہے تو اس وقت رسوم سمتان سرکار سے کیون نہین وصول کئے۔ بزمانہ خالصہ اگر کوئی تخمہ رسوم منظورہ سرکار سررشتہ انعام سے میرے مقابلہ مین مرتب ہوا ہے تو نقل روانہ کی جائے تاکہ مفصل جواب دیا جاسکے۔ اس جواب جاگیردار پر تعلقدار صاحب ضلع نے ناظم صاحب کورٹ کو ذریعہ مراسلہ نشان (۳۱۶۶) واقع ۱۲ خورداد ۱۳۲۹ ف لکھا اور دفتر سے کیفیت طلب کی۔

اس کے بعد دفتر ضلع سے ذریعہ مراسلہ نشان ۲۶۴۶ واقع ۲۰ آبان ۱۳۳۰ ف جاگیردار صاحب مرافع کو لکھا گیا کہ

"کاغذات سرکاری سے ثابت ہے کہ زمانہ ضبطی موضع موسٹی پیٹہ من ابتدائے ۱۳۱۵ ف لغایۃ ۱۳۲۰ ف بحساب ماہوار ۵ سالانہ رسوم دیسکھی آمدنی منضبطہ سے وضع ہوکر بحق رانی صاحبہ پاپنا پیٹہ ایصال ہوا ہے اب واگذاشت جاگیر کے بعد رقم ادا نہین کی گئی۔ چونکہ یہ رسوم مقررہ ہے اور زمانہ ضبطی مین اسکی ادائی ہوتی رہی ہے لہذا رقم مستردشدنی سے رقم ایصال طلب سمتان کو بعد وضع یکو نیم آنی ایصال کردی جائے گی اگر کوئی عذر معقول ہو تو پیش کیا جائے"

اس مراسلہ کا جواب جاگیردار صاحب نے ذریعہ مراسلہ بے نشان مورخہ ۲۴ آبان ۱۳۳۰ ف

علی محمد خان بنام رانی نرنگرما

یہ دیا کہ زمانہ ضبطی سے ماقبل میرے والد نے اور برخواست ضبطی کے بعد مین نے کوئی رسوم نہین دیا ہے اور نہ کبھی مین نے یا میرے والد نے رانی صاحبہ پاپنا پیٹہ کی حقیت جاگیر موسی پیٹہ کے متعلق تسلیم کی ہے اور اب بہی مجھکو رانی صاحبہ کی حقیت متعلقہ رسوم سے انکار ہے اور رانی صاحبہ یا اون کے قائم مقام سلف نے کوئی فیصلہ جاگیر موسی پیٹہ کے رسوم کے بابت صیغہ انعام سے یا عدالت مجاز سے میرے یا میرے والد کے مقابلہ مین حاصل کیا ہے۔ ان وجوہ سے رانی صاحبہ کے دعوے مین اگر محکمہ مجاز مین پیش ہو تو تمادی عارض ہوگی زمانہ ضبطی عارضی مین بغیر جاگیردار کی اجازت کے کسی مطالبہ ذیگی جاگیردار کے ادائی کا اختیار محکمہ مال کو نہ تھا اور اس عمل میں محکمہ مال میرا مختار مجاز متصور نہین ہوسکتا۔ بہر حال اس قسم کا عمل میرے مقابلہ مین حجت نہین ہوسکتا نہ حافظ تمادی ہوسکتا ہے اس لئے رانی صاحبہ کو ہدایت دی جاے کہ وہ چارہ کار قانونی حاصل کرین دفتر ضلع مین بہ قرارداد تاریخ پیشی فریقین طلب ہوتے رہے۔ بالآخر بتاریخ ۱۶ اسفندار ۱۳۳۱ف نواب منظور جنگ بہادر تعلقدار ضلع حسب ذیل تجویز صادر فرمائی

"جاگیردار صاحب موسی پیٹہ کو بہ تقرر تاریخ ۱۶ اسفندار ۱۳۳۱ف ذریعہ مراسلہ اطلاع دیگئی تھی لیکن نہ وہ خود تشریف لائے اور نہ کاغذات مدخلہ سمستان کی تردید پیش کی مزید انتظار کی ضرورت نہیں ہے۔ سمستان پاپنا پیٹہ کا دعوی یہ ہے کہ جاگیر موسی پیٹہ سے سمستان مذکور کو بابت رسوم سمر ویکھی ما ہو ۵ سالانہ اور بابت دسہرہ پانچ روپیہ معمول سالانہ مقرر ہے"

ان رسوم کی ادائی زمانہ ضبطی مین اور اس سے قبل ہوئی ہے۔ جاگیردار سابق جو جاگیردار حال کے والد تھے اپنی حین حیات رسوم کی ادائی کرتے رہے ہین اور ۱۳۱۵ف سے ۱۳۲۰ف تک جبکہ اس جاگیر زیر نگرانی سرکار قائم رہی ہے۔ راست خزانہ سرکاری سے رسوم مقررہ ایصال ہوی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ علی محمد خان صاحب پر ۱۳۲۱ف مین جاگیر بحال ہوئی ہے۔ اور پھر صاحب معزنے رسوم کے واجبیت اور اوس کے ادائی سے قطعی انکار کر دیا سمستان پاپنا پیٹہ کے علاقہ کی امیری بہی موضع جاگیر مین ہے اور سمستان فائدہ اٹھارہے ہین۔ فرمان مبارک مورخہ ۱۲ شعبان المعظم ۱۳۳۶ ہجری کے رو سے سررشتہ مال مجاز ہے کہ رسوم زیر بحث کی ادائی آمدنی جاگیر سے باخذ حق ڈیڑ آنی کرا دیجائے۔ معمول دسہرہ سالانہ پانچ روپیہ کا مطالبہ تو ناقابل

علی محمد خان بنام رانی شنکرما

لسحاظ معلوم ہوتا ہے ۔ اور اوس کے نسبت کوئی ثبوت بھی پیش نہین ہوا البتہ رسوم سر دیسکھی مقبولہ جاگیر دار و سرکار ہے ۔ لھذا اتحتہ مطالبہ کی نقل تحصیل اندول پر بھیجکر لکھا جائے کہ معمول دہرہ کی رقم خارج کرنے کے بعد بقیہ خالص رسوم رقمی ۱۰۴ ۱۴ ما ہو عہ بقایا جاگیر دار موسٹی پیٹہ سے سمستان کو دلایا جائے ۔ جاگیر دار صاحب کو اس تجویز کی اطلاع دی جائے ۔ اور پندرہ یوم کے اندر وہ ادائی کے متعلق تحصیل کو اطمینان نہ دلائین تو جاگیر موسی پیٹہ کا ربع محاصل ضبط کرلیا جائے ۔ حق دیڑہ آنی کے وضعات کے بعد سمستان کو رقم ایصال ہونی چاہیئے ۔ اس کی بھی نگرانی کی جائے کہ آیندہ سال بہ سال رسوم مقررہ ادا ہوتی رہے ۔

تجویز ہذا کی ایک نقل محکمہ سرکار صیغۂ مالگزاری مین بدین استدعا بھیجی جائے کہ جاگیر دار موسٹی پیٹہ کو جو کثیر رقم استرداد طلب ہے ۔ اوس سے مطالبہ پیش شدہ کی بابجائی کرادی جائے ۔ اور ایک کاپی ناظم صاحب کورٹ کی خدمت مین بھیجدی جائے ۔"

اس تجویز ضلع کی ناراضی سے درخواست مرافعہ محکمہ مالگزاری مین پیش ہوی تو جناب نواب رفعت یار جنگ بہادر ناظم عطیات نے بتاریخ ۳۰ ۔ آبان ۱۳۳۲ ف بعد معائنہ بحث تحریری جاگیر دار صاحب وجواب سمستان جو ذریعہ کورٹ پیش ہوا ۔ نیز ضلع کا فیصلہ اور کل وثایق جن پر رسوم کا مطالبہ مبنی ہے ۔ حسب ذیل تجویز صادر فرمائی ۔

> جاگیر دار صاحب معترض ہین کہ کبھی راجہ درگا ریڈی کو رسوم ادا نہین کیا گیا ۔ اس وجہ سے اون پر اس وقت جو مطالبہ قائم ہوا ہے ۔ ناجائز ہے ۔ اور اس کے قبل مین ضبطی جاگیر مال سے جو رسوم ادا کردیا گیا ہے ۔ وہ عمل فریضۂ امانت کے خلاف ہوا ہے ۔ لیکن جو تحریرات و کاغذات

علی محمد خان بنام رانی تنگرما

مندرجہ حاشیہ پیش ہوئے ہین ان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ زمانہ دراز سے رسوم ادا ہو رہا ہے پس جاگیردار صاحب کا یہ عذر کہ کبھی رسوم نہین دیا گیا صحیح نہین قرار پایا تا اب رہی یہ بحث کہ عدالت سے اسٹیٹ کا دعوی خارج ہوا ہے اس وجہہ سے ہمیشہ کے لئے حق ساقط ہوگیا درست نہین پائی جاتی اور اوس کے متعلق جو جواب منجانب اسٹیٹ پیش ہوا ہے۔ وہ لائق لحاظ ہے۔ اخراج مقدمہ کی بنا اوہی

قسم	بابت سنہ	درج رجسٹری	درج کھاتہ	تاریخ	وثیقہ جمع
ماہویہ ۵ر	سنہ ۱۳۰۰ ف	۵۰ جلد دوم	۵۶	۲۵ آبان سنہ ۱۳۰۰ ف	ارسالنامہ نشان ۱۱ مورخہ ۲۵ آبان سنہ ۱۳۰۰ ف
ماہویہ ۵ر	سنہ ۱۳۰۱ ف	۱۱۷	۶۹	۱۴ شہریور سنہ ۱۳۰۱ ف	نشان ۲ ۱۳ شہریور سنہ ۱۳۰۱ ف
ماہویہ ۵ر ماہویہ ۵ر	سنہ ۱۳۰۲ ف سنہ ۱۳۰۳ ف	۸۴	۶۴	۱۲ خورداد سنہ ۱۳۰۴ ف	۱۱ خورداد سنہ ۱۳۰۴ ف
ماہویہ ۵ر	سنہ ۱۳۰۴ ف	۱۴	۶۶	۲۵ دی سنہ ۱۳۰۵ ف	نشان ۶ یادداشت سلخ آبان
ماہویہ ۵ر	مقابات سنہ ۱۳۰۴ ف تمام بابتہ سنہ ۱۳۰۵ ف نصف ماہویہ ۵ر	۷۷	۶۶	۲۱ تیر سنہ ۱۳۰۵ ف	نشان ۸ مورخہ ۲۳ ذیحجہ سنہ ۱۳۱۳
ماہویہ ۵ر	سنہ ۱۳۰۶ ف	۱۹	۶۷	۲۳ بہمن سنہ ۱۳۰۷ ف	نشان ۸ ۲۵ رجب سنہ ۱۳۱۵
ماہویہ ۵ر	سنہ ۱۳۰۷ ف	۸۵	۶۷	۱۱ اسفندار سنہ ۱۳۰۷ ف	نشان ۲۱ مورخہ ۲۷ محرم سنہ ۱۳۱۵

(۱) یادداشت غلام عزت اللہ خان مورخہ ۵ اسفندار سنہ ۱۳۱۶ ف

(۲) وصول باقی مرتبہ التحصیل اندول من ابتدائے سنہ ۱۳۰۹ ف لغایت سنہ ۱۳۱۶ فصلی۔

(۳) مراسلہ دفتر سرکار صیغہ مالگذاری نشان ۲۹۸۱۔ مورخہ ۱۶ شہریور سنہ ۱۳۲۷ فصلی۔

(۴) نقل خط جاگیردار مورخہ ۲۶ جمادی الاول سنہ ۱۲۹۶ ہجری۔

(۵) نقل یادداشت غلام عزت اللہ خان ۱۶ محرم سنہ ۱۳۰۹ ہجری

(۶) نقل یادداشت غلام عزت اللہ خان ۱۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۹

(۷) نقل یادداشت غلام عزت اللہ خان ۱۶ دی سنہ ۱۳۰۵ ف۔

(۸) نقل یادداشت غلام عزت اللہ خان مورخہ ۵ اسفندار سنہ ۱۳۰۷ ف

انمین ادائی رسوم کا ذکر ہے

علی محمد خاں بنام ستنگرما

جس کا اثر نفس مقدمہ پر نہیں پڑسکتا جبکہ یہ امر مسلمہ ہے کہ بروئے سند رسوم بانیکا حق ہے اور پہلے رسوم دیا جاتا رہا ہے تو بدستور اسکی اجرائی دادائی لازم ہے اگر کسی وجہ سے ملتوی رہا ہو تو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ہمیشہ کے لئے مسدود رہیگا اور نہ ایسا کرنا جائز ہے پس جاگیردار حال کا یہ عذر بھی لائق توجہ نہیں ہے۔ بقایا رسوم دلانے کے لئے پیشگاہ خداوندی سے حکم ہولیا ہے تو اسکی نسبت کوئی اعتراض قابل قبول نہیں ہوسکتا بہر حال اسکی تعمیل لازم ہے اور ہونی چاہئے کیا بنظر حکم خسروی مذکورۂ بالا اور کیا بلحاظ عمل دیرینہ جو کاغذات محولہ بالا سے عیاں و ثابت ہے۔ جاگیردار حال کا عذر وامرار بے موقع پایا جاتا ہے۔ فیصلہ ضلع میں دست اندازی غیر ضروری ہے لہذا مرافعہ نامنظور۔ اس تجویز نظامت عطیات کی ناراضی سے منجانب علی محمد خاں صاحب جاگیردار درخواست مرافعہ پیش ہوئی ہے اور منجانب رانی ستنگرما مرافعہ علیہا بولایت کورٹ آف وارڈز جواب عذرات مرافعہ داخل ہوئے ہیں۔

حکم معزز ارکان صاحبان باب حکومت۔

تمہید۔ ناظم صاحب عطیات کا فیصلہ بہت صاف ہے اور اوس سے مقدمہ پر خاصی روشنی پڑتی ہے کردی مرتبہ سررشتہ کورٹ آف وارڈز سے ثابت ہے کہ سمستان کو علاقہ جاگیر سے رسوم ایصال ہوا ہے۔ اس لئے اب بھی ایصال ہوتا رہنا چاہئے مگر یہ حکم مانع تحقیقات انعامی نہیں ہے نتیجہ تحقیقات انعامی کی روسے آئندہ ایصال رسوم کا تصفیہ قطعی ہوسکیگا اگر حق سمستان غیر ثابت ہو تو ایصال شدہ رسوم سمستان سے بحق جاگیردار مسترد ہوگا پس اس صراحت کے ساتھ مرافعہ نامنظور کیا جاتا ہے۔

مرافعہ صیغہ مال

نشان مثل ۲۸/۸۷ بابتہ ۱۳۳۱ ف م ۷ ماہ اردی بہشت ۱۳۳۵ ف

نانا — مرافع بوکالت پنڈت گنپت راؤ صاحب و مولوی سید اعجاز حسین صاحب وکلاء۔

بنام

پنڈھری ناتھ .... مرافعہ علیہم

قابض قدیم کے بیدخلی کا عدم جواز۔ دفعہ ۷ قواعد بندوبست۔ بقایا سرکاری اور اوس کے وصولی کا جواز۔ امر منفصلہ کو مکرر تازہ کئے جانیکا عدم جواز۔

ناراضی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع بیڑ مندرجہ مسلہ نشان ۲۶۵ مورخہ ۲۵ فروردی ۱۳۳۱ ف

نانا بنام پنڈھری ناتھ وغیرہ

ایک اراضی پر سرکاری بقایا تھا اوسکی ادائی سے ورثاء پٹہ داران نے مجبوری ظاہر کر کے نیلام کی نسبت رضامندی کا اظہار کیا۔ چنانچہ ہراج کی کارروائی عمل میں لائی گئی لیکن کسی خواہشمند نے سوال نہیں کیا اس لئے اراضی خارج از کھاتہ میں شریک کی گئی۔

اس کے بعد الف نے اولاً اس اراضی کو کاشت پر لیا اور اوس کے بعد اوس کے نام حسب ضابطہ اوس اراضی کا پٹہ بھی ہو چکا اور وہ اراضی نزاعی پر ۳۰ سال تک قابض رہا۔ "ب" نے ایک درخواست پیش کی کہ یہ سب کارروائی سازشی اور قابل کالعدم کئے جانے کے ہے صاحب ضلع نے جملہ کارروائی کو سازشی ہونا تجویز فرما کر جملہ کارروائی کالعدم کی بر طبق اپیل معتمدی مالگزاری سے تجویز ہوئی کہ الف کا قبضہ ۳۰ سال سے اراضی نزاعی پر ہے اور وہ بلا شکایت حسب قواعد بندوبست مالگزاری ادا کر رہا ہے ایسی صورت میں وہ بیدخل نہیں کیا جا سکتا البتہ جو بقایا سرکاری اراضی پر ہے وہ الف ادا کرے۔

واقعات یہ ہیں کہ موضع پوترہ تعلقہ بیڑ کے سروے نمبرات ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۱۹ و ۲۶ موازی ماۓ ایکڑ کے پٹہ داران ونکاجی و رامچندر آتمارام نامی اشخاص تھے۔ سنہ ۱۳۱۱ ف اراضی صدر پر بقایا سرکاری بر آمد ہوئی تو پٹہ داران نے عدم استطاعت کا عذر کیا تو ہراج حق مقابضت کی تجویز ہوئی مثل تحصیل سے ہویدا ہے کہ ہراج تو ہوا مگر سازشی کیونکہ اشتہار جاری ہوا نہ کوئی امر ضابطہ کی تکمیل ہوئی بلکہ ہراج کا عمل کاغذی کیا جا کر یہ لکھا گیا کہ کوئی شخص ہراج میں بولی نہیں بولتا ہے سنہ ۱۳۱۲ ف کے بعد سے عمل ہراج تو یونہی رہا اوس کے بعد سنہ ۱۳۱۴ ف میں ایکسالہ کاشت کی درخواست نانا پٹیل مرافع کی جانب سے پیش ہوئی اور اوس کو اجازت دیدی گئی اس کے بعد سنہ ۱۳۱۵ ف میں نانا پٹیل نے پٹہ کی درخواست دی اور پٹہ بھی کرا لیا۔ مرافع نانا پٹیل سروے نمبرات ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۲۶ کا پٹہ اپنے نام کرا لیا اور سروے نمبر ۱۹ کا پٹہ مسمی تاتیا اپنے چچیرے بھائی کے نام سنہ ۱۳۱۵ ف میں گنپتی لکشمن پدر مرافع علیہم

نانا
بنام
پنڈہری ناتھ وغیرہ

ڈگمبر راؤ و بھیم راؤ اور مرافعہ علیہ پنڈہری ناتھ کا برادر عمزاد ہے نے عذرداری کی کہ یہ خود قابض و کاشتکار ہے اس کے نام پٹہ کیا جاوے یا ہراج کیا جاوے تحصیل نے ضلع میں رپورٹ کی ضلع نے عمل پٹہ مرافعان کے نام کو قائم رکھدیا۔

پھر سنہ ۱۳۱۸ف میں جب صوبہدار صاحب کا دورہ بیڑ پر ہوا تو گنیش لکشمن نے درخواست پیش کی صاحب ممدوح نے کارروائی مختتمہ کو تازہ کرنے کی ضرورت خیال نہیں فرمائی جسکی نگرانی دفتر سرکار میں ہوئی اور دفتر سرکار سے سنہ ۱۳۱۹ف میں یہ ہدایت ہوئی کہ مقدمہ نمبر پر لینے کے بعد سماعت کرکے فیصلہ کیا جاوے نیز کارروائی کو مشتبہ اور بیضابطہ ہونا بھی لکھا گیا۔ حکم صدر کی بناء پر سنہ ۱۳۲۲ف میں صوبہداری نے مقدمہ کو تحت میں تکمیل کے لئے روانہ کیا تو اوسکی ناراضی سے مرافعہ دفتر سرکار میں ہوا۔ سنہ ۱۳۲۵ف میں مرافعہ صدر سے دست برداری اختیار کرنے کی وجہ سے دفتر سرکار نے کارروائی مرافعہ کو داخل دفتر کردیا اور تحت سے کارروائی چلتی رہی اور تحصیل میں کارروائی ختم کردیگئی بوجہ دست برداری مرافعہ علیہم نمبر ۱ و ۲ پھر سنہ ۱۳۱۹ف میں پنڈہری ناتھ مرافعہ علیہ نمبر (۱) کی جانب سے درخواست ڈویژن میں پیش ہوئی اور پھر دریافت شروع ہوکر سوم صاحب نے رپورٹ کی اور صاحب ضلع نے اس رپورٹ کی بناء پر جملہ کارروائی سابقہ کو سازشی قرار دیکر ہراج حق متقابضت کا حکم دیا۔

اب اسکی ناراضی سے محکمہ ہذا میں ایک مرافعہ نانا کی جانب سے اور دوسرا مرافعہ بیونا بائی کی جانب سے علیحدہ علیحدہ پیش ہیں۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ گنپت راؤ صاحب وکیل کے اصرار پر کہ وہ قرار واقعی طور پر واقعات مقدمہ سے واقف کرائے گئے ہیں اور آغاز مقدمہ سے پیروی کرتے رہے ہیں اونکی بحث سماعت کی گئی وکیل صاحب مرافعہ علیہم کی بحث بھی سماعت کیجاچکی ہے واقعات مقدمہ اور بحث وکیل صاحب مرافعان کا ملخص یہ ہے کہ اراضی زیر بحث پر بقایا سرکاری تھا اوسکی ادائی سے درنتا و ٹیہ داران نے مجبوری ظاہر کرکے نیلام کی نسبت رضامندی کا اظہار کیا چنانچہ ہراج عمل میں لایا گیا مگر کسی خواہشمند نے سوال نہیں کیا جس کے باعث اراضی زیر بحث ۱۳۱۴ف میں خارج از کھاتہ میں شریک

نانا بنام پنڈہری نا وغیرہ

کی گئی اور بقایا خارج کرنے کی منظوری بھی صادر ہوئی اس کے بعد سنہ ۱۵ف میں منجانب مرافعان درخواست پیش ہونے پر اولاً کاشت کی اجازت دی گئی اور من بعد اون کے نام باضابطہ پٹہ کا عمل ہوا - اگر کارروائی ہراج میں کچھ بیضابطگی ہوئی ہے تو اس کا اثر مرافعان پر نہ پڑنا چاہیئے بلکہ اس کا ارتکاب عہدہ داروں سے سرزد ہوا ہے اور وہی اس کے ذمہ دار ہیں مرافعان جو ایک عرصہ دراز سے قابض اراضی ہیں بیدخل کئے جائیں تو انتہائی ناانصافی ہوگی قطع نظر اس کے ایک عرصہ مدید گذرنے کے بعد منجانب مرافعہ علیہم بدفعات عرائض پیش ہوتے رہے اور اون کو ناکامی رہی تو ایسی صورت میں ایک ایسی منفصلہ کارروائی کے جو کئی بار تصفیہ پاچکی ہو از سر نو تازہ کرنا فرمان خداوندی کے خلاف ہوگا جسمیں ارشاد خداوندی ہے کہ منفصلہ کارروائی کو بار بار تازہ نہ کیا جائے

کارروائی سے ظاہر ہے کہ پٹہ داران نے حسب ادائی بقایا سے مجبوری ظاہر کرکے نیلام کی نسبت رضامندی کا اظہار کیا تہا اوس وقت ہراج کی کارروائی کی گئی اوس کے بعد اون کی درخواستیں بدفعات نامنظور ہوچکی ہیں - ایسی صورت میں اب اون کی استدعا کہ بقایا داخل کرنے آمادہ ہیں لائق لحاظ متصور نہیں ہوسکتی مرافعان کا یہ عذر ایک حد تک نامناسب نہیں ہے کہ بیضابطگی ہراج کا اثر اون پر نہ پڑنا چاہیئے کہ وہ بمنظوری حاکم مجاز پٹہ دار بنائے گئے ہیں اور عرصہ بیس سال سے اس وقت تک قابض اراضی ہیں اگر اسقدر دیرینہ قبضہ کے بعد یہ بھی ظاہر ہوتا کہ مرافعان بلاحصول اجازت قابض ہیں تو بھی بیدخل نہیں ہوسکتے تھے کہ گشتی نشان ۲۹ بابتہ سنہ ۱۳۱۲ف میں یہ صراحت کی گئی ہے کہ :-

الف - اگر کوئی مزارع بلاحصول اجازت کوئی افتادہ یا بنجر زمین اضلاع غیر بندوبست شدہ میں کاشت کرے اور اسپر تحصیل سے جمع کا قرارداد ہوجائے تو پھر کسی غیر کی درخواست پر کوئی لحاظ نہ ہوگا -

ب - جو شخص بلاحصول پٹہ قابض زمین ہو اور سالانہ مالگزاری بارہ سال سے ادا کرتا ہو محض اس وجہ سے بیدخل نہیں ہوسکتا کہ پٹہ دوسرے کے نام ہے اب حقیقت ظاہر ہونیکے بعد پٹہ کی صحت کردیجائے اور قبضہ بحال رہے -

اس کارروائی میں صورت ہائے بالا بھی نہیں ہے بلکہ حسب ضابطہ پٹہ کا عمل ہوا ہے

نانا
بنام
پنڈری ناتھ

لہذا دفعہ ۷ قواعد بندوبست کی پابندی ہونی چاہئے جس میں محکوم ہے کہ ''جبتک کسی سروے نمبر یا پوٹ نمبر کا پٹہ دار اپنے نمبر کی مشخصہ جمع بپابندی ضابطہ ادا کرتا رہے کوئی عہدہ دار مال اوسکو اوس نمبر سے بیدخل نہیں کر سکتا''

پس بوجوہات بالا مرافعان اراضی زیر بحث سے بیدخل نہیں ہو سکتے - کارروائی ہراج میں یہ بیضابطگی پائی جاتی ہے کہ اشتہار اجرا نہیں ہوا تھا اور غالباً اس وجہ سے کوئی خواہشمند رجوع نہیں ہوا مگر ایک سال تک جب اراضی پڑاوہ رہی اور اوس عرصہ میں بھی کسی خواہشمند نے زمین کو کاشت پر لینے کی خواہش نہیں کی تو یہ گمان ہو سکتا ہے کہ بر وقت ہراج مقامی حالت کے کے اعتبار سے کسی نے خواہش نہ کی ہو - بہر کیف عدم اجرائی اشتہار سے بیضابطگی ضرور وقوع میں آئی ہے اور اس کا خمیازہ عہدہ داران وقت پر ڈالا جانا چاہئے تھا مگر اب موقع باقی نہیں ہے

اس بیضابطگی کی بناء پر بقایاء سرکاری کا اخراج ہوا ہے جو نامناسب ہے بقایاء سرکاری کا بھی ایک جزو ایسا ہے جسپر بصیغہ نگرانی نظر ڈالی جانا ضروری پایا جاتا ہے اصولاً مطالبہ مالگذاری میں وہ اراضی بھی مکفول متصور ہوتی ہے جسپر بقایا برآمد ہوا اور اس سے بقایاء کا تصفیہ بآسانی کیا جا سکتا ہے اب اگر ہراج کیا جائے تو مرافعان جو عرصہ دراز کے قابض اور بصرف زر کثیر اس اثناء میں بہت کچھ رد و بدل کر چکے ہونگے عذر پیدا ہوگا اور سرکار پر بھی ایک ذمہ داری عائد ہوگی کہ وہ باضابطہ عمل پٹہ کی بناء پر اس وقت تک قابض ہیں - لہذا ناگذیر صورت یہی مناسب پائی جاتی ہے کہ بقایاء جو اراضی زیر بحث پر تھا وہ مرافعان سے وصول کر لیا جائے اگر وہ ادائی میں تامل کریں تو حق مقابضت کا ہراج کر دیا جائے لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ ترمیماً منظور حسب صراحت بالا عمل ہو -

مرافعہ صیغہ مال

نشان مسل ۱۳
بابتہ ۱۳۳۲ ف
مورخہ ۴ ذیقعدہ ۱۳۴۳ھ

جیون تنم مرافع بوکالت مولوی سید اعجاز حسین صاحب
ومولوی سید سراج الحسن صاحب ترمذی وکلاء

بنام

دوسا بھائی ہرمزجی متاجر مرافعہ علیہ ......

بناراضی منفیلہ محکمہ نظامت آبکاری ممالک محروسہ سرکار عالی مندرجہ مراسلہ نشان ۱۱۰۱ واقع ۲۰ شہریور ۱۳۳۲ ف

جیورتنم بنام دوسابھائی ہرمزجی

لائسنس فروخت شراب۔ ایک شخص کے نام علیحدہ علیحدہ دو لائسنس دئے جانیکا جواز۔
ایک شخص کو دو علیحدہ علیحدہ لائسنس متعلقہ فروختی شراب دئے جاسکتے ہیں۔

مسمی جیورتنم مرافع حاضر ہوا لیکن فریق ثانی حاضر نہیں۔

واقعات مقدمات چونکہ صاف ہیں اسکی مزید تاریخ پیشی مقرر کرنے کی ضرورت نہیں محسوس ہوتی۔

واقعات یہ ہیں کہ جیورتنم ولد آرموگم (مرافع) دوکاندار شراب ولایتی اور دوسابھائی ہرمزجی مستاجر شراب دیسی ضلع گلبرگہ شریف (مرافعہ علیہ) کے مابین قیام دوکان شراب ولایتی کی نسبت نزاع ہے آرموگم اصل دوکاندار ۱۳۳۳ف میں فوت ہوا۔ لیکن محکمہ ضلع سے بنام جیورتنم فرزند آرموگم حسب عملدرآمد قدیم ۱۳۳۴ف کا لائسنس دیا گیا اسی اثناء میں بربناء درخواست مستاجر دوسابھائی محکمہ نظامت آبکاری سے ذریعہ مراسلہ نشان (۶۸۱۹) مورخہ ۵ ر آبان ۱۳۳۳ف محکمہ ضلع کو یہ ہدایت دیگئی کہ "گلبرگہ کی دوکان شراب ولایتی ساختہ یورپ کا لائسنس آرموگم کو دیا جاتا تھا۔ لیکن بربن شکایت مستاجر کے اس لائسنس کی وجہ سے انکے کھپت شراب دیسی پر اثر پڑتا ہے اس لئے یہ لائسنس دوسروں کو نہ دیا جائے آرموگم کے پاس شراب کا اسٹاک تھا اس کو دو سال ہنگامی طور پر لائسنس دینے کی اجازت دیجاتی رہی مگر اب آرموگم فوت ہوچکا ہے اس لئے اس کا لائسنس بھی کالعدم ہوجاتا ہے لہذا بنام دوسابھائی لائسنس اجراء کیا جائے"۔ اس ہدایت کے متعلق محکمہ ضلع سے یہ عذر کیا گیا کہ آرموگم زائد از بیس سال باجازت سرکار گلبرگہ میں ولایتی شراب فروخت کرتا تھا اب اس کا فرزند جیورتنم موجود ہے جس کو ۱۳۳۴ف کا لائسنس دیا جاچکا ہے مستاجر کو لائسنس دیا جائے تو فرزند آرموگم کے حق میں یہ فیصلہ یکطرفہ ہوگا۔ بعد ازیں اس مسئلہ میں محکمہ ضلع سے ذریعہ مراسلہ نشان ۲۷ مورخہ ۲۰ ر امرداد ۱۳۳۴ف صدر ناظم صاحب سمت مرہٹواڑی سے بھی استصواب کیا گیا جس کا یہ جواب وصول ہوا کہ حسب تصفیہ محکمہ نظامت آبکاری مندرجہ مراسلہ نشان (۶۸۱۹) مورخہ ۵ ر آبان ۱۳۳۳ف فرزند آرموگم کو فروخت کی اجازت نہیں دیجاسکتی اسی اثناء میں مرافع نے ایک درخواست بصیغہ انتظامی دفتر ہذا میں

جیورتنم بنام دوسا بھائی ہرمزجی

پیشی کی جسپر ناظم صاحب آبکاری کو یہ لکھا گیا کہ عرصہ مدید سے حسب عمل جاری ہے تو اسمیں تبدیلی نامناسب ہے لائسنس متاجر کو دیا جائیگا جو بلا اضافہ کے دوکاندار سے معاملہ کریگا مگر اس میں ایک قدیم حاصلہ حقوق سے محرومی ہوگی کارروائی ضابطہ میں استثناء بھی ہوا کرتا ہے اس کا جواب محکمہ نظامت سے ذریعہ مراسلہ نشان (۹۰۸۲) مورخہ ۱۶ر امرداد ۱۳۳۴ف یہ وصول ہوا کہ متعدد تاریخ پیشیاں مقرر ہوئیں جیورتنم حاضری سے گریز کرتا ہے اسلئے کہ اوس کو پروانہ مل چکا ہے اس کے بعد ذریعہ تنقیح مراسلہ نشان مورخہ ۱۹ر شہریور ۱۳۳۴ف موسومہ محکمہ ضلع یہ اطلاع دی کہ ”بمواجہ درخواست گزار و عبدالعزیز صاحب ایجنٹ دوسا بھائی باہمی رضامندی سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ دوکان شراب ولایتی کا لائسنس بموجب ضابطہ تعہد داران سرکاری کے نام اجرا ہو اور مرافع بلا دائی منافع مستاجر شکمیدار کی حیثیت سے دوکان چالو رکھیں لائسنس میں شکمیدار کا نام بھی بطور متاجر شکمی درج رہیگا ۔ رقم لائسنس سرکاری بتوسط تعہد دار ۔ درخواستگذار بطور شکمی داخل کرینگے ۔

اس فیصلہ کی ناراضی سے بعذرات ذیل مرافعہ پیش ہوا ہے ۔

(۱) فیصلہ بالا کے متعلق صرف اسقدر رضامندی ظاہر کی گئی تھی کہ متاجر ضلع مرافعہ علیہ کا نام لائسنس میں بطور شکمیداری شریک رہیگا متاجر کو شراب ولایتی یا منافع کے متعلق کوئی حقوق حاصل نہیں رہیں گے ۔

(۲) ولایتی شراب کو دیسی سے تعلق نہیں اس کا حق فروخت سالانہ پچاس روپیہ مقرر ہے جس کو درخواستگزار ۲۵ سال سے بلا شکایت ادا کر رہا ہے ۔ لہذا مرافع کے نام عطائے لائسنس کا حکم فرمایا جائے ۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال ۔

تمہید ۔ نفس معاملہ میں حقوق جیورتنم متعلق دوکان شراب و نوعیت دوکان غور طلب ہے ۔

واقعات بالا سے یہ مستنبط ہوتا ہے کہ آرموگم کی دوکان پر شراب ولایتی کے ساتھ شراب دیسی ساختہ بطرز ولایتی بھی فروخت ہوتی ہے ۔ اور یہی بناء نزاع ہے ۔

شراب ولایتی کی دو قسمیں ہیں :-

جیور تنم بنام ڈوسابھائی ہرمزجی

۱۔ شراب ولایتی ساختہ یورپ۔

۲۔ شراب دیسی ساختہ بطرز ولایتی۔

(دفعہ ۱۰) قانون آبکاری میں شراب ساختہ بطرز ولایتی کی حسب ذیل تعریف کیگئی ہے

"شراب ولایتی میں وہ شراب بھی داخل ہے جو بطریق شراب ولایتی بنائی جائے۔"

لیکن عملدرآمد یہ ہے کہ تعہددار شراب دیسی کے تفویض دوکانات شراب دیسی ساختہ بطرز ولایتی بھی رہتی ہیں۔ چنانچہ سکندرآباد و بلوارام میں بھی عمل جاری ہے۔ لائسنس تعہددار کے نام ہوتا ہے وہ جس دوکاندار کو چاہے دوکان دیتا ہے جسکی حیثیت ایک شکمیدار کی ہوتی ہے اور یہ عمل اس لیئے ہے کہ شراب دیسی ساختہ بطرز ولایتی بمقابلہ شراب ولایتی ساختہ یورپ ارزاں قیمت پر فروخت ہوتی ہے اور عام لوگ بھی اس کا استعمال کرتے ہیں جس سے شراب دیسی کی کھپت پر اثر پڑتا ہے اور متاجر کی گیارنٹی میں کمی واقع کرانیسے نقصان کا باعث ہوتا ہے لیکن شراب ولایتی ساختہ یورپ کی یہ حالت نہیں ہے وہ بمقابلہ شراب دیسی و شراب ساختہ بطرز ولایتی بہت گراں قیمت پر فروخت ہوتی ہے اور صرف خوشحال لوگ اوس کو استعمال کرسکتے ہیں جسکی وجہ اوسکی کھپت کم ہوتی ہے اور شراب دیسی کے فروخت بھی اس کا اثر نقصان دہ نہیں ہوتا۔ چنانچہ گلبرگہ شریف میں اسٹیشن پر جو رفرش منٹ روم ہے اس میں بھی شراب ولایتی ساختہ یورپ فروخت ہوتی ہے اور اس کے متعلق متاجر شراب کو کبھی رقابت کی شکایت نہیں ہوئی اور نہ اب ہے۔ دیگر مقامات پر بھی رفرش منٹ رومس ہیں اور ولایتی شراب فروخت ہوتی ہے اور کسی متاجر کو اوسکی شکایت نہیں لہذا شراب ولایتی ساختہ یورپ کے متعلق متاجر شراب کا عذر قابل توجہ نہیں اور جیور تنم کو بایں لحاظ کے آرموگم کا فرزند ہے اور عرصہ زائد از ۲۰ سال سے اوسکی دوکان قائم ہے۔ لائسنس دیا جانا ناواجبی نہیں حسب عملدرآمد قدیم اس کو علیحدہ لائسنس حسب عملدرآمد سابق ملنا چاہیئے متاجر کو اس سے تعلق نہیں۔ البتہ شراب دیسی ساختہ بطرز ولایتی اگر فروخت کرنا چاہے تو بایں وجہ کہ پہلے بھی برضامندی مستاجر اوس نے کچھ عرصہ تک فروخت کیا ہے بایں شرط لائسنس دوکان دیا جاسکتا ہے کہ لائسنس متاجر کے نام ہوگا اور اوس کا نام بطور شکمیداری ہوگا اور جسقدر شراب دیسی ساختہ بطرز ولایتی

جیورتنم بنام دوسابھائی ہرمزجی

کی ضرورت ہوگی وہ بتوسط مستاجر حاصل کریگا اور رقم پروانہ بھی بتوسط مستاجر ادا کریگا تاکہ مستاجر کو رقابت کی شکایت نہ ہو اور اس بناء پر کسی وقت مجرا داشت گیارنٹی شراب کا نہ طالب ہو بہرحال مسمی جیورتنم کو شراب ولایتی ساختہ یورپ کا لائسنس علیحدہ بلا توسط مستاجر دیا جانا اور اور شراب دیسی ساختہ بطرز ولایتی کا بتوسط مستاجر دیا جانا قرین انصاف پایا جاتا ہے درانحالیکہ ایک شخص کو دو لائسنس علیحدہ [illegible] نوعیت کے دئے جانے میں کوئی قباحت بھی نہیں جیسا کہ ویکاجی صاحب کو بلدہ میں دو لائسنس علیحدہ علیحدہ ٹھوک فروشی اور ریٹلر فروشی کے دئے گئے ہیں لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ ترمیماً منظور اور حسب صراحت بالا عمل ہو۔

مرافعہ صیغہ مال

نشان مثل ۲۲۹/۸۰ بابتہ ۱۳۳۲ ف م یکم تیر سنہ ۱۳۳۵ ف

تکارام دیو مرافع بوکالت پنڈت گنگا دھر راؤ صاحب وکیل

بنام

مانک دیو مرافعہ علیہ ....

انعامدار۔ اراضی انعامی۔ حقیت زائل نہ ہونا اراضی قول پر دینے سے۔

(۱) اگر کوئی انعامدار اپنی اراضی انعامی کسی شخص کو قول یا بٹائی پر دے تو اوس کے معنی یہ نہیں ہوسکتے کہ اوسکی حقیت زائل ہوگی

واقعات یہ ہیں کہ بتاریخ ۸ ؍ دے سنہ ۱۳۳۲ ف مسمی مانک دیو ولد باپو دیو انعامدار سکنہ بھینسہ تعلقہ مدھول نے تحصیل تعلقہ مدھول میں درخواست پیش کی کہ بموجب منتخب تعمیل نشان (۱۴۲) بابتہ سنہ ۱۳۰۵ ف مواضعات گوڑا پور۔ سیوناری۔ کوتل گاؤں اور بجوریں انعام مشروط الخدمت دوامی بحال و جاری ہے خدمت برابر ادا ہو رہی ہے۔ لیکن کاشتکار رقم دینے میں تکرار کر رہے ہیں۔ لہذا حسب ضابطہ بذریعہ گرداور حلقہ بھینسہ نذری کی رقم وصول کرادی جائے اور یک و نیم آنہ حسب ضابطہ داخل کیجاتی ہے۔

بربناء درخواست انعامدار تحصیلدار صاحب تعلقہ مدھول نے ذریعہ مراسلہ نشان ۱۳۸ واقع ۸ ؍ اسر دے سنہ ۱۳۳۲ ف محکمہ تعلقداری ضلع ناندیڑ سے اسبارہ میں استصواب کیا تو تعلقدار صاحب

بنا راضی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع ناندیڑ مورخہ ۳ ؍ اسفندار سنہ ۱۳۳۲ ف مشعر اس کے وصول رقم میں امداد دیجائے۔

تنگا رام دیو بنام مانک دیو

نے ذریعہ مراسلہ نشان (۲۹۲) مورخہ ۳ ر اسفندار ۱۳۳۲ف حکم دیا کہ مانک دیو انعامدار کو وصول رقم میں کافی امداد دیجائے اور جسقدر رقم وصول ہو اوسکی یک و نیم آنہ فی روپیہ وصول اور جمع سرکار کیجائے۔

صاحب ضلع کی تجویز کی ناراضی سے مسمی تنگا رام دیو ولد گوبند دیو محکمہ ہذا میں اپیل دائر کیا ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید مثل پیش ہوئی وکیل صاحب مرافع حاضر کی بحث سماعت کی گئی مرافعہ علیہ باوجود اطلاع غیابی کے غیر حاضر ہے مرافع کا عذر صرف اسقدر ہے کہ قدیم سے چونکہ وہ قابض اراضی ہے اسلئے ایسے مقدمات کی سماعت مال سے نہیں ہونی چاہئے روئداد مثل یہ کہہ رہی ہے کہ مرافعہ علیہ انعامدار ہے اس کی انعامداری سے مرافعہ علیہ کو انکار نہیں ہے اکثر اراضی انعام کو انعامداروں نے قول یا بٹائی پر دوسروں کو دیا ہے اس عمل کے معنی یہ نہیں ہوسکتے کہ حقیت انعامداری سے وہ اپنے کو محروم کردئے ہوں۔ حق انعامداری ہر صورت میں قائم ہے اور رہیگا اس لیئے عذر صدر مرافع غیر قابل لحاظ ہے۔ وکیل صاحب مرافع نے سر اجلاس دوسرا عذر یہ بھی کیا کہ مرافع مرافعہ علیہ کا چچا ہے اور مرافعہ علیہ بچپن سے مرافع کے زیر پرورش و تربیت تھا۔ مرافع بحیثیت چچا ہونے کے اراضی مابہ البحث میں حصہ دار بھی ہے اس لئے ان امور کی دریافت اور حصول علم حقیت مرافع کے بعد تجویز ہونی چاہئے بعد سماعت عذرات جو حکم دیا گیا ہے وہ درست نہیں ہے۔

عذر دوم وکیل صاحب ایک حد تک قابل لحاظ ہے اگر درحقیقت مرافع حصہ دار اراضی انعامی مابہ البحث کا ہے تو مرافعہ علیہ کبھی اپنے حصہ سے زائد محاصل کے پانیکا مستحق قرار نہیں دیا جاسکتا ہے صرف بقدر حصہ خود مرافعہ علیہ امداد دیجاسکتی ہے۔ اس جزو کی دریافت بمواجہ فریقین لازمی ہے لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ منظور۔ مرافع کے عذرات کی سماعت کے بعد مرافعہ علیہ کو مدد اوس کے حصہ کے حد تک دیجاسکتی ہے

نشان مثل ۱۵/۲۸ بابتہ ۱۳۳۵ف م ۲۰ فروردی ۱۳۳۵ف

مرافعہ صیغہ مال

شنکر لال — مرافع بوکالت رائے گل بہادر صاحب ورائے

بنام

بھاؤ وغیرہ — مرافعہ علیہم — دیبی داس صاحب وکلاء

رفع مزاحمت ۔ قبضہ سرکار ۔ اراضی نزاعی پر قبضہ سرکار کا جواز ۔

رفع مزاحمت کی کارروائی میں اگر اراضی نزاعی سرکاری قبضہ میں لیجائے اور اوس کا انتظام کیا جاوے تو کوئی امر مانع و خلاف قانون نہیں ہے ۔

اس مقدمہ میں ضلع سے حسب ذیل فیصلہ ہوا ۔

(" مرہٹواڑی میں رفع مزاحمت کے مقدمات ہمیشہ خطرناک صورت اختیار کرتے ہیں اور میری رائے میں شدید ضرورت ان نزاعات کے انسداد کی ہے ۔ چکمہ ضلع لمن اراضی اور پیداوار نگرانی پر سرکار لے لیگئی ہے اسکی اطلاع دفتر دیہی اور تحصیل سے وصول ہوئی ہے جو شریک مثل ہے دعوائے رفع مزاحمت تحصیل میں زیر کارروائی ہے نقل تجویز ہذا بھیجکر تحصیل کو لکھا جائے کہ قریب قریب کی تاریخ پیشیاں رکھکر جلد اس مقدمہ کا تصفیہ کیا جائے اور طوالت نہ دیجائے ۔

بھاؤ وغیرہ طرفثانی کے وکیل صاحب کا بیان ہے کہ پیداوار میں کسی کو ہدردی نہیں ہے کپاس وغیرہ خراب ہورہی ہے پس تحصیلدار صاحب کو چاہئے کہ کسی ایماندار گرداور یا اہلکار کو موقع پر بھیجکر فوراً پیداوار کی مالیت کا پنچنامہ کردے اور اگر پیداوار قابل درو ہوگئی ہے تو اوس کا ذخیرہ کرکے بازار کے بھاؤ سے فروخت کردیں رقم بد امانت جمع رہے اور انہیں شخص کو دیجائے جس کے حق میں مقدمہ رفع مزاحمت کا تصفیہ ہو اس اثنا میں اگر اراضی پر کاشت کی ضرورت ہو تو حق مقابضت عارضی یکسالہ ہراج کیجائے اور رمنافع محاصل سرکاری ادائی لیکر جمع کیا جائے ۔ فریقین کو ہراج میں بولی کا حق دیا جائے کاشت کی ضرورت نہ ہو تو زمین افتادہ زیر نگرانی سرکار رکھی جائے ") بنا راضی فیصلہ ضلع صدر نظامت

بنا راضی فیصلہ صدر نظامت مال سمت مرہٹواڑی مورخہ ۲۴ ردے ۱۳۳۵ف ۔

شنکر لال بنام بھاؤ وغیرہ

میں رجوع ہوا تو وہاں سے یہ حکم ہوا کہ ("تا تصفیہ مرافعہ متدائرہ تجویز زیر اپیل کی تعمیل ملتوی رہے نزاع بہ رفع مزاحمت کے قبل سے جو قابض ہے اوس میں کسی تغیر کی ضرورت نہیں ہے")

بنا راضی تجویز صدر نظامت محکمہ ہذا میں مرافعہ پیش ہوا ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید ا- اصل مقدمہ زیر دریافت تحصیل ہے۔ درمیانی تجویز جو ضلع نے کی ہے اوس سے کسی فریق کا نقصان نہیں ہے بلکہ ہر شخص کے حق کی حفاظت مبنی ہے۔ صدر نظامت کے تجویز سے نفس امر "قبضہ" کا عارضی تصفیہ ہو جاتا ہے۔

لہذا تجویز ہوئی کہ

مرافعہ منظور۔ ضلع کی تجویز برقرار رکھی جائے۔

مرافعہ صیغہ مال

سائیگا وغیرہ — مرافعان بوکالت پنڈت رامچندر راو صاحب وکیل

بنام

شیخ بندگی — مرافعہ علیہ بوکالت مولوی سید عبدالقادر صاحب وکیل

نقل فیصل ۲۸ بابتہ ۳۴-۱۳۳۳ ف
م ۲۵ خورداد ۱۳۳۵ ف

قیام نمبر کی نزاع- اصلاح کا جواز-

جب قبضہ کے متعلق نزاع نہ ہو بلکہ قیام نمبر زمین کی نسبت نزاع ہو تو اوسکی اصلاح ہونی چاہیے۔

واقعات یہ ہیں کہ اراضی سروے نمبر (۳۶۸) ماضی حال (۴۳۴) کا پٹہ شیخ بندگی (مرافعہ علیہ) کے نام ۱۳۳۲ف میں منظور ہوا ہے اور بربناء حکم اجازت لاؤنی نشان ۱۰، بابتہ ۱۳۳۲ف نمبر مذکور پر مرافعہ علیہ قابض و متصرف ہے حال روبکار میں بلا داخلہ ماضی و خلاف احکام لاؤنی سائیگا وغیرہ (مرافعہ گذار) کا نام قائم کر دیا گیا۔ (حالانکہ کاغذات جمعبندی وغیرہ سے نمبر مذکور پر شیخ بندگی کا قابض ہونا اور تقاوی حاصل کر کے ایک پختہ باؤلی تیار کرنا اور درختوں کا نصب کرنا ظاہر ہے)

شیخ بندگی نے ضلع میں اصلاح نام کی درخواست کی اور صاحب ضلع نے شیخ بندگی کا پٹہ بحال رکھکر اصلاح نام کرنے کے لئے تحصیل کو حکم دیا اور حسبہ تحصیل سے تعمیل بھی کر دیگئی

بنا راضی حکم اول تعلقدار صاحب ضلع محبوب نگر مندرجہ مراسلہ نشان ۱۶۷ مورخہ ۲ مہر ۱۳۳۳ف موسومہ تحصیلدار صاحب تعلقہ کلواکرتی-

سائیگا وغیرہ
بنام
شیخ بندگی

تو مرافعہ گذار نے ایک درخواست صاحب ضلع کے پاس بریں مضمون پیش کی کہ زمین پر ہماری کاشت
ہے تا تصفیہ ثانی حکم التواء جاری کیا جائے مگر صاحب ضلع نے تجویز فرمائی کہ استحقاق و
قیام پٹہ شیخ بندگی کا ثابت ہے رویژن میں غلط عمل ہونے سے اصلاح کا حکم دیا گیا ہے
اگر اور کوئی خارج کھاتہ نمبرات ہوں تو دھیڑوں کے نام کسی نمبر کا پٹہ کر دیا جائے بنا راضی
تجویز اولی مصدرہ ضلع محکمہ ہذا میں درخواست مرافعہ پیش ہے ۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال ۔

تمہید ۔ فریقین کے وکلاء کے مباحث سماعت کئے گئے ۔ ہر فریق کا دعویٰ یہ ہے کہ
وہ اپنی اپنی زمین پر قابض و کاشتکار ہے قبضہ کی حد تک نزاع نہیں ہے مگر نمبر کی نسبت
اعتراض ہو رہا ہے کہ نمبر جو اراضی کو دیا گیا ہے وہ صحیح نہیں ہے لہذا مرافع کے معروضہ نمبر
کو مرافعہ علیہ کے نام قائم کئے ہیں ۔

جب قبضہ کی حد تک فریقین میں مخالفت نہیں ہے تو قیام نمبر زمین کی نسبت تعلقدار
کو چاہیے کہ بعد از معائنہ کاغذات برموقع اصلاح کرے ۔ لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ ترمیماً حسب صراحت صدر منظور ہے ۔

مرافعہ صیغہ مال

۱۳۳۳ ف
نشان مثل ۱۷۱/۱۶۰
م ۲۴ شہریور ۱۳۳۵ ف

انا — مرافع بوکالت پنڈت انباداس راؤ صاحب وکیل

بنام

نایدر بائی — مرافعہ علیہا بوکالت مولوی محی الدین علی صاحب وکیل

دریافت وراثت ۔ تیلگی ۔ حقیقی بہن ۔ برادر زادہ صحیح وارث ۔ تحقیقات کی ضرورت ۔

تجویز ہوئی کہ اناث کے نام وراثت منظور ہو تو آئندہ دوسرے
خاندان میں وطن منتقل ہوگا لہذا تاوقتیکہ وطن کی تقسیم ہونے کا ثبوت
پیش نہ ہو وطن موروثی متصور ہوگا ۔

واقعات یہ ہیں کہ مقدم پٹواری موضع دیولائی تعلقہ پرینڈہ نے مسمی دیشوناتھ مالی پٹیل موضع

بنا راضی فیصلہ مولوی محمد قطب الدین احمد صاحب اول تعلقدار ضلع عثمان آباد مورخہ ۲۳ فروردی ۱۳۳۳ ف ۔

انا بنام نایدربائی

مذکور کی فوتی کی رپورٹ کی تحصیل سے اشتہار حضوری ورثا داجرا ہوا مساۃ نایدربائی زوجہ زانا نے رجوع ہوکر درخواست پیش کی کہ سائلہ متوفی کی حقیقی بہن ہے پٹہ پٹیلگی سائلہ کے نام کیا جائے مسمی انا نابالغ ولد رستم راؤ و مسمی بلونتا اور انا ولد باجی اپنے کو متوفی کے برادرزادے ہونا بیان کرکے عذرداریاں پیش کیں تحصیلدار صاحب نے بعد تحقیقات بحوالہ دھرم شاستر ہمشیرہ کو ترجیح دیکر مساۃ نایدربائی کے نام منظوری صادر کرنے کی رائے دی۔

جب یہ کارروائی دفتر تعلقہ میں پیش ہوئی تو صاحب ڈویژن نے تجویز کی کہ اگر خاندان مشترکہ ہو تو بیوہ اور دختر اور نواسہ کا حق بمقابلہ ورثاء ذکور مرجح نہیں ہے خاندان منقسمہ میں زوجہ اور دختر اور اولاد دختر کو ترجیح دیگئی ہے لہذا پٹہ انا نابالغ ولد رستم راؤ کے نام کیا جائے۔

فیصلہ ڈویژن کی ناراضی سے مساۃ نایدربائی نے ضلع میں مرافعہ کیا تو صاحب ضلع نے یہ فیصلہ کیا کہ واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ خاندان منقسمہ ہے از روئے دھرم شاستر منقسمہ خاندان میں حقیقی بہن کا حق چچازاد بھائیوں پر مرجح ہے لہذا مساۃ نایدربائی کے نام پٹیلی سے متعلق اراضی کا پٹہ کیا جائے۔

فیصلہ ضلع کی ناراضی سے انا ولد باجی اور انا نابالغ ولد رستم راؤ نے محکمہ ہذا میں دو علحدہ علحدہ بست مرافعہ پیش کئے ہیں۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تنقیح۔ بحث سماعت کیگئی۔ راجہ صدر المہام بہادر کا فیصلہ نظیر نہیں پیش ہوسکتا ہے وطن کے تقسیم ہونے کا ثبوت پیش نہیں ہوا ہے۔ وطن موروثی ہے اگر انات کے نام وراثت منظور ہو تو آئندہ کو دوسرے خاندان میں منتقل ہو جائیگا۔ مرافعہ قابل منظوری ہے لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ منظور۔

مرافعہ صیغہ مال

نشان مثل ۲۲۴ / ۱۳۴۲ف — لبسیا — مرافع بوکالت پنڈت گنیش راؤ صاحب وکیل

م ۲۸ اسفندار ۱۳۴۵ف — بنام

خلاف فیصلہ مولوی حسین یاور خاں صاحب اول تعلقدار ضلع گلبرگہ شریف مورخہ ۱۵ آذر ۱۳۴۴ف۔

ملیپا مرافعہ علیہ بوکالت پنڈت بی سرینواس آچاری صاحب وکیل

درپافت وراثت پٹیلگی ۔ وارث ۔ نواسہ ۔ برادرزادہ ۔ رضامندی بہو ۔ تجویز ہوئی کہ چونکہ تحصیل و ڈویژن نے بالاتفاق مرافعہ کو وارث قرار دیا ہے ۔ متوفی نے کارروائی منتقلی میں مرافعہ ہی کو اپنا وارث بتلایا ہے اور یہ کہ اوس کے سوا اوسکا کوئی وارث نہیں ہے اور بہو نے بھی لبپا مرافع کو وارث ظاہر کیا ہے ۔ لہذا لبپا مرافع کے نام وراثت منظور کیجاتی ہے اگر ملیپا اُس کے مقابلہ میں اپنی حقیت کا استقرار کرائے تو اس کے نام وراثت منظور کیجائیگی ۔

واقعات یہ ہیں کہ اہل دہ موضع کاربا پور تعلقہ شاہ پور نے مسمی سائب گوڑہ مقدم مالی موضع مذکور کے فوتی کی رپورٹ تحصیل میں دی بربناء رپورٹ تحصیل سے حسب ضابطہ اشتہار اجرا پایا مسمی لبپا ولد سد پا مرافعہ گذار بیرون مدت اشتہار حاضر ہوکر درخواست پیش کیا کہ سائل متوفی پٹیل کا نواسہ ہے لہذا وراثت سائل کے نام منظور فرمائی جائے تحصیلدار صاحب نے اولاً ۱۸ یوم غیر حاضری کی معافی ڈویژن سے حاصل کی بعدہ بلا تحقیقات یہ رائے دی کہ جبکہ شہادت پیش شدہ سے دعویدار متوفی کا حقیقی نواسہ ہونا ثابت ہے اور نیز متوفی کی بہو اپنی رضامندی ظاہر کرچکی ہے تو وراثت بنام لبپا منظور ہونا مناسب ہے حسبہ ڈویژن سے منظوری صادر کردی گئی ۔ تجویز ڈویژن کی ناراضی سے مسمی ملیپا مرافعہ علیہ نے ضلع میں مرافعہ کیا تو صاحب ضلع نے یہ فیصلہ کیا کہ لبپا بہ قرابت نواسہ اور ملیپا بحیثیت برادرزادہ متوفی رجوع ہیں ۔ ملیپا کی شہادت مکندراؤ پٹواری اور گماشتہ مالی پٹیل و زراعت پیشہ شخص پر مشترکہ خاندان کو ظاہر کرتی ہے اور لبپا کی شہادت میں دو زراعت پیشہ اشخاص پیش کئے گئے ہیں وکیل صاحب لبپا نے دوران بحث میں مکندراؤ پٹواری کے بیان سابقہ پر جو اس وطن کے منتقلی کے ضمن میں ہوا ہے توجہ دلائی جس میں مکندراؤ نے صاحب گوڑہ کی درخواست منتقلی وطن کی استدعا کے لحاظ سے نواسہ کو وارث بتلاکر ملیپا برادرزادہ کا کہیں ذکر نہیں کیا ہے ۔ لیکن دیگر ورثاء و مشترکہ یا منقسمہ خاندان کا بھی کوئی ذکر نہیں ہے اور وہ کارروائی منتقلی وطن منظور نہ ہوئی تھی اس

لبپا بنام ملیا

صاحب گوڑہ فوت ہوگیا - مثل تحصیل سابقہ دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ سابقہ شہادت میں جب انقسام خاندان کا ذکر ہی نہیں کیا تو اب اوسی لبپا کی شہادت کہ ملیا کا خاندان منقسمہ ہے کیونکر باعث اظہار ہوا اس سے پایا جاتا ہے کہ جو کچھ بھی کارروائی ہوئی وہ محض استدعا دہ خوا ست منتقلی وطن کی حدتک ہے مکند راؤ پٹواری نے کارروائی زیر اپیل میں بھی شہادت دی ہے جس میں لبپا کو نواسہ تبلایا ہے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ مکند راؤ کا بیان متضاد ہے درانحالیکہ سابق بیان میں کہیں خاندان منقسمہ مکند راؤ نے بیان نہیں کیا ایسی صورت میں کوئی وجہ نہیں کہ اوسکا بیان حالیہ ناقابل ادخال شہادت سمجھا جائے - ملیا ۸ ر کا شکمیدار بھی ہے محض کھانا پینا علیحدہ ہونا انقسام خاندان کو ثابت نہیں کرتا - اشتراک خاندان میں برادر زادہ وارث احق ہے - لہذا مرافعہ منظور - صاحب گوڑہ کی وراثت وطن ملیا برادر زادہ کے نام منظور کیجاتی ہے - فیصلہ ضلع کی ناراضی سے لبپا نے محکمہ ہذا میں درخواست اپیل پیش کیا ہے -

حکم جناب صدر المہام بہادر مال -

تمہید - بحث وکلائے صاحبان فریقین سماعت کی گئی - تحصیل اور ڈویژن نے بالاتفاق مرافعہ کو وارث قرار دیا ہے - صاحب گوڑہ متوفی نے منتقلی وطن بنام لبپا کے مقدمہ میں مرافعہ ہی کو اپنا وارث تبلایا ہے اور یہ کہ اوس کے سوائے اوس کا اور کوئی وارث نہیں ہے دوران کارروائی میں صاحب گوڑہ کا انتقال ہوگیا - کارروائی وراثت میں بھی صاحب گوڑہ کی بہو نے لبپا کو وارث ظاہر کیا ہے گو بعد میں اوس نے درخواست دی کہ مجھکو دھوکہ دیکر ایسا اظہار دلایا گیا ہے - بہر حال یہ مسلمہ فریقین ہے کہ لبپا متوفی کا نواسہ ہے لہذا

تجویز ہوئی کہ

حسب آرائے تحصیل و ڈویژن لبپا کے نام وراثت منظور - اگر ملیا اوس کے مقابلہ میں اپنی حقیت کا استقرار کرائے تو اوس کے نام وراثت منظور کیجائیگی -

مرافعہ صیغہ مال

نشان مثل ۳۵ مسلسل ۶۶ ف ۸۶ م ۷ سراهر و اد شورفه

رامراؤ مرافع بوکالت رائے گل بہادر صاحب و ار اا چاری صاحب وکلاء

بنام

بناراضی فیصلہ صدر ناظم صاحب مال سمت مرہٹواڑی مورخہ ۴ اسفندار ۱۳۳۴ ف -

منوہر راؤ مرافعہ علیہ بوکالت مولوی حاجی سید اعجاز حسین صاحب وکیل

دریافت وراثت - حصہ دار کی وراثت - جوڑ پٹہ -

تجویز ہوئی کہ ۱۳۲۳ف سے کارگذاری مرافعہ علیہ کی بحیثیت جوڑ پٹہ دار وطن ثابت نہیں ہے جبکہ ۱۳۲۳ف سے جوڑ پٹہ داری ثابت نہیں ہے تو (۶) سال کے بعد جوڑ پٹہ داری کا دعوے سماعت نہیں ہوسکتا - البتہ اسکی وراثت بحیثیت حصہ دار ثابت ہے پس مرافعہ علیہ کی موروثی حصہ داری کے تحفظ کے ساتھ پٹہ وطن کا مرافع کے نام منظور کیا جاتا ہے -

واقعات یہ ہیں کہ مسمی منوہر راؤ نے تحصیل میں درخواست پیش کی کہ اوس کا باپ وامن راؤ موضع مروڑ بزرگ کا پٹہ دار مالی پٹیل تھا وہ فوت ہوگیا ہے - مقدم پٹواری نے ابتک وراثت کی کارروائی نہیں کی اب کیجائے - تحصیلدار صاحب نے پٹیل پٹواری سے دریافت کیا تو پٹواری اور کوتوالی پٹیل نے اطلاع دی کہ موضع مروڑ کے دو مالی پٹیل ہیں ایک رام راؤ دوسرا وامن راؤ ہے ۲۴ آبان ۱۳۲۹ف کو فوت ہوا ہے اوس کے دو فرزند ہیں بڑا منوہر چھوٹا لکشمن راؤ اسی رپورٹ پر مقدم مالی رام راؤ نے اردو میں لکھا ہے کہ میں ایک ہی مالی پٹیل موضع مروڑ کا ہوں اور تنہا کام کرتا ہوں وامن راؤ ہمارا حصہ دار تھا - حصہ دار کی وراثت کا طریقہ نہیں ہے -

تحصیلدار صاحب تعلقہ نے بعد دریافت فیصلہ کیا کہ منوہر راؤ کے نام اوس کے باپ وامن راؤ کی ورثت منظور ہونا چاہیے مگر چونکہ وامن راؤ ۱۳۲۲ف کے بعد سے بالکل خدمت کو انجام نہیں دیا تو اوس کے فرزند منوہر راؤ کو ادائی خدمت کی نسبت اصرار کا حق نہیں ہے البتہ یہ اپنے حصہ کی اسکیل پاتا رہیگا عذر دار رام راؤ ۹-۱۰ سال سے تنہا کام کر رہا ہے اور اوس کے نام کی کوئی شکایت بھی نہیں ہے اور منوہر راؤ سے یہ زیادہ ہوشیار ہے تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ اس کے ساتھ کسی اور کو شریک کیا جاسکے منوہر راؤ کو کام کرنے کا حق نہوگا اس تجویز کے بعد تحصیلدار صاحب نے بحیثیت ڈویژن افسری یہ فیصلہ کیا کہ سنین ماضیہ کے اصل مراسلات تحصیل جو منجانب منوہر پیش ہوئے ہیں اون سب میں وامن راؤ کو مالی پٹیل لکھا ہے اور سرمایاب ہونا ثابت

رام راؤ بنام منوہر راؤ

نہیں کیا گیا ہے اور صدہا مواضعات میں دو دو ٹپیل اور دو دو پٹواری کام کرتے ہیں چنانچہ موضع مرڈر بزرگ میں دو پٹواری کام کر رہے ہیں وامن راؤ کی وراثت اوس کے فرزند منوہر راؤ کے نام منظور کیجاتی ہے فیصلہ ڈویژن کی ناراضی سے رام راؤ نے محکمہ ضلع میں مرافعہ پیش کیا تو تعلقدار صاحب ضلع نے فیصلہ کیا کہ رام راؤ کا مرافعہ منظور فیصلہ ڈویژن منسوخ منوہر راؤ صرف مثل اپنے باپ کے پٹہ دار سے اپنا حصہ پائیگا ۔

منوہر راؤ نے بناراضی فیصلہ ضلع محکمہ صدر نظامت میں مرافعہ پیش کیا تو صدر ناظم صاحب مال نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ امر قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کہ چند سال کے کاغذات دیہی پر دستخط نہ ہونے سے یہ قیاس قائم کرنا کہ وہ خدمت پٹیلی سے علیحدہ تھا یا ایک ہی پٹیل موضع میں مامور تھا درست نہ ہوگا ۔ خصوصاً اس حالت میں جبکہ جوڑ پٹہ دار کو علیحدہ کرنے کے متعلق کوئی حکم تفصیل یا ضلع سے نہیں ہوا ۔

تعلقدار صاحب ضلع کے روبرو فریقین حاضر نہ ہونے کی وجہ سے اصلی واقعات کا انکشاف نہ ہو سکا ۔ اگر یہ کاغذات جو اس وقت بتلائے گئے ہیں صاحب موصوف کے ملاحظہ میں پیش ہوتے تو وہ پدر منوہر راؤ کی جوڑ پٹہ داری کو تسلیم کرتے بہر حال پدر منوہر راؤ کی جوڑ پٹہ داری اور کام کر کے اسکیل پانا ثابت ہے منوہر راؤ فرزند جو اوس کا وارث ہے وہ بھی اس کا مستحق ہے کہ مثل اپنے پدر کے موضع میں مالی ٹپیل کا کام کرے اور اسکیل کارگذاری پائے پس بوجوہ بالا حکم ہوا کہ مرافعہ منظور فیصلہ ضلع منسوخ منوہر وامن کا تقرر وراثتاً بحیثیت جوڑ پٹہ دار پٹیل مالی کے منظور کیا جاتا ہے نامبردہ مثل اپنے پدر کے حسب سابق پٹیلی کا کام کرے رام راؤ فیصلہ صدر نظامت سے ناراض ہو کر محکمہ ہذا میں مرافعہ پیش کیا ہے ۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال ۔

تمہید ۔ فریقین کی بحث سماعت کی گئی ۱۳۲۳ف سے کارگذاری بحیثیت جوڑ پٹہ دار وطن ثابت نہیں ہوئی ہے ۱۳۲۹ف میں پدر مرافعہ علیہ نے انتقال کیا اوس کا فرزند رجوع ہوا ہے اور دعویدار جوڑ پٹہ دار ہے جبکہ ۱۳۲۳ف سے جوڑ پٹہ داری ثابت نہیں ہے تو (۶) سال کے بعد ایسے دعوے سماعت نہیں کئے جا سکتے البتہ اوسکی وراثت بحیثیت حصہ دار ثابت ہے

یعنے مرافعہ علیہ کی حصہ داری وطن میں ثابت ہے پس مرافعہ علیہ کے موروثی حقوق حصہ داری کے تحفظ کے ساتھ حکم دیا جاتا ہے کہ مرافعہ منظور اور پٹہ وطن کا مرافع کے نام منظور کیا جائے۔

مرافعہ صیغہ مال

نشان مثل ۱۰۱/۸۴ بابتہ ۱۳۳۵ف م ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۴۴ھ

دیوراؤ مرافع بوکالت مولوی قاضی محمد فیاض الدین صاحب وکیل

بنام

سرکار عالی مرافعہ علیہ

گشتی نشان (۲۲) بابتہ ۱۳۳۱ف نمبر شکم تالاب - پٹہ نمبر شکم تالاب -

تجویز ہوئی کہ شکم تالاب کے اراضیات کے پٹہ کی قطعی ممانعت کردی گئی ہے - اس کے متعلق مختلف اوقات پر غور کیا گیا اور آخری گشتی ذریعہ نشان (۲۲) بابتہ ۱۳۳۱ف جاری کیگئی ہے اور ۱۳۲۷ف کی گشتی کے بعد جسقدر شکم تالاب کے پٹہ جات دئے گئے ہیں وہ منسوخ کردئے جائیں -

واقعات یہ ہیں کہ مرافعہ گذار سروے نمبر ۳ موضع بھولی خرد تعلقہ مدھول ضلع ناندیڑ کا پٹہ دار ہے نقل فیصلہ تحت سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ نمبر شکم تالاب سے ملحق اور اس وقت ایک گز سے زائد پانی ہے گرداور کی رپورٹ سے ظاہر ہوا کہ تحت تالاب دو فصلہ کاشت ہوتی ہے ایسے نمبرات پٹہ پر دینے کی ممانعت ہونے سے جناب صدر ناظم صاحب نے تنسیخ پٹہ کا حکم دیا ہے بنا راضی فیصلہ صدر نظامت محکمہ ہذا میں مرافعہ پیش ہوا ہے مرافعہ گذار کو عذر ہے کہ اسکی اراضی مابہ البحث شکم تالاب نہیں ہے بلا دریافت یکطرفہ فیصلہ صادر کیا گیا ہے بہ منظوری مرافعہ فیصلہ تحت منسوخ کیا جائے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال -

تمہید - شکم تالاب کی اراضیات کے پٹہ کی قطعی ممانعت کردیگئی ہے اس کے وجوہ بڑے دو ہیں

۱- ایک تو شکم تالاب کے پٹہ داروں کی ہمیشہ یہ خواہش رہتی ہے کہ زمین برآمد ہو اور دو کاشت کرکے متمتع ہوں کہ اراضی شکم کی زیادہ قوت دار ہونے سے پیداوار زیادہ ہوتی ہے اس لئے پانی تالاب کا پٹہ داران خارج کردیا کرتے ہیں لیکن تالاب کو توڑ دیا جاتا ہے اور

بنا راضی فیصلہ صدر نظامت مال سمت مرہٹواڑی مورخہ ۲۶ آبان ۱۳۳۴ف

دیوراؤ بنام سرکار عالی

کہیں تالاب کے کٹہ میں سوراخ کر دیا جاتا تھا یا توم کو کھولکر پانی کا اخراج کیا جاتا ہے ۔

۲ - ہر سال شکم تالاب کاشت ہونے سے زمین ناگر کشی کی وجہ سے نرم رہتی ہے اور یہ پانی میں شامل ہو کر تالاب کو چند سالوں میں برابر کر دیتی ہے جس سے تالاب کا عمق گھٹتے گھٹتے تالاب کو بیکار کر دیتی ہے ۔

ان امور پر مختلف اوقات میں غور کیا گیا اور مختلف احکام بصراحت جاری ہوتے رہے اور آخری گشتی ذریعہ نشان (۲۲) بابتہ ۱۳۳۱ف یہ جاری کی گئی ہے کہ ۱۳۲۷ف کی گشتی کے بعد جسقدر شکم تالاب کے پٹہ جات دئے گئے ہیں وہ منسوخ کر دئے جائیں گشتی نشان (۶۲) بابتہ ۱۳۲۵ف کے ذریعہ سے یہ حکم دیا گیا ہے ۔

(۱) کٹہ کے قریب کاشت ہونے کی وجہ سے کٹہ کو نقصان پہنچتا ہے اقلاً کٹہ سے دو زنجیر تک قطعی کاشت نہ ہونی چاہئے ۔

(۲) شکم تالاب میں کاشت ہونے کی وجہ سے عمق تالاب کم ہو جاتا ہے آئندہ شکم تالاب میں کوئی پٹہ نہ کیا جانا چاہئے ۔

دو زنجیر تحت تالاب پٹہ کی ممانعت اس وجہ سے کیگئی ہے کہ بارش ہی کے زمانہ میں تالاب شکست ہوتے ہیں شکم تالاب سے مٹی ملتی نہیں ہے اور باہر سے مزروعہ اراضی سے مٹی لینے میں دقت ہوتی ہے ۔ دوسرے کٹہ کے متصل تک کاشت ہونے سے پانی کی نمی کٹہ تک رہتی ہے اس لئے تالاب کو نقصان پہونچتا ہے تحت نے معلوم ہوتا ہے کہ کٹہ سے دو زنجیر لکھا گیا ہے ۔ اوس کو اندرون شکم تالاب تصور کر رہا ہے جلیسا کہ اس مقدمہ میں تحصیل نے دریافت کیا ہے کہ کیا یہ زمین شکم کٹہ سے دو زنجیر کے اندر رہے حالانکہ شکم تالاب کی تشکیل کے لئے توضمن (۲) تحریر ہے کہ شکم تالاب کا پٹہ نہ کرنا چاہئے ۔

یہ زمین بندوبست اول میں شکم تالاب تھی اور بندوبست ثانی میں بندوبست نے اس شکم کے دو نمبر کر دئے ہیں یعنے (۳۸-۳۷) ۳۸ شکم تالاب کہا جاتا ہے اور نمبر ۳۷ شکم تالاب تو ہے مگر بندوبست نے اوسکو خارج کیا ۔

گرداور کی رپورٹ سے یہ ثابت ہے کہ بوقت معائنہ اس نمبر کے منجملہ ایک گنٹہ پانی ٹھہرا تھا

اور بارش اچھی ہو تو سالم نمبر غرق آب رہتا ہے پھر خلاف گشتی نشان (۶۲) بابتہ ۱۳۲۵ف جو پٹہ تحصیل نے کر دیا ہے یہ درست نہیں ہے اور ایسے پٹہ جات کے منسوخ کر دینے کے لئے بذریعہ گشتی نشان (۲۲) ۱۳۳۱ف صاف احکام دیدئے گئے ہیں۔

یہ ذرایعہ حصہ مرہٹواڑی میں واقع ہے جہاں عموماً تری کی کاشت کا شوق نہیں ہے اگر اس طرح شکم تالاب محض بندوبست کے عمل پر کر دیا جائیگا تو آئندہ سرکار کو کثیر نقصان برداشت کرنا پڑیگا۔ اس لئے ایسے حصہ ملک میں بہت سختی سے احکام کی پابندی کرنا چاہئے کہ صدر ناظم صاحب نے رپورٹ گرداوروں کے ملاحظہ کے بعد جو حکم تنسیخ پٹہ کا دیا ہے وہ احکام محکمہ سرکار کے تحت ہے جو ناقابل دست اندازی ہے لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور۔

نشان مش ۷۶/۸۷ بابتہ ۱۳۳۴ف مورخہ یکم شہریور ۱۳۳۵ف

مرافعہ صیغہ مال

سنگم دہرمیا وغیرہ مرافعان بوکالت مولوی سید بشارت حسین صاحب وکیل

بنام

عابد علی .... مرافعہ علیہ

حصول زمین رعایا باغراض سرکاری۔ اُس کا معاوضہ۔ مساوی محاصل کی زمین کی اجازت۔ غاصبانہ قبضہ

تجویز ہوئی کہ (۱) غاصبانہ قابض کے قبضہ کو بغرض کاشت تصور کر کے جائز نہیں رکھا جا سکتا۔

(۲) جس اراضی کی نشاندہی معاوضہ خواہ نے کی اور جس کے متعلق عہدہ دار مجاز نے حکم پٹہ دیدیا اوس کے متعلق محض اس عذر سے کہ سیت وار درست ہو کر نہیں آیا ہے عمل سوا دھیسندمی کرنا درست نہ تھا۔

(۳) جو حکم صاحب ضلع نے بشرط ضرورت پولیس سے امداد حاصل کرنیکا دیا۔ وہ احکام مجریہ سررشتہ مال کے خلاف ہے ایسی صورتوں

بنا راضی تجویز صدر نظامت مال سمت تلنگانہ بابتہ ۱۳۳۴ف

سنگم دہرمیا وغیرہ بنام عابد علی

میں بموجب دفعہ ۱۵۷ مالگزاری اراضی عمل کرنا چاہئے ۔

واقعات یہ ہیں کہ مسمی احمد علی پدر مرافعہ علیہ کے نام قصبہ نظام آباد تعلقہ و ضلع مذکور میں اراضی دو فصلہ محاصلی (۱۵ سہ) کا پٹہ تھا اراضی مذکور باغراض سرکاری صدر مجلس ضلع نظام آباد کے باغ کیلئے ۱۳۱۹ سنہ ف میں لی گئی اور اوس کے معاوضہ کے متعلق یہ تصفیہ ہوا کہ اوسی محاصل کی زمین پٹہ دار کو دلائی جاوے ۔

چنانچہ بحسب نشاندہی معاوضہ خواہ اراضی سروے نمبرات (۴۰ تا ۴۴ - ۴۶) موقوعہ موضع کلپول کا پٹہ بمشورہ جنگلات و مہتمم صاحب بندوبست معاوضہ خواہ کو دینے کے لئے ذریعہ مراسلہ نشان (۹۵۹) مورخہ ۱۶ اردی بہشت ۱۳۳۰ سنہ ف ضلع سے حکم دیا گیا اور متعدد تعلقدار صاحبان نے معاوضہ خواہ کے حقوق کو تسلیم فرمایا دوران کارروائی میں اراضیات مشخصہ معاوضہ پر سنگم دہرمیا وغیرہ مرافعان نے بسازش پٹیل و پٹواری و تحصیل بلا اجازت قابض ہو کر من ابتدائے ۱۳۲۷ سنہ ف لغایتہ ۱۳۳۰ سنہ ف کاشت کرتے رہے اور بلا اجازت چوبینہ بھی قطع برید کیا اور اپنے تصرف میں لاکر صدہا روپیہ کا نقصان سرکاری کیا گیا ۔ ۱۳۳۱ سنہ ف میں جبکہ معاوضہ خواہ کی مثل پیش ہوئی تو مسٹر گوبند نایک تعلقدار وقت نے بجائے اس کے کہ معاوضہ خواہ کے نام پٹہ کرنے لمباڑگان یعنی مرافعان کے نام پٹہ کرنے کی تجویز صادر کی چنانچہ ۱۳۳۲ سنہ ف میں ناظم جمعبندی نے سوائے جمعبندی کا عمل کرنے کی تجویز کی نبا اراضی اس کے معاوضہ خواہ (مرافعہ علیہ) کی جانب سے ضلع میں تجویز ثانی پیش ہوئی ۔ ضلع نے حسب ذیل تجویز صادر کی ۔

آج وکلاء فریقین کی بحث سنی گئی اور کاغذات ملاحظہ ہوئے وکیل صاحب تجویز ثانی خواہ نے ایک تجویز مورخہ ۷ بہمن ۱۳۳۵ سنہ ف نواب سہراب نواز جنگ بہادر کی پیش کی ہے جو ایریلا ولد دمو وغیرہ ۷ انفر بمقابلہ سرکار عالی ہے اور مفید مدعی علیہم ہے ۔

اور (۲) دوسری تجویز مسٹر گوبند نائک صاحب تعلقدار وقت مورخہ ۷ ۱۳۳۱ سنہ ف ہے جو بصیغہ جمعبندی ہوئی ہے ۔

اور (۳) مراسلہ تحصیل نشان (۷۸۳) مورخہ ۲۸ اردی بہشت ۱۳۲۹ سنہ ف جو موئد رعایا ہے ۔

اور (۴) مراسلہ نشان (۳۷۹) ۱۲ اسفندار ۱۳۲۹ سنہ ف ہے ۔

سنگم دھرمیا وغیرہ بنام عابد علی

اور مراسلہ نشان (۴۱۲) ضلع موسومہ تحصیل وتنی نشان ۱۳ ام ۱۳۲۶ف موسومہ صوبہ داری ہے جس میں ۱۱ ایکر ۳۰ گنٹہ زمین معاوضہ خواہ کو دینا تجویز ہوا ہے۔

اور مراسلہ تحصیل نشان (۱۸۵) مورخہ ۴ ۲ ردے ۱۳۲۹ف پیش ہے اس میں تفصیل قابضین بتائی گئی ہے۔

مراسلہ تحصیل ۱۲۹۳ سنہ ۱۳۱ آبان ۱۳۲۵ف پیش ہے اس کے خلاف معاوضہ خواہ کی جانب سے مراسلہ نواب سہراب نواز جنگ بہادر تعلقدار وقت موسومہ تحصیل نشان ۱۸ بابتہ آذر ۱۳۲۰ف دہ بجواب مراسلہ ضلع مذکور مراسلہ تحصیل نشان (۱۰۳۵) مورخہ ۱۳ امرداد ۱۳۳۲ف جس میں چھوڑی کر کے بقیام نمبرات ستوار بھیجا جانا تحریر ہے مفید معاوضہ خواہ ہی تجویز نواب فرحت یار جنگ بہادر مورخہ ۱۰ فروردی ۱۳۲۱ف اور مراسلہ ضلع نشان (۴۳۲) ۲۸ بہمن ۱۳۲۶ف موسومہ صوبہ داری جس کے ذریعہ سے نمبرات ۴۰ تا ۴۴ و ۴۶ دینے کے بابتہ تحریر ہوئی ہے۔

مراسلہ مولوی سید احمد اللہ صاحب اول تعلقدار وقت (۹۵۸) مورخہ ۱۶ اردی بہشت ۱۳۲۹ف اس میں بصراحت واقعات مفید معاوضہ خواہ لکھے گئے جو موسومہ صوبہ داری ہے اور تحصیل کو تعمیلاً لکھا گیا ہے اور دوبارہ (۸) تا بندوبست قرار دیا گیا ہے۔

اور مراسلہ جنگلات نشان (۱۴۲۶) ۱۷ اردی بہشت ۱۳۳۳ف موسومہ ضلع جس میں بلا اجازت رعایا کا قطع دبرید اشجار کرنا تحریر ہے۔

اور رپورٹ گرداور نشان (۱۴۵) بابتہ ۳ شہریور ۱۳۳۰ف جس میں سرکشی رعایا درج ہے اور قبضہ نہیں دیا گیا ہے تعمیل نہیں کیگئی حکم تحصیل وضلع کارروائی ہائی متعلقہ مکمل طور پر ملاحظہ کرنیکے بعد واقعہ اس قدر پایا جاتا ہے کہ ایک ایکر گنٹہ دو فصلہ اراضی تری تجویز ثانی علیہ کی بضرورت سرکاری مجلس میں لیگئی ہے جس کا محاصل (لوسہ) تھا اور اسیقدر معاوضہ مالک اراضی کو دیا جانا تجویز ہوا افسوس ہے کہ تحصیل وپٹیل وپٹواری وغیرہ کے ناجائز تائید تجویز ثانی خواہاں کے باعث پیچیدگی پیدا ہوتی گئی اور غلط فہمی واقع ہوئی اور سراسر مظالم کا سلسلہ معاوضہ خواہ پر جاری ہے تحصیل نے مقدمہ محاصل کا اخفاء کر کے صرف ۱۱ ایکر ۳ گنٹہ اراضی معاوضہ دینے کی تحریر کر کے ابتداءً ضلع سے حکم حاصل کر لیا حالانکہ اس اراضی کا محاصل صرف ہے اور جو اراضی لیگئی اوس کا محاصل ہے

سنگم دہرمیا
بنام
عابد علی

کوئی تجویز ثانی خواہ پیشتر سے قابض نہ تھا کسی کے نام پٹہ ہوا تھا نہ کسی کا کوئی حق قانونی تھا جو زمین معاوضہ خواہ کو منجانب سرکار دینی لازم تھی وہ سب غیر اشخاص کو دیگئی اور اصلی واقعات کا کتمان کیا گیا کم وبیش دس سال سے معاوضہ خواہ کا صریحی نقصان کیا گیا ہے جس کی تعداد ہزارہا روپیہ کی ہوجاتی ہے تجویز ثانی علیہم لمباڑے ہیں اونہوں نے بسازش تحصیل و ملازمین دیہی بظاہر ایک یہ صورت بھی نکالی ہے کہ معاوضہ خواہ کو (۸ر) فی یکر دہارہ کے حساب سے زمین دیگئی تھی اور اونہوں نے (۸ر) روپیہ دہارہ سے اراضی لے لی ہے مگر قبضہ مسلسل ابتدا سے نہیں رہا نہ مسلسل ابتداء سے مالگزاری وصول ہونا پایا جاتا ہے۔ قطع نظر اس کے سرکاری نقصان خودمختاری کے ساتھ بیحد کیا گیا ہے معاملہ میں دہارہ سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ جنگل بلا اجازت قطع وبرید کرکے تصرف میں لایا گیا ہے جسکی تفصیل مراسلہ محکمہ جنگلات سے صاف طور پر واضح ہوتی ہے اور تاوان بھی عائد کیا گیا ہے لیکن تاوان تو ایکطرف اصلی رقم ہی وپالیوشن کی وصول نہیں ہوئی ہے۔

حال میں کارروائی زیادہ ہونے کے باعث کچھ حصہ رقم ادا کیا جانا ظاہر ہوتا ہے۔

تجویز ثانی خواہاں سے جو حصہ اراضی معاوضہ خواہ کو ملا ہے اوس میں بھی ہزاروں شرارتیں کرکے اوس کو سراسر نقصان پہنچایا ہے۔ اس وقت بھی عدالت میں مقدمات دائر ہیں آخری احکامات تحصیل و ضلع کی تعمیل بھی نہایت درجہ سرکشی کے ساتھ مینگئی ہے تحصیل کی تحریر اور گرداور کی رپورٹ سے صاف عیاں ہے۔ بعض حکام نے جو اطلاعیں صحیح نہ پانے کے باعث ابتداً بعض تجاویز مفید تجویز ثانی خواہاں فرمادئے ہیں اون کی تنسیخ بھی ہوچکی ہے اور مسٹر گوئند نائک صاحب نے بھی سوائے جمعبندی کا عمل فرمایا ہے اوس کے بعد نواب رفعت یار جنگ بہادر اور نواب مولوی سید احمد اللہ صاحب کے احکام واضح وصاف وقطعی ہیں معاوضہ خواہ کے حقوق مسلمہ بمقابلہ سرکار ہیں۔ تجویز ثانی خواہاں ان نمبروں کے کبھی پٹہ دار نہ تھے اور نہ اون کو کوئی حق حاصل تھا ایسی سرکش رعایا قابل سپرد فوجداری تھی۔ بلکہ اون سے معاوضہ خواہ کا نقصان بھی دلایا جاتا تو قرین انصاف ہوتا تحصیلدار صاحب وقت بھی لائق بازپرس تھے اور پٹیل پٹواری لائق موقوفی اور یہ سعین جرم فوجداری ہوسکتے ہیں۔

نظر برجملہ مراتب حکم دیا جاتا ہے کہ تجویز ثانی نامنظور معاوضہ خواہ عابد علی پسر احمد علی

سنگم دیہرہا بنام عابد علی

مرحوم کے نام پٹہ بجائے ۱۱ ایکر ۳۴ گنٹہ کے ۱ ایکر کا کر دیا جائے حسب تجاویز سابقہ تجویز ثانی علیہم بیدخل کئے جائیں بشرط ضرورت پولیس سے امداد لیجائے اور اگر مطالبہ جنگلات کا تصفیہ فوراً نہ کریں تو بپابندی ضابطہ کارروائی فوجداری سے کیجائے اس نوبت پر بھی محض ترمیماً اس حد تک مراعات تجویز ثانی خواہان کے ساتھ کیجاسکتی ہے کہ اگر وہ سرکاری رقم کو فی الفور بیباق کر دیں اور آئندہ مظالم معاوضہ خواہ پر نہ کریں اور سرکاری احکام کی تعمیل بلا عذر و حیلہ کر دیں تو اگر اراضی چھوڑی شدہ اوس موقع پر باقی اور معاوضہ خواہ سے زائد ہے اور کوئی احکام حالیہ مانع نہیں ہیں تو بپابندی ضابطہ اوس کا پٹہ اون کے نام کیا جاسکتا ہے پٹیل پٹواری متنبہ کئے جائیں اگر اس نوبت پر بھی صورت سابقہ باقی رہی تو اون کو خدمت سے علیحدہ کر دیا جائیگا۔

بناراضی فیصلہ ضلع مسمیان سنگپا و لنگپا وغیرہ نے محکمہ صدر نظامت مال سمت تلنگانہ میں مرافعہ کیا محکمہ موصوفہ سے حسب ذیل تجویز صادر فرمائی گئی۔

واقعات یہ ہیں کہ مرافعین غیر حاضر۔ اشلہ متعلقہ ملاحظہ ہوئے صاحب ضلع نے اپنے فیصلہ میں بشرح و بسط حالات مقدمہ کا اظہار کیا ہے اور جو حکم سروے نمبر ۱۳۲ پرمبوک موضع کلپول کے چھوڑی شدہ نمبرات (۴۴ ۔۴۳ ۔۴۱ ۔ ۴۰ ۔۴۶) کے متعلق صادر کیا ہے اس میں کسی دست اندازی کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی سنہ ۱۳۲۲ف میں حسب الحکم عہدہ دار وقت چھوڑی کا تختہ بھیجا گیا مرافعین نے اپنے قبضہ کا کہیں ثبوت نہیں دیا ہے بلکہ اشلہ سے ظاہر ہے کہ بطور ناجائز بلا اجازت قابض وہ کاشت کرتے رہے اور تاداں درقم بھی سوائے جمعبندی دیتے رہے ایسے قابضیں قانون مالگزاری کے تحت قابضیں کی تعریف میں داخل نہیں ہو سکتے بلکہ اون کا عمل ایسا ہی ہے جیساکہ صحرائی مقامات کے باشندے پوڑ کے نام سے کاشت کر لیا کرتے ہیں جس اراضی کی نشاندہی معاوضہ خواہ نے کی اور جس کے متعلق عہدہ دار مجاز نے حکم پٹہ دیدیا اس کے متعلق محض اس عذر سے کہ سیت وار درست ہو کر نہیں آیا ہے عمل سوائے جمعبندی کرنا درست نہ تھا البتہ صاحب ضلع نے تجویز زیر مرافعہ میں جو حکم پولیس سے بشرط ضرورت حاصل کرنے کا دیا ہے گو وہ بلحاظ حالات مقامی درست ہو لیکن احکام مجریہ سررشتہ مال کے خلاف ہے ایسی صورتوں میں صاحبان اضلاع کو دفعہ ۷ ۱۵ قانون مالگزاری اراضی عمل فرمانا چاہئے بہر حال فیصلہ منصفانہ او رنا قابل دست اندازی ہے لہذا مرافعہ نامنظور کیا جاتا ہے

اب بناراضی فیصلہ صدر نظامت مال سمت تلنگانہ مسمی سنگم دہرمیا وغیرہ نے محکمہ ہذا میں یہ مرافعہ پیش کیا ہے

سنگم دہرمیا بنام عابد علی

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید ۔مثل پیش ہوئی مولوی بشارت حسین وکیل اس مقدمہ میں منجانب مرافعین تھے جو حج بیت اللہ شریف کو گئے ہوئے ہیں اور ایک عام درخواست کی ہے کہ اون کے کل مقدمات کے تواریخ بدلائے جاویں اگر مقدمہ پیچیدہ ہوتا تو رعایت کی جاتی مگر چونکہ واقعات صاف ہیں اس لئے انتظار کی ضرورت نہیں ہے۔

صاحب سمت نے جو تجویز کی ہے وہ ہر آئینہ مبنی بر اصول و انصاف ہے اگر ایسے قابض ناجائز کا دعوے صرف بر بنائے قبضہ غاصبانہ جائز رکھا جائے تو سرکاری لاکھوں روپیہ کا نقصان ہوگا فی زمانہ قدر و منزلت اراضی کی بڑھتی جارہی ہے اب غاصبانہ قابض کے قبضہ کو توفیر کاشت تصور کرکے جائز نہیں رکھا جاسکتا ہے لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور ہو۔

مرافعہ صیغہ مال

سنہ ۱۳۳۳ ف نشان مثل ۱۱/۸۷ ۲۵ م فروردی سنہ ۱۳۳۳ ف

غلام احمد حسین خاں جاگیردار .... مرافع

بنام

خان بہادر ہرمزجی مانک جی .... مرافعہ علیہ

نزاع مابین جاگیردار و مستاجر آبکاری۔ افتتاح دوکان سیندہی۔ حقوق جاگیردار۔ اثبات حقوق یا عمل دیرینہ۔

تجویز ہوئی کہ جاگیردار ضلع میں اپنے حقوق نسبت قیام دکان کے متعلق وثیقہ پیش کریں یا عمل دیرینہ ثابت کریں ورنہ عمل جدید سمجھکر لائق ایفا نہ سمجھا جائیگا۔

واقعات ۔یہ ہیں کہ مابین جاگیردار و متاجر افتتاح دکان سیندہی کی نزاع ہے ابتداءً مستاجر آبکاری نے عدم حقوق معاملہ سیندہی بہ جاگیردار کے متعلق اول تعلقدار صاحب ضلع اورنگ آباد کی خدمت

غلام احمد حسین خان بنام خان بہادر ہرمز جی مانک جی

میں درخواست پیش کی تھی۔ تعلقدار صاحب نے یہ جواب دیا کہ قانوناً جاگیرداروں کو اپنی جاگیر کے مواضع سیندہی کے ہراج سے ممنوع نہیں کیا جا سکتا اگر ثابت ہو تو جاگیردار سے معاملت کیجا سکتی ہے اس کے بعد تعہد دار صاحب نے جاگیردار صاحب کے عدم استحقاق و التوائے ہراج و مسدودی دوکان سیندہی کے متعلق مکرر ضلع میں درخواست پیش کی اسپر اول تعلقدار صاحب نے بذریعہ مراسلہ نشان (۲۴۸۷) مورخہ ۱۷ اسفندار مذ ۱۳۳۳ ف جاگیردار صاحب کو یہ حکم دیا کہ جبتک حقوق آبکاری آپ کو حاصل ہونا ثابت نہ ہو جائے آپ کی جاگیر کی طرف سے دوکان سیندہی کے افتتاح کی اجازت نہیں دیجا سکتی پس جو دوکان کہ فروخت سیندہی کی غرض سے کھولی گئی ہے وہ فی الفور مسدود کر دیجائے جاگیردار صاحب نے اپنی حقیت کے متعلق ضلع میں کوئی کارروائی نہیں کی بلکہ مسدودی دوکان کے متعلق نظامت آبکاری میں مرافعہ کیا ناظم صاحب آبکاری نے مرافعہ نامنظور کر دیا اور اثبات حقیت آبکاری کے متعلق ضلع میں پیش کرنے کی ہدایت دی۔

بناراضی فیصلہ نظامت آبکاری جاگیردار صاحب نے محکمہ ہذا میں مرافعہ پیش کیا ہے۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ سیندبن کی بحث نہیں ہے اور حقوق جاگیرداران بر اشجار سیندہی معرض بحث میں نہیں ہیں بلکہ بحث قیام دوکان یا اڈہ سے ہے جسکا حق جاگیردار کو حاصل ہے یا نہیں ہے دریافت طلب ہے پس اس نقطہ نظر سے کارروائی کو دیکھنے کے بعد بھی حکم دیا جا سکتا ہے کہ جاگیردار ضلع میں اپنے حقوق نسبت قیام دوکان کے متعلق وثیقہ پیش کریں یا عمل دیرینہ ثابت کریں ورنہ عمل جدید تصور ہو کر لائق انفکاک سمجھا جائیگا۔ تجویز ناظم صاحب آبکاری جس میں یہی ہدایت ہوئی ہے لائق دست اندازی نہیں ہے لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ جاگیردار خارج کیا جائے۔

مرافعہ صیغہ مال

نشان مثل ۸۸/۸۷ بابتہ ۱۳۳۱ ف م ۴ امرداد ۱۳۳۵ ف

مرافع بوکالت پنڈت وشونا تھراؤ صاحب وکیل

پنڈھری ناتھ

بنام

بناراضی فیصلہ مولوی محمد معشوق حسین صاحب اول تعلقدار ضلع بیڑ مورخہ ۱۰ مہر ۱۳۳۰ ف

لچھمی بائی — مرافعہ علیہ بوکالت پنڈت سکھارام راؤ صاحب وپنڈت گنیش راؤ صاحب وکلاء ....

دریافت وراثت ـ خاندان منقسمہ ـ قبضہ فریق ثانی مسلمہ ـ

تجویز ہوئی کہ کاغذات سے ثابت ہے کہ متوفی جیونت راؤ و مرافع پنڈھری ناتھ میں تقسیم ہوگئی تھی اور مرافع کو اعتراف ہے کہ قبضہ فریق ثانی کا ان کے حصہ کی حد تک آجتک قائم ہے ایسی حالت میں عذر اشتراک و دعوائے وراثت ایک لغو حرکت ہے صیغہ مال ان مدارج سے جو اس مقدمہ میں طے کئے گئے ہیں متجاوز نہیں ہو سکتا اگر مرافع کو اسپر بھی دعوائے ہو تو عدالت دیوانی میں رجوع ہو سکتا ہے ـ

واقعات یہ ہیں کہ مسمی جیونت راؤ پٹہ دار سروے نمبرات ۲۹/۲ و ۴/۲ و ۳۱ موقوعہ موضع چاروائی تعلقہ منجلیگانوں او سادسی کا فرزند مسمی کاسی ناتھ پٹہ دار سروے نمبر ۱۳۴ موقوعہ موضع چنچورہ تعلقہ منجلیگانوں فوت ہوئے لچھمی بائی زوجہ جیونت راؤ مرافعہ علیہا نمبر (۱) اور چمپاوتی بائی دختر کاسی ناتھ مرافعہ علیہا نمبر ۲ خواہان وراثت ہوئے اور مسمی پنڈھری ناتھ برادرزادہ جیونت راؤ مرافع عذر دار ہوا کہ خاندان مشترکہ ہے وراثت اوس کے نام منظور ہو ـ

تحصیلدار صاحب نے بعد تحقیقات جیونت راؤ کی اراضیات کا پٹہ لچھمی بائی کے نام اور کاسی ناتھ کی اراضی کا پٹہ چمپاوتی کے نام منظور کرنے کی رائے دی اور یہ کارروائی یکطرفہ عمل میں آئی کیونکہ عذر دار پیروی نہیں کیا اور ڈویژن افسر صاحب نے رائے تحصیل کی منظوری دیدی مسمی پنڈھری ناتھ نے ضلع میں اپیل کیا تو صاحب ضلع نے تکمیل تحقیقات کا حکم صادر فرمایا مگر بعد ختم تحقیقات ڈویژن افسر صاحب نے اپنی سابقہ رائے کو ہی قائم رکھا جس کا مرافعہ پنڈھری ناتھ نے ضلع میں کیا تو صاحب ضلع نے بحق پنڈھری ناتھ یکطرفہ فیصلہ صادر فرمایا جسکی نظرثانی منجانب لچھمی بائی اور چمپاوتی بائی ضلع میں پیش ہوئی تو صاحب ضلع نے درخواست نظرثانی منظور کر کے مقدمہ نمبر پر لیا جاکر حسب ضابطہ کارروائی کرنے کا حکم دیا جسکی ناراضی سے منجانب پنڈھری ناتھ محکمہ صوبہ داری میں اپیل کیا گیا مگر بوجہ تخفیف صوبہ داری یہ مثل محکمہ ہذا میں وصول ہوئی ہے ـ

پنڈھری ناتھ
بنام
لچھمی بائی

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ مثل بمواجہ لائق وکلاء فریقین پیش ہوئی۔ بحث سماعت کی گئی۔ فیصلہ جات دیکھے گئے ڈویژن افسر صاحب نے بعد از غور کامل و ملاحظہ کاغذات متوفی جیونت راؤ اور مرافع پنڈھری ناتھ میں تقسیم ہوگئی ہے ۱/۲ حصہ پر اسکی شکمی قائم ہے اور ہر فریق اپنے اپنے حصہ پر قابض اور کاشتکار ہیں جیونت راؤ کی وفات کے بعد اراضی پر اوس کی زوجہ قابض ہے عذرروار (مرافع) مدت دراز سے موضع میں سکونت رکھتا نہ اسکے اطراف واکناف میں نہ اراضی کے کاروبار سے اس کو تعلق رہا ہے۔

مثل اور بیانات وکلاء فریقین سے یہ بھی مستنبط ہے کہ جیونت راؤ کا انتقال ۱۳۱۶ف میں اور کاسی ناتھ کا انتقال ۱۳۲۰ف میں ہوا جس کو اٹھارہ و تیرہ سال کا عرصہ ہوتا ہے خود وکیل صاحب مرافع کو اس کا اعتراف ہے کہ قبضہ فریق ثانیاں کا اون کے حصہ کی حد تک آجتک قائم رہے۔

جملہ حالات صدر کے بعد بھی یہ عذر راشتراک دعویدار وراثت کا ہونا مضحکہ آمیز حرکت ہے صیغہ مال اون مدارج سے جو اس مقدمہ میں طے کئے گئے ہیں متجاوز ہو نہیں سکتا اگر مرافعہ کو اسپر بھی دعوے ہے تو عدالت دیوانی میں رجوع ہو سکتا ہے۔

مواد موجودہ کے مدنظر اسکی ضرورت معلوم نہیں ہوتی ہے کہ مزید تحقیقات حسب رائے ضلع کیجاوے البتہ عدالت سے اگر مرافعہ ڈگری استقرار حق کی حاصل کرے تو اوسکی تعمیل ہر وقت ہو سکتی ہے یہی ورثاء جیونت راؤ کاسی ناتھ مسماتاں لچھمی بائی اور چمپا وتی بائی ہیں ان کے نام پٹہ حسب رائے تحصیل و ڈویژن قائم رہنا چاہیے لہذا

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور۔ بصیغہ نگرانی تجویز کیجاتی ہے کہ مزید تحقیقات کی ضرورت نہیں ہے۔

مرافعہ صیغہ مال

ہرنو بائی — مرافعہ بوکالت پنڈت سری پت راؤ صاحب وکیل

بنام

دھونڈیبا — مرافعہ علیہ بوکالت مولوی محی الدین علی صاحب وکیل

نشان مثل ۳۵/۸۷ بابتہ ۱۳۳۴ف
م ۲۴ شہریور ۱۳۳۵ف

دریافت وراثت۔ عذرداری۔ خانہ داماد۔ متوفیہ کی نند کا حق۔

بنا راضی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع ناندیڑ مورخہ ۲۸ دے ۱۳۳۶ف مشعر اینکہ پٹہ اراضیات کی وراثت بھی بنام دھونڈیبا منظور فیصلہ تحت منسوخ حسب رائے تحصیل عمل ہو۔

ہرنوبائی بنام دھونڈیبا

تجویز ہوئی کہ شاستر اگام رواج کے مدنظر خانہ داماد کو وہ حقوق حاصل ہیں
جو ایک فرزند حقیقی کو حاصل ہیں اگر اراضیات رامچندر شوہر متوفیہ کے ذاتی
ہوتے تو اوس اصول شاستری پر ضرور لحاظ کیا جاتا کہ "بیوہ سے وراثت
کا آغاز نہیں ہوتا بلکہ آخری وارث از قسم ذکور سے ہوتا ہے"

واقعات یہ ہیں کہ سمندرا بائی نمبردارہ موضع ڈونگلی فوت ہوئی اوس کے نام موضع مذکور میں نمبرات مندرجہ حاشیہ کا پٹہ تہا۔ مقدم پٹواری نے بھی ہرنوبائی کو جو متوفیہ نمبردارہ کی نند ہوتی ہے وارث تبلایا ہرنوبائی خود بھی رجوع ہوکر دعویدار وراثت ہوئی مسمیان رامچندر ولد ہنمنتا دھونڈیبا ولد مہدوان دونوں نے بھی عذرداری پیش کی رامچندر کی عذرداری یہ ہے کہ مسماۃ سمندرا بائی اور سائل کی خورونوش وسکونت ایک جگہ مشترکہ تھی صرف بغرض اطمینان پرورشی بعد فوتی رامچندر شوہر متوفیہ بیوہ سمندرا بائی کے نام وراثت منظور کرائی گئی اراضیات زیر بحث سائل کے موروثی ہیں اور نمبردارہ متوفیہ کے شوہر کا رشتہ میں چچیرہ بھائی مشترکہ خاندان کا ایک مستحق وارث ہے مسماۃ مذکورلا ولد فوت ہوئی ہے نمبردارہ کی کریا کرم سوت مٹی میں کیا ہوں وراثت میرے نام منظور فرمائی جائے۔

۳۲۵	موازی	یکر عصہ	۳ گنٹہ	رقمی لعہ
۳۲۶	"	" لے	" ۲	" ﷲ
۶	"	" لعہ	" ۲۱	" عہ
۲۱۲	"	" ۸	" ۱۸	" سہ
۲۱۲	"	" ع		[illegible]

دھونڈیبا کی عذرداری یہ ہے کہ نمبردارہ کو اولاد ذکور نہ ہونے کی وجہ سے حسب رواج قومی مجھے اپنا خانہ داماد بنایا اور اپنی دختر مسماۃ لکشمی بائی کے ساتھ میری شادی کردی تھی زمانہ شادی سے میں ڈونگلی میں رہتا ہوں اور جائداد وغیرہ کا انتظام کرتا ہوں اب متوفیہ یا شوہر متوفیہ کا سوائے میرے کوئی وارث نہیں ہے میری زوجہ فوت ہوگئی ہے اراضیات کا پٹہ میرے نام کیا جائے۔

تحصیلدار صاحب نے بعد دریافت دھونڈیبا کے نام منظوری کی رائے دی حسب تختہ جات بغرض منظوری ڈویژن میں گئے تو ڈویژن افسر صاحب نے بخلاف رائے تحصیل ہرنوبائی کے نام وراثت منظور کی ڈھونڈیبا نے تجویز ڈویژن کی ناراضی سے ضلع میں مرافعہ پیش کیا تو تعلقدار صاحب ضلع نے یہ فیصلہ کیا کہ وراثت وطن علیحدہ منظور کیجا چکی ہے اوسی کی نسبت یہ بھی وراثت اراضیات کی ہے وہ منظوری بلحاظ منتقلی حین حیات علیحدہ تسکل میں دیگئی ہے یہ وراثت لکشمی بائی کی ماں سمندرا بائی کی ہے اوسکی ایک

ہرنو بائی بنام دھونڈیبا

ہی لڑکی لکشمی بائی تھی جو فوت ہو چکی ہے ۔ یہ پٹہ اراضیات ہیں جو ہر طرح منتقل ہو سکتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ سمندرا بائی نے اپنی قوت بسری کے لئے یہ اراضیات رکھی تھی اگر یہ اراضیات رامچندر کے ذاتی ہوتے تو ہرنو بائی مستحق ہو سکتی تھی ۔ لیکن سمندرا بائی زوجہ رامچندر کے ہیں جنکو ہرنو بائی سے کوئی تعلق نہیں ہے جب خاندان کا تعلق نہیں ہے تو وارث نہیں ہو سکتی بلکہ بیٹی مستحق ہے وہ جب نہیں ہے تو ظاہر ہے کہ اوس کا شوہر ہوگا ۔ اگر شوہر علیحدہ خاندان کا سمجھا جائے تو ہرنو بائی ہی ہے اس طرح بھی ہرنو بائی کے مقابلہ میں مرجح دھونڈیبا شوہر ہے شوہر کے مقابلہ میں غیر کس طرح مستحق ہو سکتا ہے اور یہ بھی قابل توجہ ہے کہ خانہ دامادی کی نسبت بھی شہادت ہے لہذا حکم ہوا کہ پٹہ اراضیات کی وراثت بھی بنام ڈھونڈیبا منظور ۔ فیصلہ تحت منسوخ اور حسب رائے تحصیل عمل ہو ۔ ہرنو بائی نے فیصلہ ضلع کی ناراضی سے محکمہ ہذا میں مرافعہ پیش کی ہے ۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال ۔

تمہید ۔ مثل پیش ہوئی وکلاء فریقین کی بحث سماعت کی گئی سمندرا بائی وطندارہ پٹہ دارہ موضع ڈونگلی کے فوت ہونے پر حسب ذیل تین اشخاص دعویدار وراثت ہوئے ہیں ۔

۱ ۔ ہرنو بائی نند متوفیہ ۔

۲ ۔ دھونڈیبا داماد متوفیہ ۔

۳ ۔ رامچندر ہم خاندان ۔

نمبر ۳ تو حاضر تحصیل نہیں ہوا جسکی وجہ سے تحصیل نے اسکی عذر داری خارج کر دی اور اس کا مرافعہ نمبر (۱) مسماۃ ہرنو بائی نے محکمہ ہذا میں دائر کیا ہے اس مقدمہ میں دو چیزیں ہیں ۔ ۱ الف ۔ اراضی پٹہ ۔ ب وطن مالی پٹیلی ۔ وطن پٹیلی کو متوفیہ نے اپنی زندگی میں اپنی دختر مسماۃ لکشمی بائی کے نام منتقل کر دیا تھا اور اراضیات کا پٹہ تا وفات اوس کے نام تھا یہ امر کارروائی سے غیر ظاہر ہے کہ متوفیہ کو اراضیات کا پٹہ شوہر کی وراثت میں ملا ہو قطع نظر اس کے کہ تحت کی دریافت میں یہ امر پایہ ثبوت کو پہونچ چکا ہے کہ مرافعہ علیہ متوفیہ کا خانہ داماد تھا شاستراً عام رواج کے مدنظر خانہ داماد کو ہی حقوق حاصل ہوتے ہیں ۔

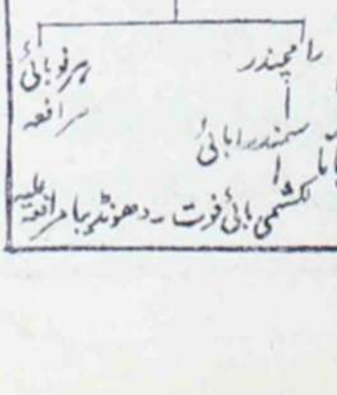

جو ایک فرزند حقیقی کو حاصل ہیں اگر اس اصل مالک کو اولاد نرینہ ہو جائے تو بھی خانہ داماد فرزند کے مساوی نصف جائداد پاتا ہے پس جبکہ اراضیات رامچندر شوہر متوفیہ کے ذاتی ہوتے تو اس اصول شاستری پر ضرور لحاظ کیا جاتا

"بیوہ سے وراثت کا آغاز نہیں ہوتا بلکہ آخری وارث از قسم ذکور سے ہوتا ہے" یہاں یہ صورت نہیں ہے لہذا اس خصوص میں عذرات مرافعہا ناقابل لحاظ او رفیصلہ ضلع درست ہے ۔

پٹہ وطن کی نسبت تو واقعات بالکل صاف ہیں متوفیہ نے اپنی زندگی میں ہی وطن اپنی دختر زوجہ مرافعہ علیہ کے نام منتقل کر دیا تھا پس اس لحاظ سے سمندرا بائی کی وراثت متصور نہ ہوگی بلکہ لکشمی بائی دختر متوفیہ کی سمجھی جائیگی احکام شاستر کی رو سے جو حقوق مرافعہ علیہ کو وراثت لکشمی بائی میں حاصل ہو سکتے ہیں وہ مرافعہا کو نہیں ہو سکتے مرافعہ علیہ اس کا قریب تر وارث اور مرافعہا بعیدی رشتہ دار ہے علاوہ بریں استری دھن کا وارث شوہر از روئے شاستر قرار پاتا ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں پائی جاتی کہ مرافعہ علیہ کو محروم کیا جائے لہذا مرافعہ دربارۂ وطن بھی ناقابل منظوری ہے ۔ پس

تجویز ہوئی کہ

مرافعہ نامنظور فیصلہ ضلع دربارہ اراضیات پٹہ و وطن قائم رہے ۔

مرافعہ صیغہ مال

سنتو با — **مرافع بوکالت پنڈت وشوناتھ راؤ صاحب وکیل** — نشان مثل ۱۳/۸ بابتہ ۱۳۳۳ ف

بنام

اشو تا وغیرہ — مرافعہ علیہ بوکالت پنڈت گنگا دہر راؤ صاحب وکیل — م ۳ ار امرداد ۱۳۳۵ ف

وطن دھیڑگی - لکڑی (علامت کارگذار وطندار) کا چھین لینا - استغاثہ فوجداری - کارروائی بصیغہ مال

تجویز ہوئی کہ مرافعہ علیہم کا لکڑی کا چھین لینا یہ زیادتی تھی دھیڑوں کے اس قسم کے نزاعات کا تصفیہ بصیغہ مال ہی ہوگا ۔

واقعات یہ ہیں کہ مسمی سنتو با مرافع نے تحصیل میں درخواست دی کہ میری بیکری لکڑی جسکو مقدم ٹپواری موضع نے حسب عملدر آمد پانچ ماہ قبل دی تھی رکھکر اوس وقت سے اپنی وطن داری کے کام کو بلاشکایت انجام دیتا رہا تخمیناً ۹ یوم کا عرصہ ہوتا ہے کہ مدعی علیہ نمبر ا تا ۶ نے ہنومان کی دیول کے نزدیک جمع ہوکر میرے ہاتھ سے اوس لکڑی کو چھین لئے اور مسمی آبا ولد باپو دھیڑ کو طلب کرکے میری لکڑی اوسکو دیکر بالمشافہ کہے کہ جو کام سرکاری وغیرہ ہے وہ بر وقت انجام دیکر گانوں میں روٹی وغیرہ مانگ کر گذر اوقات کرے حسبہ مسمی مذکور تعمیل کر رہا ہے اور میری روٹی کمانگنے کو بند کر دیا گیا ہے باوجود اس کے

سنتو با
بنام
ایشونتا وغیرہ

کہ سرکار کے حکم میں میری نسبت باضابطہ دریافت ہو کر مثل پٹواری کو زیر نشان ۲۳۶۷ مورخہ ۲۸؍ آبان ۱۳۲۷ ف صادر حکم جاری ہوا ہے حکم کی تعمیل پٹیل و پٹواری نے تو کی مگر مدعی علیہم بلا وجہ جبر مجرمانہ کئے ہیں لہذا استدعا ہے کہ بعد دریافت انہیں سزا دیجا کر [illegible] دلائی جائے

چونکہ تحصیل تعلقہ پاٹودہ علاقہ صرفخاص مبارک ہے جہاں کہ تحصیلدار صاحب کو فوجداری اختیارات بھی حاصل ہیں درخواست مندرجہ بالا بصیغہ فوجداری پیش کی گئی تھی مگر دفتر سے کیفیت دی گئی کہ مضمون درخواست سے وطن وہیڑگی کا دعوےٰ ہے جس کی نسبت مال میں درخواست پیش ہونا چاہئے مگر تحصیلدار صاحب نے کیفیت پر کوئی توجہ نہ کی بلکہ بعد تحقیقات یہ فیصلہ کیا کہ مدعی کے گواہوں کے بیانات سے ثابت ہے کہ مدعی سے مدعی علیہم جو رعایا دہیں لکڑی رکھدینے کے لئے کہے اور مدعی نے اوس کو مجبوراً رکھدیا اور وہ لکڑی دوسرے باری دار کو دیدیگئی مدعی نے فیصلہ سابق کی نقل جو مدعی کے چار آنے کی باری مدعی علیہم سے علیحدہ قائم ہونے کے متعلق تحصیل سے ہوا تھا وہ پیش کیا ہے جس سے پایا جاتا ہے کہ مدعی کے چار آنہ مدعی علیہم سے علیحدہ باری ادا کرنے کے لئے ایکسال کی بابتہ ہے اور مدعی علیہم نے اوس فیصلہ کو پیش کیا ہے۔ جو ضلع سے ہوا ہے جس میں تحصیل کو تکمیل تحقیقات کے لئے حکم دیا گیا ہے۔ فیصلہ ضلع سے پایا جاتا ہے کہ فیصلہ تحصیل جو مدعی کے حق میں ہوا تھا وہ منسوخ ہو گیا گواہوں کے بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ سنتو با مدعی کی باری میں سبہو مہار ایک شریک تھا جو فوت ہو گیا۔ اب مدعی علیہم اوس کے حصہ کے خواستگار ہیں۔ مگر تحصیل سے بربناء فیصلہ ڈویژن یہ تصفیہ کیا گیا کہ جس کسی کو سبہو مہار کے حصہ کا دعوےٰ ہو وہ دیوانی میں چارہ کار اختیار کرے اور سنتو مسمی سبہو مہار کی خدمت ادا کرے ابتک کسی نے دیوانی فیصلہ حاصل نہیں کیا۔ لہذا یہ امر منفصلہ ہے کہ سبہو مہار کی باری کے معاوضہ میں مدعی علیہم کو کوئی حق نہیں ہے۔ جبتک مدعی علیہم دیوانی ڈگری حاصل نہ کریں اون کو مداخلت کا حق نہیں سمجھا جا سکتا لہذا مدعی کی باری میں مدعی علیہم کی مزاحمت دور کیجائے اور باری کا معاوضہ دونوں لکڑیاں سنتو کو دلاوئے جائیں اور سنتو حسب عادت باری انجام دیگا اور مزاحمت کا معاوضہ سنتو کو آئندہ سال دلایا جائے اور رعایا جو مزاحمت کی ہے اون پر فی کس ایک روپیہ جرمانہ کیا جاتا ہے وصول کیا جائے۔

فیصلہ تحصیل کی ناراضی سے مسمی ایشونتا وغیرہ نے ضلع بیڑ میں مرافعہ کیا تو صاحب ضلع نے یہ فیصلہ کیا کہ کارروائی تحقیقاتی کے ملاحظہ سے واضح ہے کہ تحصیلدار جنہوں نے استغاثہ پر بصیغہ مال

سنتوبا بنام ایشونتا وغیرہ

کارروائی شروع کی ہے اون کے معلومات قانونی بالکل محدود ہیں بلکہ وہ قانون و ضابطہ سے عاری ہیں اون کو یہ بھی معلوم نہیں ہوا کہ درخواست کس عنوان کے ساتھ کس حاکم کے نام سے اور کس استدعا کے ساتھ پیش کی گئی ہے اور اون کو کیا کرنا چاہئے۔ بہرحال اس درخواست پر بصیغہ مال جس حد تک کارروائی کی گئی ہے وہ اس قابل نہیں ہے کہ اوس کو ضابطہ کی صورت میں باقی رکھا جائے لہذا مرافعہ منظور ہوکل کارروائی کالعدم کردیجائے مرافعہ علیہ کو چاہئے کہ محکمہ مجاز میں صحیح طریقہ سے چارہ کار حاصل کرے

فیصلہ ضلع کی ناراضی سے سنتوبا نے محکمہ ہذا میں مرافعہ داخل کیا ہے۔

حکم جناب صدرالمہام بہادر مال۔

تمہید - مرافع کے وطن دیہیٹرگی کی باری تھی اور وہ اپنے فرائض ادا کررہا تھا مرافعہ علیہم نے اوس سے اوس لکڑی کو چھین لیا جو علامت تھی شخص کارگذار کی اس لئے اولاً اوس نے استغاثہ فوجداری کیا مگر پھر جب اوسکو اس کا علم ہوا کہ بصیغہ مال اس کا تصفیہ ہوسکتا ہے تو اوس نے دوسری درخواست دی جو اسی مثل میں شامل کرکے بصیغہ مال تحقیقات کیجاکر اس کا تصفیہ کیا گیا یہ تحصیل کی ایک غلطی ہے کہ بجائے اس کے کہ اوس کو ختم کرکے جداگانہ مثل قائم کرکے دریافت اور فیصلہ کرے مگر معلوم ہوتا ہے کہ بصیغہ فوجداری اوس درخواست پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی اس لئے اوس کو صیغہ مال ہی کی کارروائی میں شریک کرلیا گیا ہے کاغذات و فیصلہ جات جو پیش ہوئے ہیں اوس سے مرافع کو ہر حصہ داری مسلمہ اور اوس کی کارگذاری کا زمانہ تھا۔

مرافعہ علیہم نے جو اوس سے لکڑی جبریہ لے لیا ہے یہ زیادتی تھی دھیرمسوں کے اس قسم کے نزاعات کا تصفیہ بصیغہ مال ہی ہوگا جبکہ مدعی خود قابض تھا اس لئے تحصیلدار صاحب کی کارروائی نادرست بھی نہیں خیال کیجا سکتی ہے تعلقدار صاحب نے محض استغاثہ فوجداری کو دیکھکر کارروائی کو کالعدم کردیا نیز جب بصیغہ مال تحصیلدار صاحب نے فیصلہ بعد اخذ ثبوت و تردید کیا ہے تو اوس کے ملاحظہ کے بعد بلحاظ روئداد و عذرات فریقین فیصلہ صادر کرنا چاہئے لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ ترمیماً منظور۔ تعلقدار صاحب روئداد مثل پر فیصلہ صادر کریں۔

نشان مثل ۵۷/۸۷ بابتہ ۱۳۳۳ف
م ۱۸ امرداد ۱۳۳۵ف

مرافعہ صیغہ مال

سید محمد خاں مرافع بوکالت مولوی محمد فیض الدین صاحب وکیل

بنام

سرکار عالی مرافعہ علیہ ....

رعایا جاگیر کا خالصہ کے تالاب سے پانی لینا۔ پانی لینے کا قدیم حق۔ حق آب سرکار عالی۔

تجویز ہوئی کہ اصولاً بلا ادائی معاوضہ سرکاری تالاب سے پانی لینے کا کسی کو حق نہیں ہے اگر کوئی خاص معاہدہ جاگیردار سے ہوا ہے تو پیش ہونا چاہیئے۔

واقعات یہ ہیں کہ رعایا موضع اناج پور تعلقہ سدی پیٹھ نے بتاریخ ۷ بہمن ۱۳۳۲ف ضلع میں درخواست بدیں مضمون پیش کی کہ تالاب موضع اناج پور کے تحت ۱۳۳۲ف کے لئے آبی میں پانی کے لحاظ سے گرداور تحصیل نے (...) ایکر کی [illegible] بندی کی بموجب تہ بندی کاشت کی گئی ہے مگر تہ بندی کے بعد رعایا قصبہ رائے پول جاگیر تالاب کے محاذی گوڑہ ونٹی کول لگاکر تخمیناً دس ایکر سے زائد کاشت کر رہے ہیں اگر اسی طرح بذریعہ گوڑہ ونٹی کول آخر تک پانی لیا جائیگا تو تحت تالاب مذکور کی کاشت شدہ فصل تلف ہو جائیگی اور ہمارا کثیر نقصان ہوگا بر بناء درخواست مذبور تعلقدار صاحب ضلع میدک نے بذریعہ مراسلہ نشان (۲۶۷) واقع ۲۶ بہمن ۱۳۳۲ف بترسیل نقل درخواست رعایا تحصیل کو لکھا کہ موضع مذکور کی رعایا نے بدیں مضمون درخواست پیش کی ہے کہ رعایا جاگیر رائے پول نے اناج پور خالصہ کے شکم میں سے بذریعہ ونٹی کول پانی لیتا ہے جس سے کاشت شدہ فصل تابی کو آئندہ نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے لہذا روک دیا جائے پس براہ کرم اسبارہ میں بصیغہ ضروری توجہ خاص حسب ضابطہ انتظام فرمایا جائے کہ یہ معاملہ نفع و نقصان سرکار و رعایا خالصہ سے وابستہ ہے تجویز مندرجہ بالا کی ناراضی سے سید محمد خاں صاحب جاگیردار نے محکمہ ہذا میں درخواست اپیل پیش کی ہے بر بناء درخواست اپیل مقدمہ نمبر پر لیا جاکر صاحب ضلع کو بذریعہ مراسلہ نشان (۲۰۶۱) واقع ۱۶ اسفندار ۱۳۳۳ف لکھا گیا کہ اگر مضمون مندرجہ درخواست مرافعہ صحیح ہے کہ بعوض اراضی غرق آب شدہ جاگیر جاگیر کو پانی کا حق قدیم سے دیا گیا ہے تو اب بھی حسب عملدرآمد قدیم تا فیصلہ عمل جاری رہے۔

بناراضی فیصلہ اول تعلقدار صاحب ضلع میدک مورخہ ۶ بہمن ۱۳۳۳ف

سید محمد خاں بنام سرکار عالی

جس کا جواب ضلع نے ذریعہ مراسلہ نشان (۴۳۵) واقع ۳ ر فروردی ۱۳۲۳ ف یہ دیا ہے کہ جاگیر کو پانی دیا جائے۔ جیسا کہ وہ لینا چاہتے ہیں تو سرکاری نقصان نہ ہوگا کہ تالاب کے تحت سرکاری کاشت شدہ فصل موجود ہے تاہم اگر جاگیردار حق آب دینے پر راضی ہوں تو بشرط ممکن یہ انتظام کیا جائیگا۔ کچھ کچھ نہر کچھ کچھ فصل سے دیا جائے تاکہ سرکاری نقصان نہ ہو اور جو پانی دیا جائیگا اوس اعتبار سے حق آب لیا جائیگا۔

حکم جناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ اصولاً بلا ادائی معاوضہ سرکاری تالاب سے پانی لینے کا کسی کو حق نہیں ہے اگر کوئی خاص معاہدہ جاگیردار سے ہوا ہے تو وہ پیش ہونا چاہیے۔ جبتک ایسا کوئی وثیقہ پیش نہ ہو تجویز تحت لائق دست اندازی نہیں ہے لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور۔

جلد شانزدہم حصہ سوم مالگزاری ختم شد